وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

رسائل میلادُ النبی ﷺ

- حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت عمادُ الدین امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت سید محمد بن علوی بن عباس حسنی مالکی مکی (مکہ مکرمہ)

کرمانوالہ بُک شاپ

Marfat.com

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عماد الدین امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد بن علوی بن عباس حسنی مالکی مکی (مکہ مکرمہ)

Ph: 042 7249 515

Marfat.com

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرمانوالے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

84733

شیرِ باغِ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظرِ بدر الحقیقت
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید صمصام علی شاہ بخاری مد ظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری مد ظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام
سمیع اللہ برکت

از
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 21 فروری 2010

قیمت 120 روپے

Marfat.com

اجمالی فہرست

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

الصلوٰۃ و السلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیرِنظر کتاب (رسائل میلاد النبی) تین کتابچوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں مستند مصنفین کی کتب شامل ہیں' اوّل حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 505ھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب ''میلاد خیر الانام'' جو کہ ایک لاجواب تصنیف ہے' امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب کافی عرصہ سے نایاب تھی جو کہ طبع کی وجہ سے دستیاب نہ تھی۔ اس کتاب کو حاصل کر کے اس کی تصحیح کی گئی تاکہ قارئین کرام کو ایک نئے انداز سے مل سکے۔ (دوم) امام المفسرین والحدیث حضرت امام عماد الدین المعروف ابن کثیر متوفی 774ھ کی تصنیف کردہ کتاب ''تذکرہ میلاد رسول'' جو کہ اہلسنّت کے عظیم سرمایہ جناب حضرت مولانا افتخار احمد قادری مصباحی مبارکپور (یوپی) صاحب نے یہ نایاب نسخہ بڑی مشکل سے حاصل کیا اور اس کی تصحیح کی طرف بھی کافی توجہ دی یہ نسخہ ان کو طبع شدہ دارالکتاب الجدید بیروت لبنان کا مطبوعہ تیسرا ایڈیشن 1977ء میں شائع ہوا ملا۔ جس کا ترجمہ انہوں نے اپنے عزیز محترمہ جناب صوفی سلامت علی صاحب کی فرمائش پر کیا' یہ ترجمہ نہایت ہی آسان فہم اور تحقیقی تھا۔ جو اس کتاب میں شامل کیا۔

Marfat.com

(سوم) حضرت سیّد محمد حسنی علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) کی تالیف کردہ ''حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف'' کا اردو ترجمہ جناب محترم علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب نے کیا اور یہ کتاب انڈیا سے کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ تا کہ قارئین کرام کو مستند روایات پر مشتمل کتابیں پڑھنے کو ملے ہمارا مقصد ان کتابوں کو جمع کرنے کا یہ ہے کہ قارئین کرام کی خدمت میں بہترین کتاب پیش کی جائے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا منفرد موضوع ہے جس کو پڑھ کر سُنیوں بلکہ تمام ورلڈ کے مسلمانوں میں اہمیت کا حامل ہے۔ جشن میلاد النبی ہر سال 12 ربیع الاوّل جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر مشتمل کتاب ''جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' شامل ہے جو کہ منکران رسالت کے لئے ایک کھلم کھلا چیلنج ہیں۔ آج میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والے کس منہ سے روز محشر میں شفاعت رسول کے حقدار ہوں گے۔

کوئی سڑدا اے سڑ جائے کوئی مردا اے مر جائے
سُنیاں نے تے گج وج کے میلاد مناں ایں

یہ کتاب ''رسائل میلاد النبی'' کو شائع کرنے کی سعادت ''کرمانوالہ بک شاپ'' حاصل کر رہا ہے۔ جو کہ کتابوں کی دنیا میں ایک منفرد نام ہے' آخر کار میں اللہ عزوجل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول کے صدقے اس کتاب کو عام و خاص میں مقبولیت سے ہمکنار فرمائے اور مرتب' ناشر کیلئے باعث نجات بنائے۔

آمین ثم آمین

سمیع اللہ برکت

سیف اللہ برکت

Marfat.com

فہرست میلادِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

فہرست تذکرہ میلاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

فہرست جشنِ میلاد النبی ﷺ

Marfat.com

میلادِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حافظ محمد وسیم قادری

کرمانوالہ بک شاپ

داتا دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

دربار مارکیٹ دوکان نمبر 2، لاہور فون: 7249515

Marfat.com

مصنف کتاب حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نام: اسم گرامی، محمد ابو حامد کنیت غزالی عرف اور زین العابدین و حجۃ الاسلام لقب ہے ابو علی فضل بن محمد بن علی الشیخ زاہد الغارمدی المتوفی 477ھ کے مرید ہیں۔

ولادت: آپ 450ھ میں خراسان کے ضلع طوس کے شہر طاہران میں پیدا ہوئے۔

غزالی عرف کی وجہ: آپ کے والد ماجد قدس سرہ دھاگے کی تجارت کرتے تھے۔ اس مناسبت سے آپ کا خاندان غزالی کہلاتا تھا، عربی میں غزل کے معنی سوت کاتنے کے ہیں خوارزم اور جرجان وغیرہ میں نسبت کا یہی طریقہ مروج ہے۔ جیسے عطار کو عطاری اور قصار کو قصاری کہتے ہیں۔

تحصیل علم: وفات کے وقت آپ کے والد ماجد نے آپ کو اور آپ کے چھوٹے بھائی احمد غزال کو تعلیم کی غرض سے اپنے ایک دوست کے سپرد کیا۔ چنانچہ آپ نے فقہ کی ابتدائی کتابیں اپنے شہر کے ایک عالم احمد بن محمد رازکانی سے ہی پڑھیں اس کے بعد آپ جرجان چلے گئے اور وہاں امام ابو نصر اسماعیلی کی

Marfat.com

خدمت میں رہ کر تحصیل علم شروع کی۔ یہاں آپ کی استعداد علمی اس حد تک پہنچ گئی کہ معمولی علماء آپ کی تسلی و تشفی نہیں کر سکتے تھے' اس لئے امام صاحب جرجان سے علم و فن کے عظیم مرکز نیشا پور تشریف لے گئے۔ یہاں پہنچ کر آپ نے اسلامی مدارس کے سرتاج مدرسہ نظامیہ نیشا پور میں داخلہ لیا۔ اور ضیاء الدین عبد الملک معروف بہ امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں شامل ہوئے۔ جو اس وقت اس مدرسہ کے مدرس اعظم تھے۔ امام صاحب نے امام الحرمین کے زیر عاطفت نہایت جدوجہد سے علم کی تحصیل شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں فارغ التحصیل ہو کر تمام اقران اور ہم عصر لوگوں سے سبقت لے گئے اور بالآخر آپ کو وہ رتبہ حاصل ہوا جو امام الحرمین کو بھی نصیب نہ ہوا تھا اور اپنے عظیم علمی مقام کی بنا پر امام الحرمین کے زمانے ہی میں نظامیہ نیشا پور کے نائب مدرس مقرر ہوئے۔ امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ نے 478ھ میں وفات پائی۔ پھر ذیقعد 499ھ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نیشا پور کے مدرسہ نظامیہ میں مدرس اعظم کی حیثیت سے مسند درس کو زینت عطا کی۔

اس زمانے میں نظامیہ نیشا پور کے علاوہ دوسرا عظیم علمی مرکز نظامیہ بغداد تھا' نظامیہ بغداد تمام دنیا میں مسلمانوں کے علوم و فنون کا مرکز تسلیم کیا جاتا تھا۔ دور دراز ممالک سے لوگ تکمیل علم کی خاطر وہاں جاتے تھے۔ اس بناء پر ارکان سلطنت ہمیشہ اس کوشش میں رہتے تھے کہ اس کی علمی حیثیت میں فرق نہ آئے۔ جو حضرات نظامیہ بغداد میں تعلیم و تدریس کے لئے مقرر تھے ان کا معیار تعلیم وہ نہیں تھا جو اس مدرسے کے لئے ہونا چاہیے تھا۔ خلیفہ بغداد کو خود بھی اس کا بہت خیال تھا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے امام صاحب کو بغداد میں درس و تدریس کے لئے طلب کیا گیا۔ لیکن امام صاحب نے متعدد وجوہات پیش کر کے معذرت کی اور آنے سے

Marfat.com

انکار کردیا۔

باطنی علم کی تحصیل: امام صاحب کی ایک تصنیف کے مطابق آپ کی طبیعت ہمیشہ تحقیقات کی طرف مائل رہتی تھی' عظیم تبحر علمی اور عرصہ دراز سے مشغلہ درس و تدریس کے باوجود دل وسکون و اطمینان سے خالی تھا' سکون قلب کی تلاش میں مختلف مذہبی فرقوں کے عقائد کا مطالعہ کیا' علم کلام اور فلسفہ کی کتابوں کو کھنگالا لیکن مشکل حل نہ ہوئی۔

پڑھ لئے میں نے علوم شرق و غرب
روح میں باقی ہے اب تک درد و کرب

آخر تصوف وسلوک کی طرف توجہ کی۔

اے پناہ من حریم کوئے تو   من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں دردے کہ درجان وتن است   گوشہ چشم تو داروے من است

تیشہ ام را تیز تر گرداں کہ من
محنتے دارم فزوں از کوہکن

سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی' حضرت شیخ شبلی' سلطان العارفین حضرت با یزید بسطامی قدس سرہم کے ارشادات دیکھئے' ابو طالب' مکی' حارث' محاسبی وغیرہم کی تصنیفات پڑھیں۔ تو معلوم ہوا کہ سلوک وتصوف دراصل عملی چیز ہے۔ محض علم سے کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہوسکتا اور عمل کے لئے زہد و ریاضت' مجاہدہ اور تزکیہ نفس درکار ہے۔ آپ کو یہ خیال رجب 488ھ میں پیدا ہوا لیکن چھ ماہ لیت ولعل میں گزر گئے نفس کسی طرح گوارا نہیں کرتا تھا کہ ایسی بڑی عظمت و جاہ سے دست بردار ہو جائے۔ تاہم طلب صادق میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ طبیعت دنیا کے مشاغل سے اچاٹ ہوگئی۔ زبان رُک گئی۔ درس وتدریس کا سلسلہ بند ہو گیا۔ رفتہ

Marfat.com

رفتہ صحت بھی متاثر ہونا شروع ہو گئی۔ بالآخر آپ سفر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ عجیب ذوق اور وارفتگی کا عالم تھا۔ پر تکلف اور قیمتی لباس کی بجائے بدن پر صرف کمبل تھا اور لذیذ غذاؤں کی جگہ اب ساگ پات پر گزاران تھی۔ اسی ذوق و وارفتگی کے عالم میں آپ نے شام کا رُخ کیا۔ دمشق پہنچے اور پورے انہماک سے ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔ آخر کار تائید ایزدی نے نصرت اور رہنمائی فرمائی اور آپ وقت کے کامل مکمل بزرگ جناب ابوعلی فضل بن محمد فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

امام صاحب کے پیرو مرشد: ابو علی فضل بن محمد بن علی الشیخ الزاہد الفارمدی' فارمد علاقہ طوس میں ایک بستی کا نام ہے۔ اسی کی طرف نسبت سے آپ فارمدی کہلاتے ہیں' آپ 407ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ شافعی مذہب کے زبردست عالم مذاہب سلف سے واقف اور بعد میں آنے والوں کے طریقہ سے باخبر تھے' تصوف آپ کا فن تھا اسی میں نشو و نما پائی اور عمر بھر اسی سے مانوس و مالوف رہے۔

شیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہ نے غزالی کبیر' ابوعثمان صابونی 449ھ وغیرہما سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ابو منصور التمیمی' ابو حامد الغزالی الکبیر' ابوعبد الرحمٰن الجھنی اور ابوعثمان الصابونی وغیرہم سے حدیث سنی ان سے عبد الغافر فارسی' عبد اللہ بن الخرگوشی' عبد اللہ بن محمد الکوفی وغیرہ ہم نے حدیث سنی' آپ بے حد مرتاض تھے۔ سالہا سال ذکر و فکر میں گزار دیئے مجاہدہ کرتے کرتے لوامع الانوار آپ پر منکشف ہو گئے۔

آپ امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری متوفی 465ھ ابو الحسن علی بن احمد الخرقانی المتوفی 425ھ اور شیخ ابو القاسم علی گرگانی قدس سرہم سے فیض اور

Marfat.com

تربیت یافتہ ہیں نیز آپ کو شیخ ابو سعید ابو الخیر مہینی کی زیارت اور نظر عنایت بھی نصیب ہوئی ہے۔

نور فراست: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس کے صفحہ 254 پر شیخ ابو علی فارمدی کی شیخی ابو سعید ابو الخیر علیہ الرحمتہ سے ملاقات ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں ابتدائے جوانی میں نیشا پور میں تحصیل علم میں مشغول تھا' مجھے پتہ چلا کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ' نیشا پور تشریف لائے ہوئے ہیں اور (وعظ و ارشاد اور سماع کی) مجلس منعقد کرتے ہیں۔ میں نے زیارت کی نیت سے آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ حاضر خدمت ہوا تو آپ کے چہرہ جمال پر نگاہ پڑتے ہی میں آپ کا عاشق ہو گیا اور میرے دل میں اس گروہ اولیاء اللہ کی محبت اور زیادہ بڑھ گئی۔ ایک دن میں مدرسہ میں اپنے کمرے کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میرے دل میں شیخ ابو سعید کی زیارت کا شوق پیدا ہوا' وہ وقت شیخ کے گھر سے باہر آنے کا نہیں تھا' میں نے چاہا کہ صبر کروں' لیکن صبر نہ کر سکا اور اپنے کمرے سے نکل کر آپ کی طرف چل پڑا' کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت چار سو مریدین و متعلقین کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا' حضرت شیخ بے خودی کی حالت میں ایک جگہ پہنچے' مریدین بھی آپ کے ساتھ میں بھی ایک کونے میں اس طرح بیٹھ گیا کہ شیخ کی نگاہ مجھ پر نہیں پڑ سکتی تھی۔ مجلس سماع گرم ہوئی' شیخ پر سرور و کیف اور وجد و مستی کی کیفیت طاری ہو گئی اور شیخ نے اپنی قمیص پھاڑ دی مجلس کے اختتام پر شیخ نے اپنا پھٹا ہوا کرتہ اتارا۔ اس کے مزید ٹکڑے کیے گئے اور شیخ نے اپنے دست اقدس سے اس کی آستین کے ٹکڑوں سے جدا کر کے رکھی اور آواز دی ''اے ابو علی طوسی! تو کہاں ہے؟'' میں نے جواب نہ دیا اور خیال

Marfat.com

کیا کہ شیخ نے نہ مجھے دیکھا اور نہ مجھے جانتے ہیں۔ آپ کے مریدوں میں سے کوئی اور ابوعلی طوسی ہوگا۔ جسے آپ نے آواز دی ہے۔ اتنے میں شیخ نے پھر آواز دی۔ میں نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ تیسری بار حضرت شیخ نے آواز دی تو حاضرین نے کہا کہ شیخ قدس سرہٗ نے ترید اور آستین مجھے عطا کی اور فرمایا: یہ تجھے دیتا ہوں۔ میں نے آپ کے اس تبرک کو بڑے ادب و احترام سے اپنے پاس رکھا۔ نفحات الانس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

"شیخ آں تریز و آستین، من داد و گفت این ترا باشد تریذ آن جامہ رابستدم و خدمت کردم و جائے عزیز نہادم"[1]

شیخ نے وہ ترید و آستین مجھے عطا کی اور فرمایا یہ تجھے دیتا ہوں میں نے لے کر بڑے ادب و احترام سے اپنے پاس رکھا۔

شیخ ابوسعید الفضل بن احمد بن المعروف بہ ابی الخیر مہینی خابران کے ضلع میں سرخس کے قریب بستی میہنہ میں محرم 357ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان 440ھ میں رحلت فرمائی۔

ابوالحسن خرقانی: یہ بھی وہ عظیم المرتبت بزرگ ہیں جن سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد ابوعلی فارمدی علیہ الرحمۃ اللہ نے فیض حاصل کیا' آپ کا پورا نام ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی ہے' آپ یگانہ روزگار اور غوث وقت تھے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں' حالانکہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ان سے کافی مدت پہلے وصال کر گئے تھے۔

قطب العارفین حضرت داتا گنج بخش غزنوی ثم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ان کی شان میں فرماتے ہیں:

---

[1] بزرگان دین کے تبرکات کی تضحیک کرنے والے حضرات غور فرمائیں۔

Marfat.com

شرف اہل زمانہ و اندر زمانہ خود یگانہ ابوالحسن علی بن احمد الخرقانی رضی اللہ عنہ از اجلہ مشائخ بود و قدماء ایشاں و اندر وقت خود ممدوح ہمہ اولیاء بود شیخ ابوسعید قصد زیارت دے کرو......واز استاد ابوالقاسم قشیری شنیدم رحمۃ اللہ علیہ کہ گفت چوں من بولایت خوقان اندر آمدم فصاحتم پرشد' وعبارتم نہ ماند از حشمت آں پیر' و پنداشتم کہ از ولایت خود معزول شدم۔

(کشف المحجوب مطبوعہ سمرقند ص 205)

اہل زمانہ کے شرف وعزت اور اپنے وقت میں یگانہ ابوالحسن علی بن احمد الخرقانی رضی اللہ عنہ جلیل القدر اور قدیم مشائخ سے تھے اور اپنے وقت کے تمام اولیاء کے ممدوح' شیخ ابوسعید نے ان کی زیارت کا ارادہ کیا ......اور میں (داتا گنج بخش) نے استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جب میں علاقہ خرقان میں گیا تو میری فصاحت و بلاغت کافور ہوگئی اور اس صاحب رعب پیر کی ہیبت سے بولنے کی قوت سلب ہوگئی اور مجھے یوں گمان ہونے لگا کہ میں ولایت سے معزول کر دیا گیا ہوں۔

امام ابوالقاسم گرگانی: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قطب زمانہ و اندر زمانہ خود یگانہ ابوالقاسم بن علی بن عبد اللہ الگرگانی رضی اللہ عنہ وارضا متعنا والمسلمین بیقاءٗ اندر وقت خود بینظیر بود و اندر زمانہ بے بدیل۔ وی را ابتداء سخت نیکووقومی بودہ است۔ واسفارے سخت بشرط' واندران وقت روی دل ہمہ اہل درگاہ بدو بود واتعماد جملہ طالبان بدو۔ و اندر کشف واقعہ مریدان آیتے بودہ است ظاہر وبعنون علم' عالم' واز

Marfat.com

مریدان وی ہر یکے عالمے راز نیتی اند- واز پس او مر اور اخلفی[1] نیکو ماند۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ مقتدائے قوم باشد - و آن لسان الوقت بود۔ (ابوعلی الفضل بن محمد الفارمدی ابقاہ اللہ)

قطب زمانہ اور اپنے وقت کے یگانہ ابو القاسم بن علی بن عبد اللہ الگرگانی اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور مسلمانوں کو ان کی زندگی اور بقاء سے متمتع فرمائے۔ اپنے وقت میں بینظیر اور اپنے زمانہ میں بے بدل شخصیت تھے ان کی ابتداء نہایت اچھی اور مضبوط ہے آپ نے شرائط و آداب صوفیہ کے مطابق بڑے کٹھن سفر کیئے۔ آپ کے وقت میں تمام اہل اللہ کے دل آپ کی طرف اور تمام طالبان حق کا اعتماد آپ پر تھا' آپ مریدین کے واقعات کشف سے معلوم کر لینے میں خدا تعالیٰ کا ظاہر نشان اور ہر قسم کے علوم کے عالم تھے اور آپ کے بعد آپ کا اچھا جانشین انشاء اللہ موجود رہے گا۔ جو قوم کا پیشوا ہو گا اور وہ لسان الوقت (آپ کے داماد) ابو علی الفضل بن محمد الفارمدی کی ذات گرامی ہے۔ اللہ اسے تا دیر باقی رکھے۔

حضرت مولانا جامی نفحات الانس میں فرماتے ہیں:

''میں یعنی ابو علی فارمدی ایک مدت تک استاذ امام (قشیری) کی خدمت میں

[1] جناب عبد الرحمٰن طارق بی اے نے اپنے ترجمہ کشف المحجوب میں جو مدنی کتاب خانہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ خلیفہ کے معنی لڑکا کے ہیں چنانچہ طارق صاحب لکھتے ہیں'' آپ کی وفات کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا لڑکا بہت قابل' راست باز اور صاحب باطن ہو گا اور اپنے وقت میں پیشوائے قوم ہو گا۔ یعنی ابو علی الفضل بن محمد فارمدی مگر صحیح یہ ہے کہ ابو علی فارمدی آپ کے داماد ہیں لڑکے نہیں' جیسا کہ بعض تذکرہ نگاروں نے اس کی تصریح کی ہے'' مترجم غفرلہ۔

84733

Marfat.com

ریاضت ومجاہدہ میں مشغول رہا' ایک دن مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ میں اس میں گم ہو گیا میں نے یہ واقعہ استاد امام (قشیری) نے بیان کیا۔ انہوں نے سن کر فرمایا میری روحانی پرواز یہیں تک ہے۔ میں اس سے آگے نہیں جانتا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے کسی اور شیخ کامل کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ جو اس سے آگے میرے رہنمائی کرے میں نے شیخ ابو القاسم گرگانی کا نام سنا ہوا تھا۔ اکتساب فیض کے لئے میں طوس چلا گیا اور سلوک وطریقت و باقی مقامات آپ کے پاس رہ کر طے کئے۔ (ملخص)

امام ابو القاسم قشیری: الامام الاستاذ زین الاسلام عبد الکریم بن ہوازن الاستوائی النیشا پوری الشافعی المحدث الصوفی۔ آپ ماہ ربیع الاوّل شریف میں 376ھ میں بمقام استواء پیدا ہوئے۔ اور 16 ربیع الآخر بروز اتوار طلوع آفتاب سے قبل 465ھ میں وصال فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر بانوے سال تھی۔ اپنے پیر و مرشد شیخ ابو علی دقاق المتوفی 406ھ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ ناقلین کا بیان ہے کہ سخت علالت کے باوجود تمام نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے رہے قشیری نسبت' قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی طرف ہے۔

امام قشیری کی کرامت: سلطان طغرل بک کے عہد حکومت میں سلطان وزیر ابو نصر منصور بن محمد الکندری المتوفی 450ھ معتزلی رافضی اور نہایت بدعقیدہ شخص تھا' اس کا عقیدہ تھا کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے صحابہ کرام بالعموم اور سیّدنا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا اس کا شعار تھا۔ اس شخص نے علماء و مشائخ اہل سنت پر مختلف بے بنیاد الزامات لگا کر ذلیل وخوار کرنا شروع کیا۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے قول کے مطابق اس فتنے کے ابتداء 445ھ میں ہوئی اور دس سال متواتر جاری رہا۔ یہ فتنہ اس قدر شدید تھا کہ صرف چار سو حنفی اور شافعی

Marfat.com

قاضی تنگ آ کر اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ امام قشیری حج سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو سب لوگوں نے اصرار کیا کہ استاد ابو القاسم قشیری ممبر پر رونق افروز ہو کر کچھ فرمائیں۔ لوگوں کے اصرار پر آپ ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور کچھ دیر تک آسمان کی طرف نگاہ کر کے دیکھتے رہے۔ پھر دیر تک سر جھکائے رہے اس کے بعد اپنی داڑھی پکڑ کر فرمانے لگے۔

خراسان کے رہنے والو! اپنے اپنے ملکوں کو چلے جاؤ تمہارے دشمن کندری کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے میں اس کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں پھر یہ اشعار پڑھے:

عمید الملک ساعدك الليالى   على ما ماشئت من درك المعالى

فلم يك منك شئى غيرام   بلعن المسلمين على التوالى

فقابدك البلاء بما تلاقى   فذق ما تستحق من الويال[1]

لوگوں نے اس تاریخ اور دن کو ذہن میں رکھا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہی دن اور وہی گھڑی تھی جس میں سلطان نے کندری کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور مختلف شہروں میں اس کے اعضاء منتظر کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ کی یہ غیبی خبر بالکل درست نکلی۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے امام قشیری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

استاد امام و زین الاسلام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری رضی اللہ عنہ

---

[1] عمید الملک بلند مراتب حاصل کرنے میں زمانہ نے تیری مدد کی مگر تیری طرف سے یہی ظاہر ہوا کہ تو برابر مسلمانوں کی لعنت کرنے کا حکم دیتا ہے انجام کار تجھ پر وہ مصیبت نازل ہو گئی جس کا تو مستحق تھا اب اپنے انجام بد کا مزا چکھ۔

Marfat.com

اندر زمانہ' خود بدیع بود و قدرش رفیع بود و منزلتش بذرگ بود۔

استاد امام زین الاسلام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں نہایت عمدہ شخصیت تھے۔ آپ کی شان بڑی بلند اور آپ عظیم المرتبت بزرگ تھے۔

غرض حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ان جلیل القدر ائمہ اور مشائخ کے تربیت یافتہ تھے ظاہری باطنی علوم میں ان مشائخ کی رفعت شان سے بخوبی یہ اندازہ بھی ہو جاتا ہے کہ ان سے اکتساب فیض کرنے والے بزرگ ابوعلی فارمدی کس پایہ کی شخصیت تھے اور باطنی علوم کے کس ارفع مقام پر فائز تھے۔

بیعت: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو اسی بلند پایہ شخصیت سے طریق میں بیعت کا شرف حاصل ہوا اور انہی کی نظر کیمیا اثر سے تصوف و سلوک کے ارفع ترین مقامات و منازل طے کئے اور اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت فلسفہ اور کلام کی کتابوں کے انبار میں تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکی۔ مرشد کی چند روزہ صحبت میں حاصل ہوگئی اور آپ کے باطن سے غیر حق کے تمام نقوش مٹا کر آپ کی لوح قلب کو صاف و مجلی کر دیا۔

لوح دل از نقش غیر اللہ شُست

از کف خاکش دو صد ہنگامہ رُست

بارگاہِ رسالت میں قبولیت: مرشد حقانی کی تلقین و تربیت سے جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ درستی کردار' خدا ترسی اور خدا شناسی دیانت' و امانت زُہد و تقوی' تسلیم و رضا جیسی بندگان خدا کی صفات سے آراستہ اور گرانمایہ فضائل اخلاق سے بہرہ ور ہو گئے تو اس کے صلے میں آپ کو بارگاہ رسالت مآب میں خصوصی قرب و قبولیت کا مقام حاصل ہوا' چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے تذکرے میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

ایک خدا رسیدہ بزرگ بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں مراقبے کی حالت میں تشریف فرما تھے۔ آنکھ بند تھیں، دل یادِ الٰہی میں مشغول تھا جب اس کیف و سرور سے عالم سلوک میں آئے اور آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ قریب سے ایک شخص گزرا اور صحن حرم میں ایک طرف کو بغل سے مصلّٰی نکال کر بچھایا جیب سے ایک تختی نکالی اور اس کو سجدہ گاہ بنایا۔ دیر تک نماز پڑھی فارغ ہونے کے بعد تختی کو ہاتھ میں لیا اور بڑے احترام سے تختی کی دونوں جانب کو اپنے بدن سے ملا اور تضرع و زاری میں محو ہو گیا اس کے بعد آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور اس تختی کو چوما اور بدستور جیب میں رکھ لی۔

خدا رسیدہ و بزرگ غور سے نماز کے حرکات و سکنات دیکھتے رہے اور ایک خاص کیفیت ان پر طاری ہو گئی۔ اس عالم میں بزرگ موصوف کے قلب پر کچھ اس طرح کے خطرات کا عکس پڑا' رسول ﷺ آج ہم میں رونق افروز ہوئے تو ان اہل بدعات کو اس قسم کے افعال شنیعہ سے منع فرماتے ''بزرگ موصوف انہی خیالات میں تھے کہ آپ پر غنودگی طاری ہو گئی نیم خوابی اور نیم بیداری کی حالت میں مقدر کا ستارہ چمکا نصیب جاگا۔ خود کو ایک وسیع میدان میں جہاں مخلوق کا بے اندازہ ہجوم تھا' پایا یہ سارا میدان تجلیات' الٰہیہ سے بیت المعمور کا نقشہ پیش کر رہا تھا آسمان سے زمین تک رحمت و انوار نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ نسیم جنت کے ٹھنڈے جھونکے آ رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ عطر پاشی میں مصروف ہیں' دماغ بہشت بریں کی خوشبو سے معطر ہوا جاتا اس ہجوم کے متعلق ایسا گمان ہوتا تھا کہ تمام دنیا کے اہل علم و کمال کا اجتماع ہے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں رومال اور کتابیں ہیں جوق در جوق کتابیں ہاتھ میں لئے ایک جانب کو چلے جا رہے ہیں۔ حد نگاہ پر ایک عالیشان نورانی خیمہ نصب ہے۔ جس کے اندر مقدس و

Marfat.com

متبرک اصحاب بڑے ادب واحترام سے کھڑے ہیں۔

یہ بزرگ خواب یا بیداری کی حالت میں اس طرف روانہ ہوئے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ تخت نبوت پر حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین محبوب ربّ العالمین ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ عام دربار لگا ہوا ہے۔ مجتہدین اور علماء کرام کو باریابی کے شرف سے مشرف کیا جارہا ہے۔اہل علم حضرات نورانی قبائیں زیب تن کئے۔ سروں پر پُر نور عمامے باندھے۔ نگاہیں جھکائے بڑے ادب و تعظیم سے حاضری کی تمنا دل میں لئے قطار در قطار منتظر کھڑے ہیں۔ خیمہ اقدس کے دربان آگے بڑھے نہایت خاموشی کے ساتھ ایک ایک بزرگ کو (جن کی مقدس ونورانی صورت سے علمی وقار نمایاں تھا جن کے صاف وشفاف عمامہ کی سج دھج سے معلوم ہوتا ہے کہ علم وفضل' فقہ وحدیث تفسیر وحکمت غرض تمام ظاہری و باطنی علوم سمٹ کر ان کی دستار کے آنچل میں جذب ہو گئے ہیں) لے کر خیمہ میں داخل ہوئے۔ حاضر ہونے والے بزرگ ادب و احترام سے السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ عرض کرتے ہیں۔حضور کی طرف سے جواب ارشاد ہوتا ہے۔ وعلیکم السلام یا اباحنیفہ انت الامام الاعظم۔ اس کے علاوہ حضور پُر نور نے موحباً کے لفظ کے ساتھ کچھ دعائیہ کلمات بھی فرمائے۔ اس کے فوراً بعد دربان نے ایک دوسرے بزرگ کو پیش کیا حضور نے دیکھ کر فرمایا مرحبا یا امام مالک پھر تیسرے بزرگ پیش کئے گئے حضور نے فرمایا مرحبا یا امام شافعی۔اسی طرح چوتھے بزرگ پیش ہوئے فرمایا مرحبا مرحبا یا امام حنبل غرض اسی طرح ارباب علم وفضل باریاب ہوتے رہے۔ اسی دوران میں ایک شخص جس کے ہاتھ میں کچھ غیر مجلد اوراق کتاب تھے لے کر آگے بڑھا۔ وہ چاہتا تھا کہ خیمہ اطہر میں داخل ہو کہ ایک بزرگ مجمع سے اٹھ کر تشریف لائے اور فوراً اس شخص کو روک دیا اور بے ادبی پر ملامت وسرزنش کی اور اس کے ہاتھ سے اوراق

Marfat.com

لے کر پھینک دیئے اور مجمع سے اس شخص کو باہر نکال دیا یہ اس جسارت اور بے ادبی کی سزا تھی جو دربار رسالت کے ادب واحترام کے خلاف کی گئی تھی۔

پھر یہی بزرگ جنہوں نے اس گستاخ دربار رسالت کو باہر نکالا تھا اس خدارسیدہ بزرگ کی طرف (جو اس مشاہدہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے) بڑھے اور فرمایا ''اے درویش! یہ اوراق انہیں اعتقادات پر مشتمل تھے اور یہ شخص انہیں عقائد کا بانی تھا۔ جس کے مقلد کو تم نے خانہ کعبہ میں دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا تھا۔ یہ خدا رسیدہ بزرگ فرماتے ہیں میں نے جب اپنے حال پر یہ کرم وشفقت دیکھی تو میں بھی کمال تعظیم و تکریم سے اس بزرگ کے اشارے کے مطابق دربار رسالت میں حاضر ہوا' سلام عرض کیا اور میرے پاس جو میرے عقائد کی کتاب تھی بارگاہ اقدس میں پیش کی۔ ارشاد ہوا یہ کون سی کتاب ہے اس سے کچھ پڑھ کر سناؤ' میں نے عرض کی حضور والا۔ اس کتاب کا نام قواعد العقاد ہے۔ محمد بن غزالی کی تصنیف ہے اوّلاً میں نے کتاب مذکور سے توحید باری تعالیٰ کے متعلق چند جملے سنائے اس کے بعد چند فقرے حضور اقدس کے فضائل ومناقب کے سنائے سن کر حضور کے چہرہ انور پر بشاشت کے آثار نمودار ہوئے۔ لب مبارک پر تبسم کی جھلک ظاہر ہوئی۔ ارشاد ہوا غزالی کہاں ہے؟ باب رحمت کے دربان نے فوراً محمد غزالی کو پیش کیا۔ امام غزالی نے مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال رحمت وشفقت سے اپنا دست مبارک امام غزالی کی طرف بڑھایا۔ غزالی نے حضور اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا۔ اپنے چہرہ کو حضور اقدس علیہ السلام کے دست انور سے ملا۔

اس کے بعد وہ خدا رسیدہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہو گیا اور تمام خصوصی انوار و برکات اپنے اندر موجود پائے جو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشاہدہ میں آ سکتے ہیں اور میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب جلیلہ کا

Marfat.com

گرویدہ ہو گیا۔(نفحات الانس' تغیر یسر)

سادگی اور یادِ آخرت: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ مکہ معظّمہ میں تشریف فرما تھے آپ چونکہ ظاہری شان وشوکت سے بے نیاز تھے۔اس لئے سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔عبدالرحمٰن طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا' آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔آپ امام وقت اور پیشوائے قوم ہیں ہزاروں آدمی آپ کے مرید ہیں'' آپ نے جواب دیا ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح مقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینیوں کو فانی اور وقتی تصور کرتا ہے جب والی دو جہاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں مسافر کی طرح ہے۔ اور کچھ مال وزر اکٹھا نہ کیا' تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔

تصانیف: تصنیفات کے لحاظ سے امام صاحب کی حالت نہایت ہی حیرت انگیز ہے آپ نے کل 54`55 برس کی عمر پائی قریباً دس سال کی عمر میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ دس گیارہ برس صحرا نوری میں گزارے درس تدریس اک شغل ہمیشہ قائم رہا۔ مدت العمر کبھی ایسا وقت نہیں آیا کہ جب ڈیڑھ سو سے آپ کے شاگردوں کی تعداد کم ہوئی ہو۔فقرہ وتصوف کے مشغلے الگ' دور دور سے جو فتاوے آئے تھے ان کا جواب لکھنا اس کے علاوہ ہے اس کے باوجود سیکڑوں کتابیں تصنیف کیں۔جن میں سے بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور گوناگون اور نہایت عمدہ عمدہ مضامین سے پُر ہیں۔ پھر ہر تصنیف اپنے باب میں بینظیر ہے۔یہ امام صاحب کی واضح کرامت ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تصانیف کی اجمالی فہرست: احیاء العلوم' املاء علی مشکل الاحیاء' اربعین' اسماء الحسنیٰ' الاقتصاد فی الاعتقاد' الجام العوام' اسرار معاملات الدین' اسرار الانوار الالٰہیۃ

Marfat.com

بالآیات المتلو ۃ' اخلاق الابرار والنجاۃ من الاشرار' اسرار اتباع السنۃ' اسرار الحروف والحکمات' ایہا الولد' ہدایہ الہدایہ' بسیط' بیان القولین للشافعی' بیانی فضائح الا باحیۃ' بدائع الصنع' تنبیہ الغافلین' تلبیس ابلیس' تہافۃ الفلاسفہ' تعلیقہ فی فروع المذہب' تحصین المآخذ' تحصین الادلۃ' تفرقہ بین الاسلام والزندقۃ۔

میلاد خیر الانام' جواہر القرآن' حجۃ الحق' حقیقۃ الرّوح' خلاصہ الرسائل' الی علم المسائل' اختصار المختصر المز نی' الرسالہ القدسیۃ' اسرار مصون' شرح دائرہ علی بن ابی طالب' شفاء العلیل فی مسئلہ التعلیل' عقیدۃ المصباح' عجائب صنع اللہ عنقود المختصر نماتیہ الفور فی مسائل الدور' غور الدور' فتاویٰ الفکرۃ والعبر ۃ' فواتح السور' الفرق بین الصالح وغیر الصالح' القانون الکلی' قانون الرسول' القربۃ الی اللہ القسطاس المستقیم' قوائد العقائد' القول الجمیل فی ردعلی من غیر الانجیل' کیمیائے سعادت' کیمیائے سعادت مختصر[1]' کشف العلوم الآخرۃ' کنز العدۃ' اللبات المتحل فی علم الجدل' المستصفی فی اصول الفقہ' خول' ماخذ فی الخلافیات بین الحنفیۃ والشافیعہ' المبادی والغایات' المجالس الفرایۃ' المقذل من الضلال' معیار النظر' معیار العلم فی المنطق' محک النظر' مشکوٰۃ الانوار' مستظہری فی الہ وعلیٰ الباطنیہ' میزان العمل مواہم الباطنیۃ المنہج الاعلیٰ' معراج السالکین' المکنون فی الاصول' مسلم السلاطین' مفصل الخلاف فی اصول القیاس' منہاج العابدین' المعارف العقلیۃ' نصیحۃ الملوک' وجیز' وسیط' یا قوت التاویل فی التفسیر 40 جلدوں میں۔

وصال: علم دین کا یہ ستون اور ولی کامل جس کے فیض کا دریا ہر خاص و عام کے لئے جاری رہا' علماء عرفا اور فقہا اپنی علمی اور مذہبی معلومات کی پیاس اس چشمہ

[1] یہ کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے "المرشد الامین" کے نام سے جو کہ کراچی میں ایچ ایم سعید کمپنی نے شائع کیا ہے۔

Marfat.com

سے آ کر بجھاتے رہے اور جسے دنیائے علم و عرفان میں شہرت و دوام حاصل ہوئی' 14 جمادی الثانی 505ھ میں بمقام طاہران اس دار فانی سے دار بقاء کو رحلت کر گیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بھائی احمد غزالی کی زبانی آپ کی وفات کا قصہ اس طرح بیان کیا۔

''پیر کے دن امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ صبح سویرے بستر خواب سے اُٹھے' وضو کر کرے نماز فجر ادا کی پھر کفن منگوایا اور اسے آنکھوں سے لگا کر کہا آقا کا حکم سر آنکھوں پر۔ یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیئے لوگوں نے دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔''

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بیان کے مطابق اہل اللہ کی موت عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی بندگان خدا کی موت دراصل ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے اس لئے حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ' روحانی و برزخی زندگی نیز اپنی تعلیمات اور انوار و برکات کے ذریعے ہمیشہ زندہ اور حیات ہیں۔

فرحم اللّٰہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ واقاص علینا من برکاتہ وحشر نافی زمرۃ احیاء واولیاء انہ علی کل شیء قدیر وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرش سیّدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

خاکپائے اہل اللہ

محمد سعید احمد نقشبندی غفرلہ

خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ' لاہور' پاکستان

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی کیفیت

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(البقرۃ ۲:۳۰)

ترجمہ: اور یاد کرو جب فرمایا تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں (ایک خلیفہ (پیدا) کرنے والا ہوں۔

اور فرمایا: خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۔(الرحمٰن ۵۵:۱۴)

یعنی اس نے آدمی بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام ہی پہلے انسان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔ پانی اور مٹی سے۔ پھر اس میں روح پھونکی اور زندہ بولنے والا کھڑا کر دیا اور بزرگی و شرف عنایت کیا چنانچہ فرمایا۔ (مٹی اور پانی سے انسان کی تخلیق)

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (الفرقان: ۲۵:۵۴)

ترجمہ: یعنی خدا پاک کی وہی ذات ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا

Marfat.com

کر کے نسب اور سسرال کے سلسلے اس میں جاری کیے۔

جب اللہ تعالیٰ عزوجل نے عقل کلی کو پیدا کیا تب اس کے بعد نفس کو پیدا کیا اور ان دونوں سے فعل و انفعال کو ظاہر فرما کر ہیولیٰ مطلقہ میں ان دونوں کو جاری کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے جسمیت میں خوب کام کیے اور ان میں دونوں کے ذریعے سے اللہ عزوجل نے جسم سے افلاک کو اور کواکب کو پیدا کیا۔ پھر ارکان اربعہ کو پیدا کر کے فعل و انفعال کو ان کی طرف متوجہ کیا انہوں نے قسم قسم کی مخلوقات مثل حیوانات معدنیات نباتات ظاہر کیں۔ مگر پھر بھی ان کو قناعت نہ ہوئی نہ عقل اول کو اشخاص جمادات وحیوانات وغیرہ کے پیدا کرنے سے اطمینان حاصل ہوا اور اس نے چاہا کہ ان اصنافِ ثلثہ سے بہتر اور عمدہ اور کامل شخص پیدا کیا جائے۔ جو سب سے افضل ہو تب انہی فعل و انفعال نے ایک عمدہ مادہ پانی اور مٹی میں دیکھا پس یہ دونوں اس کے اندر داخل ہوگئے اور وہ مادہ ربوبیت کے دروازے تک دراز ہوا یہاں تک کے قدرت نے اس میں ارادے کی تاثیر کے ساتھ اثر کیا اور اس مادے میں ایک شخص مجوف مستوفی نطق کے لائق پیدا کیا پھر نفس کلی اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر ایسا اس کے ساتھ متعلق ہوا جیسے صورت مادے کے ساتھ متعلق ہوتی ہے۔ تب اس شخص کے قلب میں زندگانی کا نور روشن ہوا او زمین پر چلنے پھرنے لگا اور اپنی پیدائش سے حیران تھا۔ اس وقت عقل کلی اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اس کو اپنی کرامت اور بزرگی اور خلافت کا سزاوار بنایا اور اپنے جمال وکمال کو اس کی بصر اور بصیرت پر روشن کیا۔ تب عقل کی تائید اس کی زبان کھل گئی اور ان نعمتوں اور بخششوں پر جو بارگاہ خداوندی اس کو عنایت ہوئی تھی شکر پروردگار بجالایا اور کہنے لگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ لَاعَنْ فَاعِلٍ مَخْصُوْصٍ وَّلَا عَنْ

Marfat.com

مَتَفَعَلٍ مَحۡسُوۡسٍ

فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنی کتاب میں خبر دی

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ (ص ۳۸:۷۲)

ترجمہ: اے فرشتو! جب میں اس کو بنا کر پورا کر دوں اور اپنی طرف کی روح اس کے اندر پھونک دوں اور اس وقت تم سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کو پلک جھپکنے میں پیدا فرما کر میدان کبریائی میں ڈال دیا پھر نفس اس کی طرف اس طرح متوجہ ہوا کہ اس کو قبول کرے چنانچہ قالب نے تھوڑے ہی عرصے میں قلب کا نور قبول کیا۔ جس کی خبر رسول ﷺ نے اس فرمان میں دی ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آدم علیہ السلام کی مٹی کو چالیس روز اپنی شفقت سے خمیر کیا ہے۔ ہر دس روز دس دس نعمتیں آدم علیہ السلام پر فرماتا تھا یعنی ان نعمتوں کی برکت سے آدم علیہ السلام کے قالب میں سے ارکان کی جمادیت بالکل جاتی رہی۔ خدا کے وعدے کے چالیس روز پورے ہوئے اور انہی چالیس روز کا نمونہ چالیس روز تھے جن کا موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ذکر فرمایا ہے۔

پس آدم علیہ السلام کا پہلا ظہور مٹی سے تھا۔ پھر اس نے اوج عقل کی طرف حرکت کی۔ پس جب نور عقل نے اس پر طلوع کیا زمین عبودیت میں یہ خدا کے خلیفہ بن گئے اور زمین جہالت سے انہوں نے علوم شریعت وحقیقت کے آسمان پر ترقی کی۔

Marfat.com

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (البقرة ۲:۳۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عزوجل نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر تمام اشیاء کو ملائکہ پر پیش کیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ عزوجل نے آدم علیہ السلام کے قالب کو مٹی سے پیدا کر کے عالم کے اندر ڈال دیا۔ تب ملائکہ سے فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرہ ۲:۳۰)

ترجمہ: یعنی میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔

تم اس کی خدمت اور متابعت کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ ملائکہ نے جب یہ ندا سنی اپنے اپنے مسکنوں سے نکل کر آدم کی ہیکل کو دیکھنے گئے۔ اور ان کے قالب کو جس وقت کہ وہ بیجان پڑا تھا دیکھ کر خیال کرنے لگے مثل اور حیوانات کے یہ بھی ایک حیوان ہو گا اس میں کوئی قابل تعریف نہیں ہے نہ یہ تکلیفات شرعیہ اور احکامات الٰہیہ کا اہل معلوم ہوتا ہے۔

انسان کی تخلیق پر فرشتوں کا اعتراض

اسی سبب سے انہوں نے عرض کیا

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (البقرہ ۲:۳۰)

ترجمہ: (یعنی اے پروردگار) کیا تو زمین میں اس شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون خرابیاں پھیلائے گا حالانکہ ہم تو تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں۔

کیونکہ ہم ارواح طیبہ اور نفوس طاہرہ کے ساتھ زندہ ہیں یہ زمین کا رہنے والا

Marfat.com

فانی زندگانی کے ساتھ زندہ کیا جائیگا۔ تو پھر بجز اعمال بد کے اور کیا کرے گا۔ یہ ان کو قول اس سبق سے تھا کہ انہوں نے مقدمات میں سے جز تین یعنی جہل اور ظلم کو لے کر نتیجہ نکال لیا یہ نہ سمجھے کہ مقدم تین جز تین سے قیاس نہیں بن سکتا۔ اور نہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اسی سبب سے انہوں نے اس میں خطا کی اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس بدگمانی سے ان کو منع کیا اور اس نوع ایجاد مخلوق کی عیب جوئی سے دھمکایا یعنی فرمایا۔

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ۲:۳۰)

ترجمہ: (یعنی) بے شک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔

تم اس کے ظاہر کو دیکھتے اور میں پوشیدہ اور ظاہر سب کو دیکھتا ہوں اور مجھ کو معلوم ہے جو مخفی علوم میں نے اس میں ودیعت رکھے ہیں۔ میں اس کو سننے والا دیکھنے والا اور بولنے والا بناؤں گا اور تم سب کو اس کے سجدے کا حکم دوں گا۔ پھر جب آدم علیہ السلام سے نفس کلی وابستہ ہوا تب عقل کلی بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی اور تمام علوم ان کی روح میں منقش ہو گئے اور کل اسرار ان کے قلب پر ظاہر ہوئے۔ پس یہ عقل اور نفس کی امداد سے عالم زندہ اور ناطق بن گئے اور علم و عمل کے مستحکم ہونے سے حکیم ہو گئے۔ تب ان کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور فرمایا:

اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرہ۲:۳۱)

ترجمہ: مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم اس خیال میں سچے ہوں۔

کہ ہم آدم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اس وقت فرشتے سمجھے کہ انہوں نے واقعی اپنے قیاس میں غلطی کی تھی۔

Marfat.com

ابلیس لعین نے سجدہ نہ کیا

آدم علیہ السلام کے فضائل کے ان انکشاف سے فرشتے حیرت میں غرق ہو گئے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ، اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (ص ۳۸:۷۳)

ترجمہ: سب فرشتوں نے مجموعی سجدہ کیا مگر ابلیس اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں۔

قَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ (الاعراف ۷:۱۲)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: اے ابلیس تجھ کو کس چیز نے باز رکھا کہ تو اس کو سجدہ نہ کرے جب میں نے تجھ کو حکم دیا ابلیس نے عرض کی میں اس سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا تو مادہ میں بری صورت ہے اور آدم علیہ السلام اچھی مادہ میں اچھی صورت ہے تیرا گمان یہ ہے کہ آگ مٹی سے بہتر ہے کیونکہ یہ جلانے والی ہے اور میرا حکم یہ ہے کہ مٹی آگ سے بہتر ہے کیونکہ یہ نباتات کی پرورش اور حفاظت کرتی ہیں اور اس میں نرمی اور محبت اور ٹھنڈک ہے چونکہ میں بھی وہ خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ کو اس نافرمانی کی سزا دوں گا کہ تیری صورت کو تیرے ہی مادہ سے جلاؤں گا اور آدم علیہ السلام کی صورت کو اس کی مادہ میں حفاظت کروں گا اور بیشک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔

جنت کے مقامات میں سکونت

جب حضرت آدم علیہ السلام عقل کی برکت سے خلیفہ ہوئے اور آسمانوں میں

Marfat.com

داخل ہو کر جنت کے بلند مقام میں سکونت اختیار کی سب فرشتے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے خدا کی امانت کو انہوں نے اٹھا لیا اور بذات خود فعل و انفعال کی دونوں صورتیں بن گئے اور اسی سبب سے اپنی نوع کے ساتھ اپنی جنس میں سے مستغنیٰ ہوئے تب اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو شریعت کے ساتھ مقید کیا۔

انسان کی بقاء کے لیے شہوت کا پیدا ہونا

جب آدم علیہ السلام کے اندر فعل و انفعال کی دونوں قوتوں نے جگہ پکڑی زمین پر آ کر اور خواہش نے ان کے قلب کو حرکت دی ان کو بیوی کی ضرورت ہوئی تاکہ ان سے مباشرت کریں پس اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کی پسلی سے ان کی بیوی حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام فعل و انفعال کی صورتیں بن گئے جیسے کہ لوح و قلم یعنی جو کچھ قلم لوح پر لکھتی ہے وہی آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ ہوا اور توالد تناسل ان میں ظاہر ہوا حوا علیہا السلام کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ بیٹوں کی شادیاں کر دیں تاکہ نسل آگے کو چلے چنانچہ اسی ذریعے سے آدم علیہ السلام کی اولاد بڑھتی گئی اور ربوبیت کا راز عبودیت میں ظاہر ہوا اور قدرت کے نور نے صنعت کی ظلمت میں قرار پکڑا۔

مٹی سے انسانی پیدائش بند ہوگئی

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنی رحمت کے باعث مٹی سے انسانی پیدائش بند کر دی کیونکہ جب آدم علیہ السلام کی ذات ہی میں فعل و انفعال ہونے لگا یعنی نر و مادہ بنا دیئے تب مٹی سے پیدا کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ پس آدم سب سے پہلے انسان ہوئے جیسے کہ عقل روحانیات میں اول ہے اور عقل آدم کی مٹی پر عاشق ہوگئی۔ پس آدم علیہ السلام بلفعل ہیں اور عقل آدم بلقوہ ہے پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کی

Marfat.com

صورت کو ہموار اور موزوں کر کے اس کے اندر روح پھونکی۔

امانت کا پیش کرنا آسمان زمین اور پہاڑوں پر

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

بے شک ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پس انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس امانت سے وہ خوفزدہ ہوئے۔ (احزاب ۳۳:۷۲)

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آسمان و زمین حیات عالم کے ساتھ زندہ ہیں کیونکہ عالم ایک ایسا اسم ہے جو آسمان و زمین اور اس کے درمیان سب چیزوں پر واقع ہے اور عالم زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل خود زندہ اور قائم ہے۔

انسان نے امانت کو اٹھا لیا

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے اس فرمان:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (احزاب ۳۳:۷۲)

یعنی نفس معدنی اور نباتی اور حیوانی کو مراد لیا ہے۔ اور فابین ان تحملنها سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے کہا ہم میں امانت کے رکھنے کی استعداد اور قابلیت نہیں ہے پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانَ (الاحزاب ۳۳:۷۲) یعنی انسان نے نفس ناطقہ کی قوت سے اس کو اٹھا لیا اور نفس ناطقہ سب نفوس سے افضل ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے بعد طبیعت اور قوت شریعت کے ساتھ قرب حق حاصل کرنے کی خبر دی۔ چنانچہ فرمایا ہے: اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ (الاحزاب ۳۳:۷۲) یعنی انسان امانت کو قبول کرنے سے پہلے طبیعت کی ظلمت میں آلودہ اور نفس ہی کی جہالت میں گرفتار تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کی نفس ناطقہ کے

Marfat.com

ساتھ تائید فرمائی اور عقل کامل کے ساتھ اس کو قوت دی یہاں تک کہ اس نے عقل کی قوت سے امانت کو اٹھا لیا حالانکہ پہلے وہ ظلمانی تھا اور اپنے رب کو اس نے پہچان لیا اگرچہ پہلے وہ نہیں جانتا تھا اور قوی ہو گیا اگرچہ پہلے وہ کمزور تھا پس اسی سبب سے نفس ناطقہ کے ساتھ انسان کا رتبہ تمام مخلوقات سے بڑھ گیا اور قلب مطمئن نے امانت الٰہی کو اٹھا لیا اس کا سبب یہ ہے کہ نفوسوں کے کئی مرتبے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ نفس معدنی ہوں اور سب سے اعلیٰ نفس ملکی اور یہی نفس ملکی سب نفوس پر شامل ہے قابل نے سب سے پہلے جس نفس کو قبول کیا ہے وہ نفس معدنی ہے پھر اس کے بعد نفس نباتی کو قبول کیا پھر اس کے بعد نفس حیوانی کو قبول کیا۔ پھر اس کے بعد نفس انسانی کو قبول کیا اور یہی آدم کی صورت ہے۔ پس تمام نفوس آدم علیہ السلام کی مٹی میں جمع ہوئے اور اس نے اپنی عقل قوت کے ساتھ نیچے کے سب مرتبوں سے ترقی کی اور نفس انسانیہ کے ساتھ تمام نفوس پر شامل ہو گیا۔

انسانوں میں مومن کون ہوئے

پس ان کی اولاد بھی بحسب قوائے نفسانیہ کے مختلف مرتبوں میں منقسم ہوئی چنانچہ بعض افراد وہ ہیں جن پر نفس نباتی غالب ہوا اور وہ کافر ہو گئے۔ اور بعض وہ ہیں جن پر نفس حیوانی غالب ہوا اور منافق بن گئے۔ اور بعض وہ ہیں جن پر نفس انسانی غالب ہوا اور امن ہوئے اور یہ تقسیم اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے لطف سے فرمائی ہے۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (الاحزاب:۳۳:۷۳)

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے اور وہ مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول فرمائے۔

پس نفس امارہ منافقوں کو حرکت دیتا ہے اور نفس توامہ شرکوں کو ابھارتا ہے اور نفس مطمئنہ مومنوں کو ہدایت کرتا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الاحزاب ۷۳:۳۳) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

تمام انسانوں کے پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

پس آدم ایک ایسا نام ہے جو جامع ہے۔ تینوں نفوس کے معانی اور نور عقل کے اس پر غلبہ کرنے اور مستحق خلافت الٰہی بننے کو۔ آدم پہلے انسان کی صورت ہے اور آدم ہی خاتم النبیین کی حقیقت ہے اور حضرت محمد ﷺ حقیقت میں بمنزلہ آدم ہیں صورت میں۔ پس آدم نوع انسانی کا مبداء ہیں اور محمد ﷺ متمم نوع ہیں اور نیز حضور ﷺ اور روحانیوں کے حق میں ایسے ہیں۔ جیسے آدم علیہ السلام جسمانیوں کے حق میں اور وہی خلافت آدم سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک انبیاء و مرسلین کے پشت چلی آئی ہے کبھی ظاہر ہوتی رہی اور کبھی پوشیدہ یہاں تک کہ حضور میں آپ کے کمال اعتدال مزاج اور اخلاق کے وقت ظاہر ہوئی۔ اسی سبب سے رسولِ خدا ﷺ سب سے زیادہ عادل مزاج اور خوش اخلاق تھے۔

وہی خلافت پانچ مرتبہ ظاہر ہوئی

وہی خلافت موروثہ جو عہد آدم علیہ السلام سے چلی آتی تھی اپنے کمال ذات اور تمام صفات کے ساتھ صرف پانچ مرتبہ ظاہر ہوئی ہے کیونکہ اس سے زیادہ اس کے اسباب کے جمع ہونے کا موقع نہ ہوا اور جن نبیوں پر مختلف زمانوں میں اس کا

Marfat.com

ظہور ہوا وہی اولوالعزم رسول ہیں جیسے نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جن مقامات پر خلافت ظاہر ہوئی

نوح علیہ السلام کے زمانے پر خلافت کشتی پر ظاہر ہوئی اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اللہ عزوجل کا نام لے کر اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کے اختیار میں ہیں اس کے چلانا اور ٹھہرانا (ھود) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں سطح کعبہ پر خلافت ظاہر ہوئی اور فرمایا۔

جو شخص اس میں داخل ہوا وہ امن سے ہو گیا اور اللہ عزوجل کے لیے لوگوں پر کعبہ کا حج فرض ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہے (آل عمران) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں خلافت وادی مقدس کے اندر شجرہ مبارکہ کی ٹہنیوں پر نمودار ہوئی اور کہا:

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (قصص)

ترجمہ: یعنی بے شک میں ہوں اللہ پروردگار تمام عالموں کا۔

پھر یہ خلافت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد مہد میں ظاہر ہوئی اور (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا زمانہ کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی گفتگو کی تھی اور کہا تھا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول ہوں مجھ کو اس نے کتاب دے کر ہدایت اور برکت کے ساتھ بھیجا ہے۔)

اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

مسیح ہرگز اس بات سے نفرت نہیں کرتا ہے کہ خدا کا بندہ ہے اور نہ

Marfat.com

مکرب فرشتے ہی خدا کے بندے بننے سے نفرت کرتے ہیں۔ (النساء)

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف کہہ دیا۔

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی ہے اور جہاں کہیں میں ہوں مجھ کو بابرکت بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کا حکم فرمایا ہے۔ (مریم)

ختم نبوت کا اعلان قرآن مجید نے کر دیا

اس کے بعد پوری خلافت اور کمال نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عہد ہدایت میں ملت ظاہرہ اور حجت باہرہ کے ساتھ ظاہر ہو کر نبوت ختم ہوئی چنانچہ فرمایا۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی شخص کے باپ نہیں مگر وہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (احزاب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے نبوت اور رسالت کی حقیقت جبروت کی چادر میں پوشیدہ ہوگئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خلافت کا نور اپنے اصحاب پر ظاہر کیا اور اپنی امت کو قیامت سے نزدیک بیان فرمایا میں اور قیامت اس طرح پاس پاس ہیں اور دونوں کلمہ کی اور بیچ کی انگلیوں سے اشارہ کیا معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنی قدرت سے بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور زندہ اور ناطق بنایا چنانچہ فرمایا میں نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور تمام موجودات میں ان کو اپنی خلافت کے ساتھ برگزیدہ کیا آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو بغیر ماں پیدا کیا پھر ان سے توالد اور تناسل کا سلسلہ برابر ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ زمانہ کے امتداد سے لوگ پہلے انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی کیفیت سے ناواقف

Marfat.com

ہو گئے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ بغیر ماں باپ کے پیدائش ممکن نہیں بعض جاہلوں نے آدم علیہ السلام کی مٹی سے پیدا ہونے کا بھی انکار کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے اسی واسطے بغیر باپ کے پیدا کیا کہ لوگ آدم علیہ السلام کی بغیر ماں باپ کے پیدائش کا یقین کریں عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کے پیٹ میں بغیر باپ کے نطفہ حاصل ہوئے اور بغیر اس فعل کے جو کسی نر سے سابق ہوا ہو پیدا کیا یہ بات ظاہر ہے کہ انفعال کی قوت فعل کی قوت سے کمزور ہے پس انفعال ہی قوت سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت مریم علیہا السلام کی طبیعت میں ایک لڑکا عاقل کامل پیدا کیا اور نبی مرسل بنایا تا کہ عقلمند اس بات کی دلیل حاصل کر کے بغیر قوت انفعالی کے محض قوت فعلی سے حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا ممکن ہے اور پھر امکان خلق آدم پر بغیر ان دونوں قوتوں کے استدال پورا ہوا اور اسی سبب سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنی کتاب قرآن مجید میں حضرت مریم علیہا السلام کو شہوات سے محفوظ ہونے کی خبر دی چنانچہ فرمایا:

> مریم بیٹی عمران کی، جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا اور اپنی رحمت کو ان پر مفتوح کرنے کی خبر دیتا ہے یعنی ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تصدیق کی اس نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی اور تھی وہ فرمانبرداروں میں سے (مریم)

اور اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے یعنی بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی سی ہے پیدا کیا ان کو مٹی سے پھر فرمایا۔ ہو جا پس ہو گیا پس آدم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام پر یہ سب دلیلیں اور نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عزوجل کی قدرت

پس آدم علیہ السلام پہلی مخلوق ہیں جس کے ماں باپ نہیں اور حوا پہلی موجود ہے جن کی ماں نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے موجود۔ جن کے باپ نہیں اور انسان پہلی صورت نہیں جس کا مثل نہیں ہیں اور عقل پہلا مبداء ہے جس کا شریک نہیں ہے اور قلم پہلا صانع ہے جس کے پاس آلہ نہیں ہے اور نفس پہلا غلام ہے جس کو آزادی نہیں ہے۔

حضور ﷺ پہلے نبی ہیں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پہلے نبی ہیں جن کے لیے زوال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا کلمہ سب سے اول ہے اس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل اوّل اور ثانی سب سے منزہ ہیں جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے۔

(وہی ہے) جو رحم مادر میں تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔

(آل عمران)

حضرت محمد ﷺ اول ایمان ہیں

اے طالب اس بات کو جان لیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں اور حضرت محمد ﷺ اول ایمان ہیں پس اول ایمان نے اول انسان میں قرار پکڑا یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ ایک ہو گئے پس جب تو صاحب ایمان کو پکڑے گا تو تیرا عرفان سہی ہوگا جیسے کہ اول انسان کے پکڑنے سے تیرا نسب صحیح ہوتا ہے پس اپنے ان دونوں نسبوں کو یعنی ایمانی اور جسمانی کو صحیح کر اور آدمیوں کے حقوق کو خوب معلوم کرتا کہ تجھے نجات حاصل ہو۔

Marfat.com

ان احادیث کے بیان میں جو لفظ اول کی نسبت وارد ہوئی ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا! اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلُ (الحدیث)

یعنی سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ عزوجل نے پیدا کی ہے وہ عقل ہے اور نیز حضور ﷺ نے فرمایا: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (الحدیث)

یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ عزوجل نے پیدا کی وہ میرا نور ہیں اور یہ بھی حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ عزوجل نے پیدا کی وہ قلم ہے اس سے فرمایا لکھ اس نے عرض کیا اے پروردگار کیا لکھوں؟ فرمایا: میری توحید اور میری مخلوق پر میری فضلیت اور برتری لکھ اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ لکھ معلوم ہوا کہ اولیت کے دو معنی ہیں ایک اوّلیت زمانے کی ہوتی ہے مثلاً باپ بیٹے سے پہلے ہوتا ہے اور بیٹا اس کے بعد ہوتا ہے دوسری اولیت رتبہ اور مقام کی ہے جیسا کہ رتبہ میں سب سے افضل نبی ہیں پھر صحابہ پھر امت جو چیز کے زمانے میں اول ہیں ممکن ہے کہ اس سے پہلے بھی کوئی چیز اول ہوں جس کے مقابلے میں یہ چیز دوسرے درجے کی ہو جائے مگر جو چیز کے مرتبہ اور حقیقت دونوں میں اول ہے اس سے کوئی چیز اول نہیں ہوسکتی جس کے مقابلے میں یہ دوسرے درجے کی ٹھہری پس جو چیز کہ زمانے میں اول ہے اس کا اول ہونا مجازی ہے اس لیے اس سے بھی کسی چیز کا اول ہونا ممکن ہے اور وہ چیز جو مرتبہ اور حقیقت میں اول ہے اس کا اول ہونا حقیقی ہے کیونکہ تغیر سے محفوظ ہے پس یہی حقیقی اولیت عقل اور نور کے لیے ہیں فقط کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس سے پہلے کسی چیز کو پیدا نہیں فرمایا اور نا مخلوق میں سے کسی کو اس کے برابر رتبہ عنایت کیا غرض کہ مفرد اور مرکب سب چیزوں میں سے عقل اور نور اول ہے کیونکہ یہ جو ہر مطلق ہے فرد

Marfat.com

علام ودراک۔ عقال اور باقی کل اشیاء کا ظہور اسی سے ہیں اور اسی کی طرف آخر میں سب چیزیں رجوع کرتی ہیں پس یہی اول ہے یہی آخر ہے اور یہی مبداء ہے اور یہی معاد ہے۔

اللہ عزوجل نے سب سے زیادہ عقل مدنی تاجدار ﷺ کو عطا فرمائی

نبوت ایک قوت ہے جو تمام رسولوں میں پھیلی ہوئی ہیں یعنی قوت افادہ اور قوت افاضہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے باواسطہ عقل کلی پر سے نفس کلی پر پہنچی ہے جن ہستیوں نے رسالت کی گود میں نبوت کی چھاتی سے دودھ پیا ہے وہ سب وحی الٰہی کی مناسبت سے بمنزلہ ایک ہستی کے ہیں کیونکہ اگرچہ رسولوں کے اعداد مختلف ہیں مگر نبوت کے اعداد مختلف نہیں ہے پس جبکہ نبوت کی حقیقت مختلف نہیں ہے تو آدم علیہ السلام کی نسبت ان کی طرف ایسی ہے جیسے حضرت محمد ﷺ کی نسبت حضرت محمد ﷺ آخر میں ایسے ہوئے جیسے آدم علیہ السلام اول میں تھے کیونکہ حضور ﷺ صورت نفس اور مہبط عقل اور محل وحی الٰہی ہے اور عقل بھی ایک ہے اور نفس بھی ایک ہے وحی بھی ایک ہے اور رسول بہت ہیں اور راستے بھی بہت ہیں مگر مقصود ایک ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ حقیقتاً آدم علیہ السلام کی صورت میں بھی حضرت محمد ﷺ تھے پس جبکہ حضرت محمد ﷺ نے آدم علیہ السلام کی نبوت کو ثابت کیا تو گویا اپنی ہی نبوت ثابت کی جب اپنی ذات کا کمال ثابت کیا تو گویا آدم علیہ السلام کی ذات کا کمال ثابت کیا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

اور یہ جو حضور ﷺ نے فرمایا اس سے مراد نور نبوت ہے پس حضور ﷺ کے اس فرمان سے نور نبوت ہی مراد ہے کیونکہ نبی نبوت سے قائم

Marfat.com

ہوتا ہے اور نہ کسی چیز سے اور یہ کلمہ حضور ﷺ نے دو مطلبوں سے فرمایا ہے ایک مطلب یہ ہے کہ نبوت تمام ہستیوں میں ایک ہے جب ایک وجہ سے ایک نبوت ایک نبی میں پائی گئی تو سب نبیوں میں اس وجہ سے پائی گئی لہٰذا جب آپ نے فرمایا نوری اس سے نور نبوت مراد لیا اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نور نبوت تمام موجودات سے سابق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے سب سے پہلے اسی نور کو پیدا کیا ہے تاکہ تمام عالم نور نبوت کا اتباع کریں اور دوسرا مطلب حضور ﷺ کے فرمان کا یہ ہے حضور خاتم النبیین ہیں اسی مطلب کے لیے آپ نے فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ)

ترجمہ: یعنی میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم مٹی اور پانی میں تھے۔

یعنی ان کا وجود بھی خلق نہ ہوا تھا اس وقت میں نبی تھا یعنی اول نبوت بھی میں ہوں اور آخر نبوت بھی میں ہوں آپ ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ عزوجل نے نبوت کو شروع فرمایا اور آپ ﷺ پر نبوت کو ختم فرمایا اور اسی سبب سے آپ تمام انبیاء سے بزرگ تر اور اعلیٰ تر تھے اور فقط آپ کی نسبت نبوت سے تمام انبیاء اور مرسلین کی نسبت سے برابر ہے پس پہلی وہ چیز جو اللہ تعالیٰ عزوجل نے اطلاق اور اولیت حقیقی کے ساتھ پیدا کی عقل کلی ہے جو حضور ﷺ کے اور اللہ عزوجل کے درمیان واسطہ ہے پس عقل روحانیات سے بھی اول ہے اور موثرات سے بھی اول ہیں اور انبیاء سے بھی اول ہے کیونکہ نبوت عقل اول ہی کہ فیضان سے پیدا ہوتی ہے جو وہ نفس اول پر کرتی ہے اور کتابت میں قلم اول ہے اور ایجاد میں ایجادِ انبیاء اول ہے یعنی جب کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے بمنزلہ مکتوبات کے بنایا تو عقل کو قلم گردانا اور جب اشیاء کو بمنزلہ معانی کے کیا تب اس کو عقل قرار دیا۔

Marfat.com

حضور ﷺ نبوت کے نور کے مبداء ہیں

ہر نوع کا ایک مبداء ہے جس سے اس کے اشخاص ظاہر ہوئے ہے چنانچہ عقل روحانیات کا مبداء ہے اور قلم جسمانیات کا مبداء ہے اور حضرت محمد ﷺ نبوت کے نور کے مبداء ہیں اور آدم علیہ السلام انسانوں کے مبداء ہیں اور ان تمام مبداؤں کا مبداء اللہ تعالیٰ عزوجل کا لفظ کن ہے جس کو اس نے اول اوائل قرار دیا ہے اور یہ سب مبداء اس کے مقابلے میں دوسرے اور تیسرے درجے میں ہیں۔

حضور ﷺ سید الانبیاء ہیں

حضرت محمد ﷺ بزرگ ترین نبی ہیں اور دعوت میں سب سے آخر میں ہیں اور ترتیب میں سب سے اول ہیں اور لوگوں کے درمیان آپ تبلیغ کلام الٰہی کی روح سے بمنزلہ قلم کے ہیں جو کاتب کے ہاتھ میں ہوتا ہے جیسے کہ کاتب قلم سے اپنا مافی الضمیر لکھ کر غائب اور دور کے لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے ایسا ہی اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے ضمائر نبوت کو مومنین پر منکشف کیا پس گویا حضور خدا کی قلم ہے اور دعوت کی حقیقت اور شریعت کے وضع کرنے میں آپ عقول جزویہ میں صورت عقل ہیں۔ پس آپ کی احادیث میں جو لفظ اول (یعنی ان تینوں میں جو لفظ اول کا آیا ہے اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہے وہ تینوں حدیثیں یہ ہیں اول ما خلق اللہ اعقل ۔ اول ماخلق اللہ القلم ۔ اوّل ماخلق اللہ نوری) مذکور ہیں ان کے معانی آپ ہی کی طرف راجع ہیں۔ یعنی حضور ﷺ کا نور سب اشیاء میں پہلی چیز ہے اور نبوت سے اوپر بجز الٰہیت کے اور کوئی مرتبہ نہیں ہے پس نور نبوت اول الاشیاء اور ثانی البقاء ہے۔

Marfat.com

نورِ نبوت عقل اور قلم دونوں پر غالب ہے

اللہ تعالیٰ عزوجل وہی اول اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اول سے وہ اول مراد ہے جس سے پہلے کوئی نہیں اور آخر سے وہ آخر مراد ہے جس سے آخر کوئی آخر نہیں وہی اللہ واحد قیوم ہے اور باقی جس قدر اوائل ہیں وہ بحست اضافات مختلف ہیں۔ اے طالب تو خوب سمجھ لیں کہ مرتبہ میں سب سے پہلے عقل ہے اور حقیقت میں سب سے اول نور حقیقت ہے اور یہ نور نبوت ہے اور یہ نور نبوت عقل اور قلم دونوں پر غالب ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو مضبوطی سے پکڑ تا کہ نور نبوت میں سے تجھ کو بھی کچھ مل جائے اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو اور عذاب الٰہی سے نجات پائے۔

انبیاء اور مرسلین کے مرتبوں کے بیان میں

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ۲:۲۵۳)

ترجمہ: ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا ہے اور بعض وہ جن کے درجے بلند کیے ہیں یہ ہوا کہ انبیاء بحیثیت نبوت کے ایک مرتبہ میں ہیں۔

علاوہ اس کے کہ نبوت کے وقت قبول کی رو سے بھی ان میں فرق ہے۔ یعنی بعض نبی ایسے ہیں جن پر نبوت کا اظہار خواب میں ہوا ہے اور بعض ایسے ہیں جن پر بیداری میں ہوا ہے۔ مگر نبوت میں سب برابر ہیں۔

Marfat.com

کیونکہ نبوت علم کا کمال ہے جو وحی الٰہی کے ذریعہ سے اس بندے کے نفس میں حاصل ہوا ہے جو اپنے وقت میں سب سے زیادہ کامل اور عاقل تھا یہ نبوت جو عقل اول کا نور ہو اور یہی کلمۃ اولیاء ہے تمام انبیاء اس کے خداوند تعالیٰ عزوجل سے خلیفہ ہوتے آئے ہیں۔ پھر انبیاء رسالت کے مرتبوں اور رسالت کی کیفیتوں اور مقامات کی کمیتوں کے ساتھ مختلف ہیں۔ کیونکہ انہیں سے ہر ایک کے ساتھ ایسی خصوصیتیں ہیں۔ جو ایک کو دوسرے سے تمیز کرتی ہے۔

تمام انبیاء کی جدا جدا خصوصیات

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے کلام کی خصوصیات اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے خلت اور حضرت محمد ﷺ کے واسطے رویت کی خصوصیت ہے۔ اور میرا اس خصوصیت سے یہ مطلب ہے کہ ہر رسول ایک خصوصیت کے ساتھ مشہور ہوتا ہے۔ یعنی ایک بات ان کے ساتھ ایسی مخصوص ہوئی کہ لوگ اسی کے ساتھ ان کو پکارنے لگے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے موسیٰ کلیم اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ۔ حالانکہ ابراہیم بھی کلیم اللہ تھے مثل موسیٰ علیہ السلام کے اور موسیٰ علیہ السلام بھی خلیل اللہ۔ مثل ابراہیم علیہ السلام کے مگر کلام خاص موسیٰ علیہ السلام کی ذات کے واسطے ہوا اور باقی مراتب انہوں نے کلام تبعیت سے پائے ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے خلت کی تبعیت میں تمام مدارج طے کیے۔ سب انبیاء نبوت کے اندر وحی کے قبول کرنے اور نفوس کے وحی کی روشنی قبول کرنے میں ایک درجہ کے اندر ہیں۔ مگر رسالت اور اختلاف شریعت میں وہ بحساب اوقات کے مختلف ہیں۔ اس لیے کہ نبوت زبان اور مکان سے بالاتر ہے۔ اس میں کسی جگہ یا کسی وقت میں اختلاف نہیں ہوتا۔ بخلاف رسالت کے کہ وہ آسمان کے نیچے ہے اور لوگوں کی مصلحتوں سے متعلق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ لوگوں کے مزاج اور طبیعتوں

Marfat.com

اورزبانوں میں زبان اور مکان کی حیثیت سے اختلاف ہوتا ہے۔ اور انہیں اختلافوں کیساتھ رسالت مختلف ہوتی ہے تاکہ شریعت اور کتاب لوگوں کی زبان اور ان کی اصطلاحوں کے ساتھ پلٹ جائے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا رسالت میں جو درجہ اور مرتبہ اور دعوت اورزبان تھی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نہ تھی حالانکہ نبوت میں دونوں برابر تھے کیونکہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایسی قوم تھی جس سے ان کو بالکل بھلائی کی امید نہ رہی اوران کی ہلاکت کونوح علیہ السلام نے ان کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر سمجھ کر خداوند تعالیٰ سے دعا کی۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا (نوح ۲۶:۷۱)

ترجمہ: اے پروردگار زمین پر کسی کافر کو بسنے والا نہ چھوڑ یعنی سب کو ہلاک کر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں کی طبیعتوں میں لطافت غالب تھی اور آپس میں محبت و الفت کا چرچا تھا اس سبب سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ

حسن خلقك ولو مع الكفار

ترجمہ: یعنی خوش اخلاقی سے پیش آؤ اگرچہ کفار کے ساتھ ہو

اور موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی ایسا ہی تھا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کوفرعون کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کا حکم فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام سے فرمایا۔

اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ وَيَخْشٰى (طٰہٰ ۲۰:۴۳)

ترجمہ: یعنی تم دونوں بھائی فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی کی ہے اور نرمی کے ساتھ اس کو نصیحت مانے یا ڈر جائے۔

Marfat.com

حضور ﷺ بڑے خوش مزاج اور مجاہد تھے

اور حضور ﷺ بڑے خوش مزاج اور مجاہد تھے۔ ایک قوم کے ساتھ خوش مزاجی فرماتے تھے اور ایک قوم کے ساتھ جہاد کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے اپنی رسالت کی مصلحتوں کے مناسب دیکھا کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو نبوت کے کمال پر پہنچایا تھا۔

انبیاء کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش

اللہ تعالیٰ عزوجل کے انبیاء بہت بڑی تعداد کے ساتھ ہوئے۔ چنانچہ بعض کا قول ہے کہ ایک لاکھ چار ہزار بیس نبی مختلف اصناف سے ہوئے ہیں۔ اور زیادہ ان میں بنی اسرائیل میں سے ہوئے تھے یہ تعداد انبیاء کی ہے۔ ان میں سے تین سو تیرہ رسالت کے ساتھ مخصوص ہوئے ہیں۔ کیونکہ نبوت نور منفرد ہے اور رسالت نور مرکب ہے اس کے انعکاس کے ساتھ جو فائن کے مرکب میں ہے وہ مفرد میں نہیں پایا جاتا۔ اور چونکہ نور نبوت کا انعکاس بہت کم اشخاص میں ہوا ہے اس سبب سے رسولوں کی تعداد نبیوں سے کم ہے۔ کیونکہ نور جب صاف شفاف چیز پر پڑتا ہے تو منعکس نہیں ہوتا مگر جب زمین پر پڑتا ہے تو منعکس ہو جاتا ہے چنانچہ اس کا منعکس ہونا مثل رسالت کے اور چمکنا مثل نبوت کے ہے۔ دن جب بھی ہوتا ہے جب سورج کی روشنی منعکس ہوتی ہے ایسے یہی خلقت کی ہدایت اسی وقت ہوتی ہے جب رسالت ظاہر ہوتی ہے۔

انبیاء علیہ السلام کا نور مومنوں کے نور سے زیادہ ہے

ہر نبی کے ساتھ ان کے نور نبوت سے ایک قوت مخصوص ہوتی تھی اور ہر رسول کے پاس یہ سبب انعکاس کے نور نبوت سے زائد نور تھا۔ چنانچہ انبیاء کا نور

Marfat.com

مومنوں کے نور سے زیادہ ہے اور رسولوں کا نور نبیوں کے نور سے زیادہ ہے کیونکہ نبیوں کے پاس ایک نور ہے اور رسولوں کے پاس دو نور ہے ایک نور نبوت کا اور دوسرا نور رسالت کا یہ بات ہم کو پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے۔ کہ نبوت کا نور عقل سے ہے اور رسالت کا نور نفس سے ہے اور دونوں نوروں کا جمع ہونا۔ ایک نور کے برابر کیسے ہوسکتا ہو۔ پس نور علیٰ نور نبوت اور رسالت کا جمع ہونا ہے۔ یہ بات بھی ظاہر ہے ہوسکتا ہو۔ پس نور علیٰ نور نبوت اور رسالت کا جمع ہونا ہے اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ تین نوروں کا جمع ہونا دو نوروں کے جمع ہونے سے بھی افضل اور بہتر ہے۔

اولوالعزم رسولوں میں تین نور

اور وہ تین نور یہ ہیں۔ نور رسالت۔ نور نبوت۔ نور ظہور جو بمنزلہ وجود کے ہیں۔ یہ تینوں اولوالعزم رسولوں میں جمع ہوئے ہیں۔ پس جیسے کہ رسول ﷺ نبیوں میں مخصوص ہیں ایسے ہی اولوالعزم رسولوں میں مخصوص ہیں اور اولوالعزم ان میں سے چھ ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اولوالعزم رسول چھ ہیں آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد ﷺ۔

(نبوت اور رسالت کسبی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل نے نبی یا رسول کے مبارک مادہ میں فطرتی رکھا)۔

تحقیق کلام کی رو سے

تحقیق کلام کی رو سے آدم اولوالعزم کی گنتی سے خارج ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کے حق میں فرمایا ہے۔

یعنی آدم بھول گئے اور ہم نے ان کا عزم نہیں پایا اور اگر اس عزم سے

Marfat.com

معاصی کا عزم مراد لیا جائے تو آدم علیہ السلام اولوالعزم رسولوں میں شمار ہوں گے۔ جو رسول کے اولوالعزم سے ہیں۔ ان کو صاحب دورہ تامہ کہا جاتا ہے۔ اور انہی کے واسطے دائرہ کبری ہے اور دائرہ کبریٰ ان چیزوں پر مشتمل ہے رسالت نبوت کتاب عزیمت دعوت ملت امت شریعت خلافت اور دائرہ تامہ ہزار برس کا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان ہے:

وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (الحج ۲۲:۴۷)

یعنی بے شک تیرے رب کے پاس کا ایک روز تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہے۔

پس یہی دسوں باتیں رسولوں میں سے جس شخص میں مجتمع ہوں وہ اولوالعزم میں سے ہے۔ مگر ان چھ آدمیوں کے سوا اور کسی میں نہیں پائی گئیں اور ایک اور روایت میں پانچ اولوالعزم آئے ہیں۔ ان کی شریعتیں اور کتابیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے بعض کی امتیں بھی موجود ہیں جیسے کہ نوح علیہ السلام کی انواح اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ اور موسیٰ علیہ السلام کی تورات اور عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل اور حضرت محمد ﷺ کا قرآن مجید یہ سب کتابیں موجود ہیں اور داؤد علیہ السلام کی زبور کو جو لوگ ان میں شامل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ زبور میں تورات ہی کے چھٹے ہوئے کچھ احکام ہیں۔ مجوسیوں کی کتاب ژند میں اس بات کا دعویٰ ہے۔ سبا میں جملہ صحف ابراہیم علیہ السلام کے ہیں مجوس کے کلام اور ان کتابوں کے متعلق ہماری بہت بڑی بحث ہے۔ مگر اس کا یہاں موقع نہیں ہے۔ پہلی کتابوں میں سے اس زمانہ میں جو کتابیں پائی جاتی ہیں وہ یہ ہیں سبا مجوس کے اندر اور توریت یہودیوں میں اور انجیل نصاریٰ میں اور فرقان جو سب منزلہ کتابوں میں بہتر اور خوب تر مسلمانوں میں۔

Marfat.com

قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے

رسولوں کا تفاوت اور ان کے درجوں کا فرق ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ یعنی جو کتاب کامل اور وافی ہو گی اور اس کے معانی کثیر اور واضح اور خوب ہوں گے اس کے رسول بھی جن پر وہ کتاب نازل ہوئی ہے کامل اور اشرف اور اظہر اور انور ہوں گے۔ چنانچہ تورات احکام کی طرف زیادہ مائل ہے اور تشبیہ کے کلام سے آمیز ہو اور انجیل مقدمات حکمت اور علم اخلاق کی طرف مائل ہے اور صحف ابراہیم اخلاق اور آسمانی امور میں نظر کرنے کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ زبور علم مواعظ پر شامل ہے کہ اور قرآن مجید جس کی شان یہ ہے:

لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ (حم السجدہ ۴۱:۴۲)

ترجمہ: یعنی باطل کا گزر اس میں آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے اور یہ نازل ہوا ہے حکمت والے کے پاس سے جو لائق حمد ہے پس یہ قرآن شریف کل آسمان و زمین کے علوم پر شامل ہے۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (الانعام ۶:۵۹)

ترجمہ: یعنی کوئی تر و خشک ایسا نہیں ہے۔ جو کتاب روشن یعنی قرآن شریف میں نہ ہو۔

قرآن مجید بحر محیط ہے

یہ ایک دریا محیط ہے۔ اس میں گزشتہ و آئندہ کی سب چیزیں ہیں اور زمانہ موجودگی کے احکام بھی ہیں اور یہی کہ وہ فاق ہے اور یہی حق کی میزان ہے جو شخص اس کے اندر اپنے علم و عمل کو تولتا ہے اور وہ خسارہ اور نقصان سے نجات پاتا ہے۔

Marfat.com

قرآن شریف کا ہر کلمہ مثل درجہ کے ہے اور ہر حرف مثل وقیقہ کے اور ہر آیت مثل برج کے اور ہر سورت مثل آسمان کے جن کے اندر معانی ربانیہ کے آفتاب سیر کر رہے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٍ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰهِ (لقمان ۳۱:۲۷)

ترجمہ: اگر زمین کے جس قدر درخت ہیں سب کی قلمیں اور سات سمندروں کی سیاہی بنا کر ان سے خدا کی باتیں لکھی جائیں۔ تب بھی ختم نہ ہوں۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدُ کَلِمَاتِ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف ۱۸:۱۰۹)

ترجمہ: فرما دو اگر سمندر کی سیاہی ہو میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے تو کلمات کے ختم ہونے سے پہلے سیاہی ختم ہو جائے اور اگر اس کے ساتھ اس کی برابر سیاہی ہو۔ تو وہ بھی ختم ہو جائے مگر رب کے کلمات ختم نہ ہوں۔

قرآن مجید صراط مستقیم

یہ قرآن شریف کلام اللہ ہو اور جبل المتین ہے صراط مستقیم ہے اور یہی خط استواء ہے اور یہی تریاق اکبر ہے اور یہی کبریت احمر ہے اس میں کل معانی اور مثالیں پائی جاتی ہیں اور اس میں تنزیل اور تاویل ہے اور اسی میں تحقیق اور تعطیل اور نقص اور تکمیل ہے۔

اسی میں تورات انجیل اور زبور پائی جاتی ہیں اور اسی سے آسمان و زمین اور

Marfat.com

ظلمت اور نور کی پہچان کا علم پیدا ہوتا ہے۔

الحمد کے الف اور بسم اللہ کے ب

چنانچہ صحیح حدیث میں روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کسی شخص نے عرض کیا کہ یہود کہتے ہیں۔ توریت چالیس اونٹوں کے بوجھ کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ الحمد کے الف اور بسم اللہ کی ب میں اس قدر معانی ہیں کہ اگر ان کو لکھا جائے تو چالیس بوجھ ہو جائیں پس بے شک قرآن کا ایک حرف توریت اور اس کے کل مضامین سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میری پیروی کرتے

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح طور پر وارد ہے کہ آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تورات کا ایک جز دیکھا۔ فرمایا اے عمر یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ توریت کا ایک جز ہے پس یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا اے عمر کیا کتاب اللہ اور اس کی قرأت تجھ کو کافی نہیں ہے۔ قسم ہے خدا کی موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی سوا میری پیروی کے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ بس اے طالب قرآن مجید میں نظر کر اور اس کے معانی میں غور فکر کر اور پھر اس سے رسولوں کے درجے معلوم کر لے کیونکہ رسولوں کے درجوں کا فرق ان کی کتابوں سے معلوم ہو جاتا ہے۔

صاحب قرآن تمام رسولوں سے افضل ہیں

اور وہ رسول جو صاحب کتاب نہیں تھے اور اولوالعزم رسولوں کی پیروی کرتے تھے یہ ہر دو دوروں کے درمیان میں پانچ پانچ شخص تھے جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ

Marfat.com

اور ادریس اور یونس بن متیٰ اور ذوالکفل اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیسع اور ہود اور صالح اور یوسف وغیرہم علیہم السلام اور یہ سب صالحین میں سے تھے اور بعض ان رسولوں میں سے اولوالعزم کے خلیفہ ہوئے ہیں جیسے حضرت شیث اور لوط اور شعیب اور اسماعیل اور اسحاق اور ہارون وغیرہم علیہم السلام ان کے مراتب کی شرح اور تفصیل نہایت طویل ہے ہم کو ان سب کے مراتب اور مقامات معلوم ہیں۔ ان کے مدارج کا فرق بھی معلوم ہے خوب معلوم ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن شریف میں ان کے حالات واضع طور سے بیان کر دیئے ہیں جس کو حالات ان کے معلوم کرنے کا شوق ہو۔ وہ قرآن شریف میں غور و تامل کرے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے قلب کی آنکھ کو کھول دے گا اور وہ رسولوں اور اولوالعزموں کے مراتب اچھی طرح دیکھ لے گا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی معراج

معلوم ہوا کہ ہر ایک رسول کو ان کے مرتبہ اور قرب حق کے موافق معراج ہوئی ہے جس میں وہ اپنے اعلیٰ مقام میں پہنچے ہیں چنانچہ ان میں سے اکثر مراتب ارکان سے آگے نہیں بڑھے اور کسی کی معراج مٹی کی طرف ہوئی ہے اور کسی کی پانی کی طرف اور کسی کی ہوا کی طرف اور کسی کی آگ کی طرف ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی معراج مٹی یعنی زمین کی طرف ہوئی اور حضرت نوح اور حضرت یونس علیہم السلام کی معراج پانی کی طرف ہوئی اور حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی معراج ہوا کی طرف ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج آگ کی طرف ہوئی اور ہمارے حضور سید المرسلین خاتم النبیین محمد ﷺ کی معراج عالم طبائع سے ملکوت اعلیٰ کی طرف ہوئی۔

Marfat.com

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

پس رسولوں کی تفصیل رسالت کے مرتبوں میں ہے اوران کی خصلتوں میں جوان کی ہر ذات کے اندر ہیں۔ مگر نبوت کے اندر سب نبی برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ پس رسالت کی حقیقت نبوت سے مستفاد ہے اور نبوت خاص ذات باری تعالیٰ سے مستفاد ہے۔

جب اللہ تعالیٰ عزوجل کسی بندہ کے قلب کی طرف روح اقدس کے ساتھ نظر کرتا ہے اور وہ بندہ نظر بندہ کی روح کے ساتھ اتصال کرتی ہے تب اس سے رسالت کی روشنی نمودار ہوتی ہے پس گویا رسالت نبوت کی معاد اور نبوت رسالت کا مبداء ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج

حضرت آدم علیہ السلام پہلی ہستی ہیں۔ جن میں رسالت کے نور نے جلوہ کیا ہے اور نبوت کی جناب سے دعوت کی زمین کی طرف باہر کئے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری شخصیت ہیں۔ جن پر نبوت نازل ہوئی اور حضیض رسالت سے ان کو اوج نبوت پر پہنچایا۔ یعنی آدم علیہ السلام کا نزول تحقیق نبوت سے تنزیل رسالت کی طرف تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج تنزیل دعوت سے نور نبوت اور حقیقت آمیت کی طرف تھا۔

جن لوگوں پہ ہے انعام تیرا ان لوگوں میں بھی لکھ دے نام میرا

پس اے طالب تجھ کو لازم ہے کہ انبیاء اور مرسلین کا اتباع کرے یہ تجھ کو رحمت کی زنجیر سے باندھ کر نجات کی حضور میں پہنچا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل

Marfat.com

فرماتا ہے:

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (النساء:۴:۶۹)

جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین سے۔ انبیاء آدم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صدیق حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور شہداء حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور صالحین میں سے ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ہیں (وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا) اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے وقت اور وہ مہدی ہیں۔ جن کی شان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (لا مھدی الا عیسی بن مریم) یعنی نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم واللہ بالصواب۔ (بعض مشہور حدیثوں میں اس کے خلاف وارد ہے یعنی ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام حضور کی اولاد میں سے ایک شخص ہوں گے۔ جن کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا)۔

نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں: (اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ)

پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ عزوجل نے پیدا کی وہ میرا نور ہے اس نور کے اللہ تعالیٰ عزوجل نے چار حصے کیے ہیں ایک حصہ سے عرش بنایا دوسرے حصہ سے قلم بنائی اور اس سے فرمایا کہ عرش کے گرد لکھ اس نے عرض کی میں کیا لکھوں فرمایا میری توحید اور میرے نبی کی فضیلت لکھ۔ تب قلم عرش کے گرد جاری ہوا اور اس نے لکھا

Marfat.com

(لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) اور تیسرے حصے سے اللہ تعالیٰ نے لوح کو پیدا کیا اور قلم سے فرمایا لوح پر لکھ قلم نے عرض کیا اُے پروردگار میں کیا لکھوں فرمایا میرا علم اور جو کچھ میں قیامت تک پیدا کروں گا پس قلم نے لوح پر لکھنا شروع کیا اور چوتھا حصہ ایک عرصہ تک منزدد رہا۔ یہاں تک کہ عظمت سے متصل ہوا اور سجدہ بجالایا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کے چار حصے کیے اور پہلے حصہ سے عقل کو پیدا کیا۔ اور سر میں اس کو جگہ دی دوسرے حصے سے معرفت کو پیدا کیا اور سینہ میں اس کو جگہ دی تیسرے حصہ سے سورج اور چاند کے نور کو اور آنکھوں کی روشنی کو پیدا کیا۔ چوتھے حصے سے عرش کے اوپر خلاف (یعنی اس کے گرد حجابات) پیدا کیے۔ پھر اس کے نور کو آدم کے اندر ودیعت رکھا۔

آدم علیہ السلام کے سجدہ کی اصل وہی نور محمدی ﷺ تھا

چنانچہ آدم کے سجدہ کی اصل وہی نور محمدی ﷺ تھا۔ عرش کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے اور قلب کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے اور لوح کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے اور عقل کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے۔ اور معرفت کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے۔ اور آدم کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے اور دن کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے اور آنکھوں کا نور بھی محمد ﷺ کے نور سے ہے اور محمد ﷺ کا نور جبار جل جلالہ کے نور سے ہے۔ یہ حدیث عزیز حسن ہے اور بہت سے معانی کا مجموعہ ہے اس کو محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کا انکار وہی شخص کرے گا جو نبوت کے کمال سے ناواقف ہے اور جو اس کو خوب جانتا ہے جیسا کہ جاننا چاہیے اور اس کے دل میں حضور ﷺ کا یہ فرمان جگہ پکڑے ہوئے

Marfat.com

ہے۔ (كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ) وہ جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل موجودات سے اسبق اور کل مخلوقات سے اکمل ہیں۔ اگرچہ آپ کا جسم جسمانی اور شخصیت نورانی مثل اور موجودات کے تھا۔ مگر آپ اپنے نور اور صفاء جوہر اور کمال ذات کے ساتھ ایک منفرد ہستی تھے۔ بغیر تغیر اور تعلق اور آلہ اور آداۃ اور موضوع اور خیز اور وضع کے۔ وجود آپ کا زمان اور مکان سب سے پہلے تھا اور آپ نور الٰہی اور نبوت ربانی تھے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے کلمہ علیا کے ساتھ آپ کو پیدا کیا تھا اور اپنے صحیح علم سے اپنے ارادہ کے ساتھ آپ کو نکال کر ذات عقل میں مرکز رکھا جیسے کہ نیک خطرہ عالم عاقل کے قلب میں رہتا ہے اور نبوت عقل اول کے اندر اس طرح سے ہوگئی جیسے مکان کا نقشہ معمار کے دل میں ہوتا ہے۔ چنانچہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت عقل اول کی ذات کے اندر تھی جو روحانیات کی عمارتوں کی معمار ہے۔ پھر یہ نور نبوت شائع ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کو سب چیزوں سے کامل تر اور کل موجودات سے سابق تر بنایا اور اس کے نور اور روشنی کو تمام اجرام و اجسام علوی و سلفی پر تقسیم کیا۔ تاکہ سب اجزاء موجودہ مرتبہ میں اس سے کم رہیں اور شریعت طبیعت پر مقدم ہو۔

معمار جب مکان بنانا چاہتا ہے۔ تب وہ سب سے پہلے اس کے نقشے کی فکر کرتا ہے۔ پھر مکان کے واسطے جو جو سامان مہیا کرنے ہوتے ہیں ان کو مہیا کرتا ہے۔ جیسے اینٹ پتھر مٹی چونا لکڑی وغیرہ اور یہ سب چیزیں اسی نقشہ کے تابع ہوتی ہیں۔ جو معمار کے دل میں ہے اور جس کے اوپر اس نے مکان کی بنیاد ڈالی ہے۔ پس اسی طرح تمام موجودات نور نبوت کے تابع ہیں۔ جس کے سبب سے یہ پوری ہوئی ہیں اور وجود کامل ہوا ہے۔

Marfat.com

نوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر جب اللہ تعالیٰ عزوجل نے عالم روحانی کو ابداع کیا۔ اور عالم جسمانی کو خلق کیا۔ نور نبوت کو عقل کی ذات سے اس طرح نکالا جیسے مکان کی صورت معمار کی ضمیر سے نکلتی ہے پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس نور کے حصے کیے اور تمام عالم کے ہر ایک جز کو اس نور میں اس کا حصہ عنایت کیا۔ چنانچہ اسی نور سے چاند سورج روشن ہوئے اور اسی نور سے عرش اور لوح وقلم کا نور ہے اور اسی نور سے آسمانوں کو ستاروں کے ساتھ زینت دی گئی ہے اور اسی نور سے زمینیں پچھائیں گئی ہیں۔ پھر دوبارہ وہ نور نفس اول کی قوت میں آدم کی پیدائش تک رکھا گیا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کا خمیر بنایا گیا۔ اور اس کی ترکیب اور ترتیب ہوکر وہ نور ربانی اس کے قلب میں ڈالا گیا۔ پس اسی نور کی برکت سے آدم علیہ السلام کامل عاقل عالم بن گئے۔

آمنہ رضی اللہ عنہا تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما

یہی نور نبوت جو آدم علیہ السلام کے قلب میں ڈالا گیا تھا۔ ان کی نسل میں جاری کیا گیا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام سے منتقل ہوا شیث علیہ السلام میں آیا اور شیث علیہ السلام سے اسی طرح پاک باپوں کی پشتوں اور پاک ماؤں کے رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے اندر منتقل ہوا اور وہاں اس نے صورت محمدی اختیار کی اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس نور سے عالم روحانی کو ابداع کیا تھا ایسے ہی عالم جسمانی کو اس سے مجسم کیا پس گویا یہ ابتداء میں معمار کا نقشہ تھا جو آخر میں مثل اس آخری اینٹ کے ظاہر ہوا جس پر مکان کی تعمیر ختم ہوتی ہے پس

Marfat.com

جو چیز علم الٰہی میں تھی وہ آسمانوں اور زمین کو محیط تھی اور اسی کے نور سے نورانیت کے آخر تک نور پہنچا اور کل اشیاء موجود ہوئیں چنانچہ فرمایا:

کنت بنیا و ادم بین المآء والطین

اور جب یہ نور ہیکل جسمانی میں ظاہر ہوا تو اس آخری اینٹ کی طرح اپنے ابناء جنس میں مشترک ہوگیا چنانچہ فرمایا گیا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ (کہف ۱۸:۱۱۰)

اور اللہ نے فرمایا:

وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (الشوریٰ ۴۲:۵۲)

اور بے شک تم سیدھے راستے کی ہدایت کرتے ہو جب آپ نورانیت محضہ میں تھے تو مثل معمار کے نقشے میں تھے جس کے بغیر وجود صحیح نہیں ہوسکتا تھا جب آپ اپنی ہیکل کے ساتھ مجسد ہوئے تب مکان کے اجزاء میں سے ایک جز کی مثل ہوگئے۔

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ ہوا

پس نور الٰہی جب جنس شخص میں منتقل ہوا تو اس کے ادراک اس کے صفر جرم سے دیکھنے والوں کی نظر سے آسان ہوگیا جیسا کہ سورج جب بادل میں آجاتا ہے تو دیکھنے والوں کو دیکھنا آسان ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آدم علیہ السلام کے قلب میں مرکب کیا تب اسی نور کے اٹھانے سے آدم علیہ السلام سجدہ کے مستحق ہوئے۔

وہ امانت کیا تھی

درحقیقت اللہ تعالیٰ عزوجل کی امانت یہی نور نبوت ہے جس کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عزوجل نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا تھا اور ڈر گئے تھے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا پس اسی نور اور اسی امانت کے سبب سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو فرمایا کیونکہ سجدہ نور محض کے واسطے تھا اور سجدہ کرنے والے بھی نور ہی کے جز سے تھے اور نور نبوت کے واسطے یہ بات بھی ضروری ہے کہ اس کے مقابلہ ظلمت پائی جائے تا کہ اس کی ضد ہو۔

نور کے مقابلے میں ظلمت

اسی سبب سے شیطان آدم علیہ السلام کا مخالف ہوا تا کہ نور کے مقابلہ میں ظلمت پائی جائے پھر جب وہ نور آدم علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک میں منتقل ہوا ابلیس لعین کی ظلمت بھی ابوجہل بن ہشام کی بدصورت میں منتقل ہوئی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے واسطے ایک شیطان ہوتا ہے اور میرے لیے بہت شیطان ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درحقیقت نور الٰہی یا نور کے نور ہے اور شیطان آپ کے مقابل میں ایک ظلمت ہے پس اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے دوستوں کو ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے اور دشمنوں کو نور سے ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے تو وہ ظلمت آپ کے سامنے مقابل ہوئی اور اس نے آپ کو تکلیف پہنچائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کی تسکین اور تقویت کے واسطے فرمایا یعنی ہم آپ کو مذاق کرنے والوں سے کافی ہو گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ معبود بناتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شخص شمار نہ کرو

پھر جبکہ جاہلوں نے آپ کو مشخصات میں سے شمار کیا تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے

Marfat.com

اس زمرے سے آپ کی علیحدگی ظاہر فرمائی چنانچہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہے مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں (احزاب) یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل نے لوگوں کو حضور کی تحدید اور تعدید سے منع فرمایا کہ ان کو ایک شخص سے واحد شمار نہ کرو اور نہ بشریت کی نگاہ سے ان کی طرف نظر کرو تا کہ ان کی اجزاء بشر میں سے ایک جز دیکھو بلکہ ان کی اس نورانی صورت پر نظر کرو جو وجود سے پہلے تھی تا کہ تم ایک نور دیکھو جس نے آخر موجودات تک احاطہ کر رکھا ہے۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل سمجھتا ہے وہ اندھا ہے

جس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثل اور شخصوں کے ایک شخص دیکھا اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کی مذمت فرمائی فرمایا یعنی تم دیکھتے ہو ان کو کہ تمہاری طرف نظر کرتے ہیں مگر کچھ نہیں دیکھتے اور فرمایا:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ (البقرہ ۲:۱۷۱)

ترجمہ: یعنی یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں سمجھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات

پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کے کمالات کو بیان فرمایا ہے:

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (یٰسین ۳۶:۴)

ترجمہ: قسم ہے قرآن حکیم کی کہ آپ رسولوں میں سے ہے سیدھے راستے پر اور تذلل اور مشقت اٹھانے سے آپ کو منع فرمایا:

طٰهٰ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی (طٰہٰ ۲۰:۲)

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم پر قرآن پاک اس لیے نہیں نازل کیا ہے کہ تم مشقت میں پڑیں

اور آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہمیشہ اپنے عنصر ربانی کی طرف مبداء اور معاد کی طرفوں میں نظر رکھیں چنانچہ فرمایا: اے میرے پروردگار! مجھ کو اچھے ٹھکانے میں داخل فرما اور اچھی طرح سے نکال اور اپنے پاس سے میرے واسطے فتحیابی کا غلبہ نصیب فرما اور پھر آپ کے نور کی برکت واقع ہونے کو فرمایا یعنی حق آیا اور باطل دور ہوا بے شک باطل دور ہونا ہی تھا۔ (بنی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا راستہ

آپ کو مزید عنایت کے ساتھ مخصوص کیا اور لوگوں کو اپنی اطاعت کی طرف بلانے کا خود آپ کو حکم فرمایا اور فرمایا فرماؤ اے لوگوں اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہوئے میرا اتباع کرو خدا تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور آپ کی دعوت کے مرتبوں کی تین قسمیں فرمائی۔

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام پر فوقیت عطا فرمائی

اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو نور بیں پر نور عیاء کی زیادتی کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے تا کہ جو کچھ آپ فرمائے رویت حق سے فرمائے نا علم حق سے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے اور حکمت سے بھرا ہوا ایک طشت لائے اور اس حکمت کو میرے قلب میں ڈالا پس میں امور کو ظاہر دیکھتا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا بے شک ابراہیم میرے خلیل ہے اور موسیٰ میرے محبّ ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حبیب ہیں۔ قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور جلال کی میں نے اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور محبّ سب پر

Marfat.com

فوقیت دی۔

خالق نے وہ مرتبہ ہے تجھ کو دیا

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے وہ بلند مقام عنایت کیا ہے جہاں کوئی سالک نہیں پہنچا اور نہ کسی کو اس کی حقیقت کا عرفان نصیب ہوا تمام موجودات اس کے درجے سے گر گئیں اور کل مخلوقات اس کی بلندی سے منقطع ہو گئیں اور اس مقام میں آپ کو پہنچایا جہاں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی رفاقت سے اور موسیٰ علیہ السلام کی اپنی موافقت سے خبر دی ہے (معراج کی رات) پھر جب آپ حق کی جناب میں پہنچے اور اپنے رب کو چشم حق سے دیکھا خداوند تعالیٰ عزوجل نے آپ سے کلام کیا اور وہ باتیں آپ کو تعلیم کی جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ سے فرمایا: (وعلمك مالم تكن تعلم) باتیں آپ کو تعلیم کی جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ سے فرمایا

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (آل عمران)

اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو رسول خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنایا اور ہدایت کرنے والا اور تقسیم کرنے والا اور میزان اور صراط اور شاہد اور متوسط اور شفیع اور نبی اور جنت اور نور اور سرور خطیب اور ادیب اور رفیق اور قدیر بنایا ہے چنانچہ فرمایا (اللہ تعالیٰ کی وہی ذات پاک ہے جس نے ان پڑھوں میں ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت ان کو سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں تھے۔ (جمعہ)

حضور ﷺ خاتم النبیین ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو خاتم النبیین کیا

Marfat.com

کیونکہ آپ میں کل اخلاق نبوت اور رسالت کے جمع فرمائے نبوت اخلاق الٰہی میں سے بہت سے اخلاق پر شامل ہیں جیسے جود و کرم، قدرت، قوت، شجاعت، علم، مغفرت، عفوہ، پردہ پوشی، فساد کی اصلاح، حق کی طرف مائل ہونا، باطل سے روگردانی کرنا، ظلمت کو دفع کرنا، حق کو قائم کرنا، دین کی مدد کرنا، لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اور سعادت حاصل کرنے کے واسطے ان کے لیے قواعد مقرر کرنا۔

حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ

اور رسالت کے یہ اخلاق ہیں۔ نرمی خوش اخلاقی خوش کلامی لوگوں سے محبت کے ساتھ میل جول حق کی جانب اختیار کرنی عدل کو قائم کرنا قواعد اسلامی کو شائع کرنا مسلمانوں کو راحت پہنچاتی۔ تکلیف ان سے دور کرنی اور ان کی مدد کرنی دشمنوں کو دفع کرنا، دوستوں کے ساتھ عنایت کرنی خدا کے بندوں کو راہ راست بتانی خدا کی طرف ان کو بلانا حکمت اور نصیحت اور مجادلہ کے ساتھ اور یہ سب باتیں علم کے کمال اور فصاحت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور ان کے واسطے رفیقوں اور مددگاروں اور کارکنوں کا ہونا بھی ضروری ہے جن کے ذریعے سے تنزیل کی اشاعت کی جائے اور نیز ضرورت ہے کہ عمدہ عمدہ باتیں سنت اور فرض مقرر کی جائے پس یہ کل اخلاق کے رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ نے سب اولوالعزم رسولوں میں نہیں جمع کیے بلکہ ان میں سے اکثر ان میں موجود تھے یہ سب ہمارے حضور ﷺ ہی میں کلی طور پر جمع فرمائے چنانچہ فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (قلم)

یعنی بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں اور خود حضور ﷺ نے فرمایا:

(بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)

Marfat.com

یعنی میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کو پورا کرو سب اخلاق آپ کی ذات میں مجتمع ہیں اور جتنی باتیں محبوب اور افضل ہیں سب پر آپ کی مبارک روح مشتمل ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کے ساتھ نبوت ختم فرمائی اسی سبق سے لوگ آپ کے بعد مصلحوں سے مستغنیٰ ہو گئے کیونکہ اب کسی کی اصلاح کی گنجائش ہی نہیں رہی تھی۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آں چناں خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دنیا کی اصلاح اور آخرت کی نجات

لوگ دو باتوں میں رسولوں کے محتاج رہتے ہیں۔ ایک ان کے قواعد کے مقرر کرنے میں جن سے دنیا سلامت رہے۔ دوسرے عقبیٰ کی سعادت حاصل کرنے میں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: (بعثت لصلاح دنیا کم و نجاۃ عقبکم) یعنی میں بھیجا گیا ہوں تمہاری دنیا کی اصلاح اور عاقبت کی نجات کے واسطے۔ پس اسی سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور آپ نے فرمایا: (لا نبی بعدی) یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مومنوں کے دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ڈال دی اور اپنی مخلوق پر اس کے ساتھ احسان فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ (الانفال:۸:۶۲)

ترجمہ: یعنی خداوند تعالیٰ کی ہی ذات پاک ہے۔ جس نے اے (محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی اپنی مدد اور مومنوں کے ساتھ تائید کی

اور ارشاد فرمایا:

Marfat.com

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ (الانفال ۸:۶۳)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ ہی نے ان کے دلوں میں محبت ڈالی۔ اگر تم ساری دنیا کا مال خرچ کرتے جب بھی تم سے ان کے دل میں محبت قائم نہ کی جاتی اور لیکن اللہ نے ان کی آپس میں محبت ڈال دی۔

اور نیز اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اللہ ہی کی رحمت سے ان پر مہربان ہوئے ہو۔ اگر آپ غضبناک اور سخت قلب ہوتے۔ تو یہ تمہارے پاس سے دور ہو جاتے۔ پس تم ان سے درگزر کرو اور ان کے واسطے مغفرت کی دعا کرو اور ان سے ہر ایک بات میں مشورہ کیا کرو اور اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کے دل کو خوش کرنے کے واسطے فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال ۸:۶۴)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو اللہ اور تمہارے پیروی کرنے والے مومنین کافی ہیں۔

خصائص مصطفیٰ

اور نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یعنی فرماتے ہیں مجھ کو کل انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ایک تو یہ کہ مجھ کو جوامع کلم عنایت ہوئے ہیں۔ دوسری رعب کے ساتھ میں مدد دیا گیا ہوں۔ تیسری غنیمتیں میرے واسطے حلال کی گئی ہیں۔ چوتھی میں کل مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ پانچویں میرے ساتھ نبوت کو ختم کیا گیا ہے۔ چھٹی میرے

Marfat.com

لیے تمام زمین مسجد اور اس کی مٹی پاک کی گئی ہے۔ پس ان چھ مرتبوں کے ساتھ حضور ﷺ کو اور انبیاء پر فوقیت اور شرف حاصل ہے۔

شفاعت مصطفیٰ

پھر جب حضور سید المرسلین ﷺ مصاعد پر پہنچے اور شرف کمال پر صعود کیا۔ تو فرمایا ادم ومن دونه تحت لوالی یعنی آدم علیہ السلام اور ان کے سوا سب انبیاء اور مرسلین وغیرہ قیامت کے روز میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور فرمایا: انا سید والد ادم ولا فخر یعنی میں کل اولاد آدم کا سردار ہوں۔ اور اس پر کچھ فخر نہیں کرتا۔ اور چونکہ ذات پاک آپ کی صورت نور الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے شفاعت کی باگ آپ ہی کے ہاتھ میں دی کیونکہ شفاعت کیا ہے۔ نفوس کو عذاب کی قیس سے رہائی دینا اور عذاب ظلمت کا ایک جز ہے اور ظلمت نور کے مقابل ہے۔ اور حضور نور کی صورت ہیں۔ پس اسی سبب سے نفوس کی عذاب سے رہائی آپ کے ہاتھ میں منحصر ہوئی اور حضور ﷺ ہی اپنی ہدایت کے ساتھ لوگوں کو گمراہی کی ظلمت سے اور اپنی شفاعت کے ساتھ گنہگاروں کو عذابت کی تاریکی سے نجات دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو پوشیدہ اور ظاہر ہر حالت میں بارگاہ کبریائی کے دروازہ کی طرف رجوع ہونے کا حکم فرمایا۔ تاکہ ابواب رحمت مفاتیح شفاعت کے ساتھ مفتوح ہوں۔ چنانچہ فرمایا ہے: رات کو تہجد کی نماز پڑھو یہ تمہارے واسطے نفل ہے۔ عنقریب تمہارا رب تمہیں قیامت کے روز تم کو ایسی جگہ کھڑا کرے گا جہاں سب تمہاری تعریف کریں گے۔

کبیرہ گنہگاروں کی شفاعت

حضور ﷺ نے فرمایا ہے: شفاعتی لاهل لکبائر من امتی یعنی میری

Marfat.com

شفاعت ان لوگوں کے واسطے ہوگی جنہوں نے میری امت میں سے گناہ کبیرہ کیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو عیاں اور بیاں کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور آیت ایمان اور برہان آپ کو عنایت کی ہے اور کل مخلوق پر آپ کو پوری فضیلت دی ہے۔ اور آپ کو میزان کے دونوں پلے قرار دیا ہے۔ اور آپ کی امت کو خیر الامم اور آپ کی کتاب کو خیر الکتب گردانا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (توبہ ۹:۱۲۰)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے آئے ہیں۔ جس بات سے تم کو تکلیف ہو۔ وہ ان کو ناگوار ہوتی ہے۔ تمہاری بھلائی کے۔ وہ حریض ہیں۔ مومنوں پر نہایت نرم اور مہربانی ہیں۔ پس اگر پھر بھی وہ سرتابی کریں۔ تو کہہ دو کہ مجھ کو اللہ کافی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

خدا چاہتا ہے۔ رضائے محمد ﷺ

آپ ہی طرف شفاعت تفویض ہوئی اور آپ ہی کی سیاست سپرد کی گئی اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ سے فرمایا تمہاری رضا میری رضا ہے اور تمہاری ناراضگی میری ناراضگی ہے اور آپ کا ایسے لوگوں کو اصحاب بنایا جو خیر کے سرچشمہ اور ہدایت کے قانون اور آسمان کے ستارے اور اندھیرے کے چراغ ہیں۔ چنانچہ خود

Marfat.com

حضور ﷺ نے اپنے اصحاب کی شان میں فرمایا ہے: میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ان میں سے جس کی تم پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ پھر ان اصحاب میں سے چار شخصوں کو آپ نے خاص امتیاز عنایت فرمایا اور وہ چاروں شخص ایسے ہیں۔ کہ نہیں محبت کرتا ہے ان سے مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا ہے ان سے مگر منافق بد بخت۔

حق چار یار

اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضور ﷺ کو کرامت اور سعادت کا ایک مکان بنایا ہے اور حضور ﷺ نے اپنے چاروں یاروں کو اس مکان کے ستون قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:

> انا مدینه العلم و ابو بکر اساسها و عمر حیطا نها وعثمان شقفها و علی بابها۔
>
> میں علم کا شہر ہوں اور ابو بکر اس کی بنیاد ہیں اور عمر اس کی چار دیواری ہیں اور عثمان اس کی چھت ہیں اور علی اس کے دروازہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اہل بیت کی شان

اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو ایسی اہل بیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو بزرگ لوگ ہیں۔ رحمت کے درخت ہدایت کے کلمے تقویٰ کی کنجیاں صدق اور اخلاص کی باگ انہیں کے ہاتھ میں ہے اور انہیں سے علاج اور خلاصی ہے اور انہیں کی شان میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے: ستارے اہل آسمان کے واسطے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے واسطے امان ہیں۔

Marfat.com

سرداروں کے سردار

ہمارے حضور ﷺ سرداروں کے سردار حق کے آئینہ دین کی ترازو صدق کی معیار اور کتاب اللہ کے عامل اور خدا کے وہ بندے ہیں۔جن کی طرف خدا نے وہ وحی کی جس کی شان میں وہ فرماتا ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (نجم)خداوند تعالیٰ عزوجل نے آپکو اپنی کتاب کے اسرار اپنے خطاب کے ساتھ مخصوص کرنے سے پہلے ہی تعلیم کر دیئے تھے۔چنانچہ اس کا فرمان ہے:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانُ (الرحمٰن ۵۵:۳)

رحمان نے سکھایا قرآن پیدا کیا انسان کو اور سیکھایا اس کو بیان

پھر اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو اپنی کتاب کے مطالعہ کا حکم فرمایا چنانچہ فرمایا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (العلق ۹۶:۱)

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔پس حضور ہی لوح اور قلم اور عرش اور عقل اور نفس ہیں، اور حضور ﷺ ہی بمنزلہ ارواح کے ہیں واسطے اشخاص کے اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے واسطے ایسی ہیں جیسے عقل کے واسطے نفس ہے۔

سورہ الفتح میں شان مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کی اور آپ کے اصحاب کی شان میں سورۃ فتح میں ارشاد فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ عزوجل کی وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ ارسال فرمایا ہے۔تا کہ اس دین حق کا کل باطل کے دینوں پر غالب کر دے۔اور کافی ہے اللہ اس دین کے حق ہونے کی گواہی دینے والا۔

Marfat.com

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ وہ سخت ہیں کفار پر اور مہربان ہیں پس میں تم ان کو دیکھتے ہو۔ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کو وہ لوگ چاہتے ہیں ان کی نشانی سجدہ کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں موجود ہے۔ یہ مثال ان کی تورات اور انجیل میں مذکور ہے۔

تورات انجیل اور زبور میں حضور ﷺ کا ذکر خیر

ہمارے حضور ﷺ کا ذکر خداوند تعالیٰ عزوجل نے تورات انجیل اور زبور میں فرمایا ہے اور آپ کے یہ نام ذکر کئے ہیں۔ ھادی ماحی احمد نور جس نے اس کے نور عرش کو مضبوط پکڑا اس نے نجات پائی اور اپنے مقصد کو پہنچا اور جس نے اس کے نور کی مخالفت کی وہ ہلاک اور برباد ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے: میں سب نبیوں سے بہتر اور بزرگ تر ہوں اور میری امت سب امتوں سے بزرگ تر ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے جنت کو سب امتوں پر حرام کیا ہے۔ جب تک کہ میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (آل عمران ۳:۱۱۰)

آدمیوں کی جس قدر امتیں پیدا کی گئیں ہیں۔ تم ان سب میں بہتر امت ہو نیک بات کا حکم کرتے ہو اور بری بات سے تم منع کرتے ہوں۔ پھر ہمارے حضور ﷺ نے باجود اس کمال ذات اور جلال صفات کے دنیا میں فقر اختیار کیا اور تونگری پر مسکینی کو پسند فرمایا اور یہی اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان ہے:

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ (محمد ۴۷:۳۸)

یعنی اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔

Marfat.com

الفقر فخری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے۔ اور فرمایا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ زُمْرَۃَ الْمَسَاکِیْنَ

یعنی اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ مسکینی کے ساتھ اور مجھ کو دنیا سے اٹھا مسکینی کے ساتھ اور میرا حشر کر مسکینوں کے ساتھ اور آپ غریبی ہی کی حالت میں دنیا میں تشریف لائے اور غریبی کے ساتھ دنیا سے تشریف لے گئے اور تمام عمر آپ نے اس غریبی میں خوشی سے گزاری۔

صدق حضرت ابوبکر کے ساتھ مخصوص ہوا اور عدل حضرت عمر کے ساتھ اور حیا حضرت عثمان کے ساتھ اور علم حضرت علی کے ساتھ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول امر کو اپنے نور کے ساتھ اور آخر امر کو اپنے ظہور کے ساتھ شامل ہوئے چنانچہ فرمایا نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اے طالب تجھ کو معلوم ہے کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس ترازو کے ساتھ تولنے والے ہیں۔ جس کے دونوں پلے نفی اور اثبات ہیں۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ کے دونوں کلمے پہلے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو انہیں دونوں پلوں میں اپنے علم کے تولنے کا حکم فرمایا پھر آپ کی امت کے علموں کے تولنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ (محمد ۱۹:۴۸)

ترجمہ: یعنی اس بات کو جان لو کہ بے شک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

Marfat.com

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے خاصوں اور عام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے واسطے مغفرت مانگو اور اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارا چلنا اور آرام کرنا جانتا ہے۔

پس اے آخرت کی نجات اور سلامتی کی طلب کرنے والے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں اور اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ ڈھونڈو تم کو اپنی رحمت میں سے دگنا حصہ عنایت کرے گا۔ اور اس کے حق میں پختہ کلمہ، اور کثرت کے ساتھ خدا کا ذکر کرو صبح و شام اس کی تسبیح بجالاؤ۔ خدا کی وہ ذات پاک ہے کہ وہ خدا اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب ۳۳:۵۶)

اے ایمان والو رسول خدا پر درود اور سلام بھیجو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔ یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اس پر دس بار رحمتیں بھیجتا ہے پس اے لوگوں اس رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا کرو اور ان کی شریعت کو مضبوط پکڑو اور ان کے دین میں اپنی صلاح اور فلاح کو تلاش کرو اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ جو اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ ایمان لاؤ اور اس نور کے ساتھ جو خداوند تعالیٰ عزوجل نے اس رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور ان کی اہل بیت اور ان کے خلفاء میں جاری کیا ہے اور ان کی شریعت کی رسی کو مضبوط پکڑو اور اس کا اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصاف حمیدہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم میں سب سے زیادہ خوشبودار اور معطر اور خوش خلق

Marfat.com

اور خوبصورت اور خوش بیان اور خوش کلام تھے۔قول وفعل میں سب سے زیادہ سچے اور مزاج میں سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ باریک بین اور جلد معلوم کرنے والے مرتبے میں سب سے زیادہ عقل میں سب سے زیادہ کامل نفس میں سب سے زبردست اور خدا سے سب سے زیادہ قربت رکھنے والے اور نور کے جذب کرنے والے تھے۔آدم علیہ السلام آپ کی ذات استودہ صفات کا سایہ نوح علیہ السلام آپ کے نشان بردار ابراہیم علیہ السلام آپ کی صفات کے قصہ خواں۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کے معجزات کے نائب عیسیٰ علیہ السلام آپ کی شرع کے بشارت دینے والا ادریس علیہ السلام آپ کے ستارہ شناس زکریا علیہ السلام آپ کی مسجد کے مؤذن یونس علیہ السلام آپ کی قوم کے باقی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (انا ابلح یوسف احسن) میں ملیح ہوں اور یوسف خوب صورت ہیں (ان اللّٰہ کسا حسنه من حسن الکرسی ولساحسنی من حسن عرش)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو کرسی کے حسن سے حسن عنایت کیا تھا اور مجھ کو عرش کے حسن سے حسن عنایت کیا۔

خالق نے تجھے ایسا طرحدار بنایا

یوسف کو بھی تیرا طالب دیدار بنایا

ازل سے پہلے ہی آپ نبوت کو اٹھا چکے تھے اور ازل کے وقت آپ نے رسالت کو اٹھایا اور اپنے وجود کے ظاہر کرنے سے پہلے تمام رسولوں کو بھیج دیا۔ چنانچہ شریعت کا عصا بحر تحقیق پر جو مارا۔

تین سونو چشموں کا ظہور

تو آپ کے جمال میں سے ۳۰۹ چشمے چشمہائے کبریائی سے بہہ نکلے۔پس

Marfat.com

گویا کہ رسول آپ کے فلک جلال کے ستارے ہیں۔ ابلیس لعین آپ کے سامنے آپ کے دین کی مخالفت پر کھڑا ہوا اور اس نے اور اس کے ذریات آپ کے نور کو گل کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کو لعنت کی اور اپنے قہر کے تازیانہ سے اس کی تنبیہہ اور تادیب فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے: یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں اپنی پھونکوں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے نور کا پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ مشرک اس کو برا سمجھیں۔ کسی شاعر نے آپ کی تعریف میں آپ کی زبان سے کیا اچھا کہا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:

پس آپ ہی مرکز دوائر ہیں۔ اور آپ ہی پر عالم گردش کر رہا ہے۔

چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میں دوزخ اور جنت کو پیدا نہ کرتا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ شعر

قمر منیر دائم الشراق — قامت علیه قیامة العشاق

ترجمہ: آپ روشن چاند ہیں۔ ہمیشہ چمکنے والے عشاک کے واسطے آپ کا جمال باکمال نہ ملنا قیامت ہے۔ اگر میں ساری عمر آپ کے اخلاق اور شرف میں سے ایک زرہ کے وصف و توصیف میں صرف کروں تب بھی اس کا حق کچھ ادا نہیں کرسکتا۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف حمیدہ کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب انتہا مقامات پر پہنچے اور اعلیٰ سعادات سے مشرف ہوئے۔ تب آپ نے حضیض بشر کی طرف رجوع فرمایا اور فقر اختیار کیا۔ چنانچہ

Marfat.com

فرمایا۔ (اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ) یعنی میں بھی مثل تمہاری ایک انسان ہوں اور آپ کے پروردگار نے آپ سے فرمایا:

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ

(الکوثر ۱۰۸:۳)

ترجمہ: یعنی بے شک ہم نے آپ کو حوض کوثر عنایت کیا۔ پس آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک جو آپ سے مخالفت رکھتے ہیں۔ وہی نیست و نابود اور بے نام و نشان ہونے والے ہیں۔

خاتمة الکتاب

Marfat.com

تذکرہ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا افتخار احمد قادری مصباحی

کرمانوالہ بک شاپ

داتا دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

عرض مترجم

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

علامہ ابن کثیر کی ایک مختصر کتاب مولد رسول اللہ ﷺ محبّ مکرم صوفی سلامت علی صاحب نے مجھے پیش کی اور بڑے شد و مد کے ساتھ فوراً اس کا اُردو میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا کتاب کا جونسخہ میرے پیش نظر ہے وہ دارالکتاب الجدید بیروت لبنان کا مطبوعہ تیسرا ایڈیشن ہے جو 1977ء میں شائع ہوا ہے اصل مخطوط کہاں سے دستیاب ہوا اس کی کہانی خود انہیں کی زبانی پڑھیں جنہوں نے اسے دریافت کیا ہے۔مصنف تاب علامہ ابن کثیر علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔اس لئے بہت ہی اجمال سے ان کے بارے میں بھی جداگانہ چند سطور لکھ دی گئی ہیں۔اس کتاب کی ثقاہت کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ صاحب کتاب تقریباً ہر مکتب فکر میں مسلم بھی ہیں اور مقبول بھی ثقہ بھی ہیں اور معتمد بھی۔ان کی تحقیقات اسلامی ورثہ کا عظیم سرمایہ قارئین کے لئے ابن کثیر کی یہ تحقیق بھی ایک نادر اور انمول تحفہ ہے جسے حاصل کرنے کے بعد بلا تاخیر ہم ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

اخیر میں ان احباب و کبار کا شکریہ ادا کرنا بے انصاف اور ناشکری ہوگی جنہوں نے میرا تعاون کیا۔

محسن مکرم صلاح الدین قریشی صاحب کا ممنوں ہوں جنہوں نے اس کام

Marfat.com

کے لئے مجھے توانائی بخشی اور اس طرح کے دیگر کاموں کی بھی ہمت افزائی فرمائی۔ کرم نواز صوفی محمد اکرم صاحب محبّ مکرم مرزا محمود صاحب اور مولانا شیر زماں قادری کا شکر گزار ہوں جن کی خصوصی کاوشوں کے باعث یہ کتاب بہت جلد منظر عام پر آ رہی ہے۔ رب قدیر ان سب کو بھرپور صلہ مرحمت فرمائے اور اس کتاب کی افادیت عام فرمائے اور ہم سب کو مزید اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ خیر خلقہ سیّدنا

محمدٍ والہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

افتخار احمد قادری

المجمع الاسلامی

مبارک پور 10 جمادی الاولیٰ 1405ھ

Marfat.com

تعارف علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

یگانہ روزگار مؤرخ اسلام علامہ اسمٰعیل ابن عمر بن کثیر ایک مشہور و معروف شخصیت کا نام ہے علماء دمشق میں امتیازی مقام اور زبردست اہمیت کے حامل رہے ہیں۔ خصوصاً فقہ' تفسیر حدیث اور تاریخ کے میدانوں میں غیر معمولی تبحر رکھتے تھے۔

آٹھویں صدی ہجری کے اوائل میں حوران (شام) کی بستی بصری کے قریب آپ کی ولادت ہوئی ان کے والد 703ھ میں انتقال کر گئے۔ ابن کثیر 706ھ میں اپنے بھائی کی معیت میں دمشق پہنچے۔ اس وقت ان کی عمر چھ سال سے کچھ زیادہ تھی پھر سرزمین دمشق پر ہی پوری زندگی گزاردی۔

قرآن حفظ کیا' فقہ حدیث اور اصول کی تعلیم حاصل کی' برہان فزاری' کمال ابن شہبہ' ابن شحنہ' ابن زراد' اسحٰق آمدی اور مزّی سے علم فقہ کا درس لیا۔

ان چار مشہور شخصیتوں کی رفاقت پائی اور ان سے متاثر ہوئے۔

1- حافظ ذہبی' 2- حافظ مزی' 3- حافظ ابن تیمیہ' 4- حافظ برزالی

اپنے استاد ابن تیمیہ کے تو شیدائی تھے اور بہت حد تک ہم خیال بھی۔

حافظ مزی کی صحبت میں رہے اور ان سے تہذیب الکمال پڑھی۔ مزی نے ان کی ذہانت سے متاثر ہو کر اپنے بہت قریب کیا آخرش اپنی بیٹی سے ان کا نکاح

Marfat.com

کر دیا۔

ابن کثیر نے بہت سی علمی یادگاریں چھوڑی ہیں ان میں سے زیرِ نظر کتاب بھی ہے ان کے علاوہ حضرت امام ابن کثیر کی مشہور ترین کتابیں یہ ہیں۔

1-تفسیر ابن کثیرؒ

2-البدایہ والنہایہ فی التاریخ،

3-الاجتہاد فی طلب الجہادؒ

4-طبقات الشافعیہ فی التراجمؒ

5-التکمیل فی رجال الحدیث،

6-جامع المسانید العشرہ فی الحدیث،

7-الباعث الحثیث الی معرفۃ علوم الحدیث

حضرت امام ابن کثیر زندگی کے آخری مراحل میں نابینا ہو گئے تھے 774ء میں وفات پائی دمشق مقبرہ صوفیہ میں اپنے استاد ابن تیمیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

کچھ اس کتاب کے بارے میں

از : ڈاکٹر صلاح الدین منجد محقق کتاب

حضرت امام ابن کثیر کے حالات نگاروں نے جس طرح ان کی بعض دیگر کتابوں کا ذکر کیا۔ اسی طرح اس کتاب مولد رسول اللہ ﷺ کا بھی ذکر نہ کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تذکرہ نگار چند ان کتابوں کا تذکرہ کافی سمجھتے ہیں اور ساری تالیفات کا احاطہ نہیں کر پاتے یا اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ صرف ''مشہور کتابوں'' کا ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

اس لئے جب اس کتاب کی دریافت ہوئی تو ہماری مسرت کی انتہا نہ رہی۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔

1- اسلامی علوم و ثقافت میں حضرت امام ابن کثیر کی کتابیں بہترین اور مفید ترین سمجھی جاتی ہیں۔

2- یہ میلاد رسول اللہ ﷺ کا موضوع اہم ترین اور قابل توجہ موضوع ہے۔

اس موضوع پر متاخرین نے جو کچھ لکھا ہے اس کے اندر عدم احتیاط کے باعث بہت سی غیر صحیح روایات بھی آ گئی ہیں اور حضرت امام ابن کثیر ظاہر ہے کہ روایتوں کے لئے میں بڑے محتاط ہیں۔

Marfat.com

حضرت امام ابن کثیر نے اس کتاب میں میلاد رسول اللہ ﷺ سے متعلق احادیث و آثار کے ذکر پر اکتفا کی ہے اور ان ہی روایتوں کو لیا ہے جو محتاط محدثین اور ائمہ ناقدین کے نزدیک معتبر اور مقبول ہیں۔ رسول مقبول ﷺ کی رضاعت وصفات کا بھی ذکر کیا ہے اگر مزید حضور کے کچھ اہم اور عظیم اعمال واحکام بھی لیتے تو یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہوتی۔

کتاب کے صفحہ اوّل سے پتہ چلتا ہے کہ ابن کثیر کی یہ تالیف جامع مظفری دمشق کے ایک مؤذن کے ہاتھ سے کتابت ہوئی ہے یہ مسجد سرزمین دمشق وحنابلہ کی بہت بڑی مسجد ہے' مظفر الدین کوکبوری حاکم اربل متوفی 630ھ نے اس کی تعمیر کروائی اسی لئے اسے ''جامع مظفری'' کہا جاتا ہے اس کے علاوہ اس مسجد کے مزید دو نام یہ بھی ہیں۔ 1- جامع الجبل' 2- جامع الحنابلہ۔

ابن خلکان کی تصریح کے مطابق مظفر الدین جشن میلاد النبی ﷺ اتنے عظیم پیمانہ پر منایا کرتا تھا جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مظفر الدین اس جشن کو دینی اور دنیوی دونوں عید کی حیثیت دیتا تھا اندازہ کے مطابق یہ جشن جامع مظفری میں ہوتا رہا ہوگا۔ اس مسجد کے مؤذن شیخ عماالدین ابوبکر بن بدرالدین حسن نے ابن کثیر سے درخواست کی کہ ایک کتاب میلاد رسول ﷺ پر لکھیں اور پھر ان کی درخواست پر یہ کتاب لکھی گئی۔

اس کتاب سے یہ واضح ہے کہ ابن کثیر میلاد پڑھنا جائز سمجھتے تھے اس لئے یہ آسان اور مختصر کتاب تالیف فرمائی۔

کتاب کا یہ قلمی نسخہ امریکہ کی برنستن یونیورسٹی کی لائبریری سے اس وقت دریافت ہوا جب ہم وہاں کی لائبریریوں میں عربی مخلوطات کی تلاش وجستجو کر رہے تھے۔

Marfat.com

یہ نسخہ مجموعہ یہودا کے اندر ایک قلمی مجموعہ نمبر 4098 میں محفوظ تھا اس مجموعہ میں سولہ اہم رسالے تھے' میلاد رسول ﷺ کا یہ مخطوط ورق نمبر 90 آ۔تا' نمبر 100 آ پر مشتمل تھا' خط میں تعلیق میں غیر واضح انداز سے آٹھویں صدی ہجری کے اواخر (یعنی ابن کثیر کے دور حیات) میں لکھا گیا تھا۔

حصول کے بعد ہم نے اس کتاب کی اشاعت ضروری سمجھی تا کہ اس موضوع کی ایک اہم کڑی کا اضافہ ہو جائے پہلے ہم نے کتاب کی عبارتوں کا البدایہ والنہایہ کے باب سیرت الرسول ﷺ سے مقابلہ کیا پھر سیرت ابن ہشام (جو سیرت ابن اسحٰق کی آراستہ شکل ہے) سے اس کی مطابقت کی یہ محض اس لئے کیا گیا کہ عبارتوں کی صحت کے بارے میں ہمیں پورا پورا اطمینان ہو جائے۔

دنیا کی سیاحت کے دوران دیگر نایاب کتابوں اور اس کتاب کی دریافت پر ہم اللہ عزوجل کی حمد کرتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ اس کا نفع عام فرمائے کیونکہ یہ کتاب اپنی صحت اور مؤلف کی ثقاہت کے باعث حق رکھتی ہے کہ گھر گھر موجود ہو اور چھوٹے بڑے سبھی اس کو پڑھیں اور یاد کریں۔ تا کہ یہ کتاب سب کے ذہنوں میں اس عظیم انسان کی یاد تازہ کرتی رہے جو ان سب کے لئے اور ساری کائنات کے لئے رحمت و ہدایت کے پیکر ہیں۔

Marfat.com

میلادِ رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ۚ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ ۔(آل عمران:۱۶۴)

تمام حمد و ستائش اس خدا کے لئے جس نے سیّد المرسلین ﷺ کی طلعت زیبا سے کائنات کو روشن کیا اور حق کی روشنی سے باطل کی تاریکیوں کو کافور کیا اور جہالت کی راہوں میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو حق کا راستہ دکھایا۔

اس خدا کے لئے مبارک اور پاکیزہ حمد و ثناء اور آسمانوں اور زمینوں کی پہنائیوں کے برابر تعریف و ستائش' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ اگلوں پچھلوں سب کا پروردگار ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے' اس کے رسول' اس کے محبوب اور اس کے خلیل ہیں' ساری کائنات کے لئے رحمت ہیں سارے اہل ایمان کے لئے بشارت دینے والے اور سارے اہل کفر کے لئے ڈر سنانے والے ہیں پرہیز گاروں کے پیشوا اور گنہگاروں کے شفیع ہے' ان پر ہمیشہ ہمیشہ درود سلام ہو اور آپ کی ازواج اولاد اور سارے اصحاب سے اللہ راضی رہے۔

میلاد رسول ﷺ سے متعلق جو آثار و احادیث محتاط محدثین اور ائمہ

Marfat.com

ناقدین کے نزدیک نقل شدہ اور قبول یافتہ ہیں ان کا یہ ایک مختصر حصہ ہے۔

شجرۂ مبارک

سیّدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

ابو القاسم سردار اولاد آدم' نبی اُمی مکرم' خاک ولادت سکونت میں مکّی' پھر جائے ہجرت وتربت میں مدنی صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كُلَّما ذَكَرَه الذَّاكِرُون و كلّما غفل عن ذكره الغافلون ان پر صلوٰۃ وسلام جب جب ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور جب بھی غفلت والے ان کی یاد سے غافل ہوں۔

آپ کے جد اعلیٰ عدنان حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ (علی الصحیح) بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام کی نسل سے ہیں۔

آپ کے داد حضرت عبدالمطلب قریش کے سردار' حرم کے شیخ اور بنی اسمٰعیل کے چشم و چراغ تھے۔

بنی اسمٰعیل اس وقت قبائل عرب میں سب سے زیادہ معزز ومحترم تھے۔

بئر زمزم کی دریافت اور کھدائی

حضرت عبدالمطلب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان خواب کو میں چاہ زمزم کی جگہ بتائی' چاہ زمزم حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد کے زمانے میں ایک مدت تک تھا جب خانہ کعبہ کی تولیت قبلیہ جز ہم سے نکل کر بنی خزاعہ کے قبضہ میں آئی اور بنی جرہم مکہ سے جانے لگے تو بیر زمزم کو پاٹ گئے اور

Marfat.com

اس کے نشانات و آثار بھی مٹا کر کوئیں کو بنی خزاعہ سے جوان کے بعد پانچ سو سال تک کعبہ کے خادم و متولی رہے۔ بالکل مخفی کر دیا ان کو کچھ پتہ نہ چل سکا کہ چاہ زمزم کہاں ہے؟

بالاخر اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت عبد المطلب کو خواب میں بئر زمزم کی نشاندہی کی آپ فوراً اسے کھودنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن قریش نے حرم کو کھودنے سے روکا۔

ان دنوں حضرت عبد المطلب کی اولاد میں حارث کے علاوہ کوئی اور نہ تھا انہوں نے ہی کنوئیں کی کھدائی میں اپنے باپ کی مدد اور موافقت عبد المطلب بئر زمزم کے کھودنے اور اس کے اندر سے کعبہ کے مدفون زیورات کے نکالنے میں کامیاب ہو گئے اس وقت قریش کے اندر آپ کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا اور آپ کی اس قدر و منزلت سے آشنا ہوئے جس سے خاص عبد المطلب کو ربّ العزت نے نوازا تھا۔ [1]

عبد المطلب کی اپنے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر

حضرت عبد المطلب نے اللہ عزوجل سے نذر مانی کہ اگر ان کے پورے دس بیٹے ہو گئے تو ان میں سے ایک کو وہ قربانی کر دیں گے جب ان کے دس بیٹے ہو گئے تو نذر پوری کرنے کے لئے ان فرزندوں کے درمیان انہوں نے قرعہ اندازی کی رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کے حضرت عبد اللہ کے نام قرعہ نکلا' جب عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ کو ذبح کرنے کا محکم ارادہ کر لیا تو قریش نے اس سے روکا یہاں تک کہ قربانی کے بدلے حضرت عبد المطلب نے سو اونٹوں کا فدیہ دیا

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو البدایہ ج ۲ ص ۲۴۴ ذکر تجدید حفر بئر زمزم و سیرۃ ابن ہشام ج ا ص ۱۴۳

Marfat.com

جیسا کہ یہ ہماری کتاب السیرۃ النبویہ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے شادی

عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی شادی بنی زہرہ کی سب سے معزز خاتون حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے کی[1] حضرت عبد اللہ ان کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن مادر میں منتقل ہوئے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں بشارت

محمد بن اسحٰق بن یسار کا بیان ہے[2] حضرت آمنہ فرماتی ہیں جن دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمل سے تھی خواب میں ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھ سے کہا تمہارے بطن میں اس امت کے آقا ہیں جب وہ زمین پر تشریف لائیں اس وقت تم یہ کہنا

أُعِيْذُهٗ بِالْوَاحِد — مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ

فِيْ كُلِّ بَرٍّ عَاهِد — وَكُلِّ عَبْدٍ رَائِدٍ

يَرُوْدُ غَيْرَ زَائِدِ

فَاِنَّهٗ عَبْدُ حَمِيْدٍ مَاجِدٍ — حَتّٰى اَرَاهُ قَدْ اَتَى الْمُشَاهِدِ

خواب میں بشارت دینے والے نے مزید یہ کہاں میں یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کی علامت یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوگا جس سے سرزمین شام کے مقام بصریٰ کے محلات روشن ہو جائیں گے۔

جب وہ تشریف لائیں ان کا نام محمد رکھنا تورات و انجیل میں احمد و تمام اہل

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو البدایہ ج ۲ ص ۲۳۹، ذکر تزویج عبد المطلب ابن عبد اللہ بن آمنہ، و سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۵۶

[2] سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۵۸ سیرۃ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰۶

Marfat.com

زمین و آسمان کی مدحت سرا ہیں۔

حضور کا ظہور اور عمر نبوت

ایک بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی تشریف آوری کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

میں ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں میں جس وقت بطن مادر میں آیا۔ میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور سا ظاہر ہوا جس سے بصری شام چمک اٹھا۔[1]

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا حضور ﷺ اپنے ظہور کے بارے میں بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

میں ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کا مژدہ ہوں اور میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات چمک اٹھے۔

حضرت عرباض بن ساریہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میں اللہ کے یہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا تھا جب آدم (علیہ السلام) آب و گل کی منزل میں تھے اور میں تمہیں اس کا آغاز بتاتا ہوں میں ابراہیم کی دعا، عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور انبیاء کی مائیں اسی طرح دیکھا کرتی ہیں۔

---

[1] البدایہ ج ۲ ص ۲۷۵

Marfat.com

''دونوں حدیثیں امام بن حنبل نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں روایت کی ہیں''۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حاکم نے مستدرک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں ربّ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا تم نے محمد کو کیسے پہچانا ابھی تو میں نے ان کو پیدا بھی نہ فرمایا آدم نے عرض کیا میں نے اس طرح پہچانا کہ تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے اندر اپنی طرف کی روح پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جسے ملانا ہے یقیناً وہ تیرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اللہ نے فرمایا: آدم تو نے سچ کہا یقیناً وہ میرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تم نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو میں نے تم کو بخش دیا اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا بھی نہ کرتا۔

واقعات ولادت

جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ اپنے بندہ اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عالم میں جلوہ گر کر کے اپنا نور ہدایت سب کے لئے ظاہر فرمائے اور حضور کے ذریعے بندوں کو اپنی اس رحمت سے نوازے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں توحید معبود کی راہ دکھائیں تو پاکباز سیّدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دوشنبہ کی درخشندہ شب میں اس نور کا ظہور ہوا یہ نور واقعہ اصحاب فیل کے سال ماہ ربیع الاوّل میں عالم تاب ہوا [1]

[1] سیرت ابن ہشام ج ۱ص ۱۵۸، ۱۵۹ و سیرت ابن کثیر ج ۱ص ۲۰۴

Marfat.com

صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دوشنبہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی کی ابتدائی ہوئی۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے تمہارے نبی دوشنبہ کو پیدا ہوئے دوشنبہ ہی ان کی بعثت ہوئی اسی دن ہجرت کی اور دوشنبہ ہی کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔[1]

ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں ہمارے علماء میں سے کسی کو اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا واقعہ اصحاب فیل کے سال اس خاکدان گیتی پر تشریف لائے اور عام فیل کے چالیس سال مکمل ہونے پر آپ کی بعثت ہوئی۔

بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی یہ کہتے ہیں جس رات حضور کی تشریف آوری ہوئی میری والدہ حضرت آمنہ کے پاس تھیں وہ بیان کرتی ہیں گھر کی جس چیز پہ میں نظر ڈالتی وہ پرنور نظر آتی۔ میں ستاروں پر نگاہ ڈالتی تو کیا دیکھتی کہ وہ اس گھر سے قریب آ رہے ہیں۔ اس حد تک کہ میں بول پڑی کہ ستارے میرے اوپر گر پڑیں گے۔

ایوان کسریٰ میں زلزلہ

مخزوم بن ہانی مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اس وقت ان کے والد کی عمر ایک سو پچاس برس کی ہو چکی تھی وہ کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ایوان کسریٰ زلزلہ میں آ گیا۔ اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آتش فارس جو ہزار سال سے نہ بجھی تھی بجھ کہ رہ گئی اور بحیرۂ

---

[1] امام احمد بن حنبل و بیہقی

Marfat.com

ساوہ[1] خشک ہو گیا[2]

آگے راوی نے مجوسیوں کے قاضی کا خواب بیان کیا ہے موبذان (قاضی مجوس) نے خواب دیکھا کہ کچھ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لئے جا رہے ہیں اور دریائے دجلہ کو قطع کر کے اس کے شہروں میں پھیل گئے ہیں اس سے مجوسی اور ان کا شہنشاہ کسریٰ خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے کسریٰ کے نائب نعمان بن منذر نے عبدالمسیح بن بقیلہ غسانی کو اس غیر معمولی واقعہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے سطیح نجومی کے پاس بھیجا جو ان دنوں کافی مشہور تھا' سطیح نواحی شام میں رہتا تھا۔

جب عبدالمسیح سطیح کے پاس حاضر ہوا تو اس سے پہلے کہ عبدالمسیح کچھ کہتا سطیح نے سب کچھ بتا دیا اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور بتانے لگا۔

عبدالمسیح اونٹ پر سوار ہو کر سطیح کے پاس آیا ہے جواب لب گور ہے سنو! تم کو بنی ساسان کے بادشاہ نے ایوان کے زلزلہ' آگ کے بجھنے اور موبذان کے خواب کے سبب بھیجا ہے۔ موبذان (قاضی مجوسی) نے خواب دیکھا کہ کچھ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے جا رہے ہیں اور دجلہ کو پار کر کے اس کے شہروں میں پھیل گئے ہیں۔

آگے سطیح نے بیان کیا ''اے عبدالمسیح جب تلاوت کی کثرت کا زمانہ آجائے اور صاحب عصا ظہور پذیر ہوں اور وادی سماوہ بہہ پڑے اور بحیرۂ سادہ خشک ہو جائے اس وقت شام سطیح کے لئے شام نہ رہ جائے گا۔ اب فارس والوں کے بادشاہ وملکہ بس کنگروں کی تعداد 14 کے برابر حکمراں ہوں گے پھر جو کچھ آنے والا ہے وہ

[1] فارس کا ایک شہر ملاحظہ ہو معجم البلدان ۳/۲۴

[2] البدایہ ج ۲ ص ۲۶۸ ''ارتجاس الایوان''

Marfat.com

آ کر رہے گا اس کے بعد شیخ دہیں مر گیا۔

یہ خواب مملکت کسریٰ کے زوال کی وارننگ اور فارس پر اسلامی پرچم لہرانے کا اشارہ تھا اور آنے والے وقت میں ایسا ہی ہوا۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی فرمایا تھا اس موجودہ قیصرو (شہنشاہ روم) کی ہلاکت کے بعد اب کوئی قیصر نہ ہوگا اور نہ ہی اس کسریٰ (شاہ فارس) کی ہلاکت کے بعد کوئی اور کسریٰ ہوگا ربّ ذوالجلال کی قسم تم لوگ ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں خرچ کرو گے۔ (بخاری و مسلم)

مقصد گفتگو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری والی رات بڑی مقدس، بڑی مبارک، بڑی عظیم اور بڑی پُر نور رات تھی۔

اس رات میں اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس گوہر تابدار سے دنیا کو زینت بخشی جو برابر پاک پشتوں سے پاک رحموں تک منتقل ہوتا آیا تھا' ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب پھر ان سے حضرت آمنہ بنت دہب زہریہ تک یہ گوہر پہنچا پھر اس مقدس اور عظیم رات میں نبوت و رسالت کا آخری تاجدار بن کر اس دنیا میں جلوہ گر ہوا۔

آپ کی تشریف آوری کے وقت جو ظاہری اور باطنی انوار ظاہر ہوئے ان سے عقلیں حیران اور نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ روایات و احادیث اس کی شاہد ہیں۔

محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ ناف بریدہ' ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ جب زمین پر آئے سجدہ الٰہی میں گر پڑے۔ اہل مکہ کے رواج کے مطابق جب عورتوں نے آپ کے اوپر پتھر کی ایک ہانڈی رکھی تو وہ ہانڈی الٹ گئی۔ عورتوں نے دیکھا کہ آپ کی

Marfat.com

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان عورتوں نے آپ کے دادا عبد المطلب کو اس سے آگاہ کیا' والد ماجد تو اسی زمانہ میں وفات پا چکے تھے۔ سرکار بطن مادر میں تھے ان سے عبد المطلب نے کہا تم ان کی نگہداشت کرو مجھے امید ہے اس فرزند کا ایک امتیازی شان ہوگا اور یہ صاحب خیر ہوگا [1]

جب ساتواں دن آیا عبد المطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور قریش کو دعوت دی۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد قریش نے پوچھا صاحبزادے کا نام کیا رکھا ہے عبد المطلب نے جواب دیا' ''محمد ﷺ لوگوں نے پوچھا خاندان کے ناموں سے ہٹ کر یہ نام کیوں رکھا؟ انہوں نے جواب دیا میری نیت یہ ہے کہ آسمان پر اللہ تعالیٰ عزوجل ان کی حمد کرے اور زمین پر اس کی مخلوق ان کی حمد کرے۔ چوں کہ حضور اقدس ﷺ اوصاف حمیدہ اور لائق ستائش کمالات کے جامع تھے اس لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے گھر والوں کو محمد ﷺ نام رکھنے کا الہام فرمایا' تاکہ نام اور نام والے میں یکسانیت رہے۔

جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے:

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ [2]

آپ کے اعزاز میں اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کے نام کو اپنے نام سے نکالا ہے۔ چنانچہ عرش والا محمود ہے اور آپ محمد ہیں۔

بخاری و مسلم میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا ہے۔

میرے بہت سے نام ہیں محمد ہوں' احمد ہوں' ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ

---

[1] بدایہ ص ۲۶۶ ج ۲

[2] فی المطبوعۃ ''کما قال ابو طالب'' وھو خطأ مطبعی ظاھر ۱۲ مترجم

Marfat.com

کفر کی تیرگی مٹاتا ہے میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بخاری و مسلم ہی کی حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو میرا نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھنا'' ترمذی کی روایت ہے۔

میرا نام اور کنیت دونوں نہ رکھنا[2] میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عزوجل رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

امام احمد بن حنبل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جب حضور کے صاحبزادے ابراہیم حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کو ان الفاظ میں سلام عرض کیا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اِبْرَاھِیْمَ'' اے ابو ابراہیم! آپ کو سلام

ذکر رضاعت

سب سے پہلے آپ کو ابولہب کی باندی ثویبہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا انہوں نے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کو ولادت کی بشارت سنائی تھی جس پر ابو لہب نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ بڑے بُرے حال میں ہے تو اس سے پوچھا کیا رہا؟ اس نے جواب دیا مرنے کے بعد کوئی بہتری نہ مل سکی سوائے اس کے کہ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کرنے کے صلہ میں بس اس میں پینے کو مل جاتا ہے اس سے نے اپنے انگوٹھے

---

[2] نام اقدس پر نام رکھنے کی فضیلت تو خود احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور حدیث ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس کا نام محمد ہو اسے ابو القاسم کنیت رکھنے کی اجازت ملی ہے تو قول فیصل وہی ہے جو ہمارے فقہا نے سب حدیثوں کو سامنے رکھ کر لکھا۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

کے گڑھے کی طرف اشارہ کیا اس حدیث کی اصل بخاری و مسلم میں ہے[1]

ابولہب وہ بدبخت انسان ہے جس کی مذمت میں قرآن کی ایک پوری سورۃ نازل ہوئی ہے لیکن محض اس وجہ سے کہ اس کی آزاد کردہ باندی نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلا دیا تو اس کا فائدہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو کچھ نہ کچھ ملتا رہا۔

سہیلی وغیرہ نے اس خواب کا اتنا حصہ اور بیان کیا ہے ابولہب نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی کہا دوشنبہ کو میرے عذاب میں کچھ کمی کر دی جاتی ہے۔

علماء نے فرمایا اس کی وجہ یہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت سنانے پر ثویبہ رضی اللہ عنہا کو جس وقت ابولہب نے آزاد کیا تھا اسی وقت اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔

بخاری و مسلم کی ایک طویل حدیث میں جس کی سند یہ ہے زہری، عن عروہ عن زینب بنت ام سلمہ عن امہا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ثویبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اور ابوسلمہ دونوں کو دودھ پلایا ہے اس لئے تم اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو مجھ سے نکاح کے لئے نہ پیش کرو۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ثویبہ ابولہب کی باندی تھیں ان کو ابولہب نے آزاد کر دیا تھا انہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا۔

☆☆☆☆☆☆

---

[1] بدایہ ۲ ص ۲۷۳

Marfat.com

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ[1] حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے مکہ آنے اور حضور ﷺ کے ساتھ اپنے گھر واپس ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

ہر سال کا دستور تھا کہ بنو سعد کی عورتیں دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ آتیں مکہ والے بچوں کی اچھی پرورش اور صحت کی خاطر اپنے دودھ پیتے بچوں کو دیہات بھیجتے۔ یہ دیہات کی عورتیں اجرت پر دودھ پلاتی تھیں اس سلسلے میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ بنو سعد کا خط اس وقت حد درجہ بہتر سمجھا جاتا تھا۔

اس طرح بچوں کی متلاشی عورتوں کے قافلہ میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا مکہ پہنچیں۔ وہ کہتی ہیں میرے ساتھ کی کوئی عورت بچی نہ تھی جس کے سامنے رسول اللہ ﷺ پیش نہ ہوئے ہوں مگر وہ ساری عورتیں اس وجہ سے آپ کو لینے سے انکار کرتیں کہ آپ ﷺ یتیم تھے اور ہم دراصل بچے کے باپ سے اچھا صلہ لینا چاہتے۔

وہ فرماتی ہیں مجھے جب کوئی اور نہ مل سکا تو میں نے آپ ﷺ کو لیا پھر میں ان کو لے کر اپنے کجاوے میں آئی اب جو میں نے ان کے منہ میں پستان دیا تو اتنا دودھ نکلا کہ انہوں نے پیا اور سیر ہو گئے۔ ان کے رضاعی بھائی نے بھی پیا اور سیر ہو گیا میرے شوہر اپنی اونٹنی کا دودھ دوہنے اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں، کہ اس کے تھن بھی دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اتنا دودھ دوہا کہ ہم نے آسودہ ہو کر پیا۔ اور ہماری رات بڑی اچھی گزری میرے شوہر نے مجھ سے کہا حلیمہ! خدا کی قسم مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بڑا مبارک بچہ پایا ہے۔ وہ کہتی

[1] بدایہ ۲: ۲۷۴،۲۲۳، سیرت ابن ہشام جلد اوّل

Marfat.com

ہیں پھر ہم اپنے وطن واپس ہونے کے لئے روانہ ہوئے تو خاص بات یہ ہوئی کہ ہماری سوار جو پہلے کمزور اور سست رفتار تھی قافلہ کی سبھی سواریوں سے آگے تھی عورتیں کہنے لگیں واللہ آج تمہاری سواری کی عجیب شان ہے۔ ہم اسی انداز سے بنو سعد کے خطہ میں داخل ہوئے بنوسعد کے خطہ سے زیادہ خشک شاید کوئی اور خطہ نہ تھا' یہاں بھی یہ تبدیلی آئی کہ میری بکریاں چرنے کے لئے جاتیں تو آسودہ ہوکر لوٹتیں اور ہم جس قدر چاہتے ان کا دودھ دوہتے جب کہ دوسروں کی بکریاں کا حال یہ تھا کہ دودھ کا ایک قطرہ بھی ان سے حاصل نہ ہوتا اور وہ بکریاں بھوکی چراگاہوں سے واپس آتیں بات اس حد تک پہنچی کہ لوگ اپنے چراہوں سے کہتے کیا تم بنت ابوذؤیب کی بکریوں کونہیں دیکھتے جہاں وہ چرتی ہیں۔ وہیں تم بھی چرایا کرو پھر وہ میری بکریوں کے ساتھ چرانے لگےلیکن ان کے حق میں نتیجہ وہی رہا ان کی بکریاں بھوکی ہی رہ جاتیں اور دودھ ایک قطرہ بھی ان سے نہ ملتا اور میری بکریاں اس حال میں لوٹتیں کہ آسودہ بھی ہوتیں اور ان کے تھن دودھ سے بھرے بھی۔ اور ہم جتنا چاہتے دوہتے۔

اسی طرح مسلسل اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں برکت دکھاتا رہا اور ہم اس برکت سے آشنا ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر شریف دو سال ہوگئی آپ جس انداز سے بڑھ رہے تھے دوسرے بچے اس انداز سے بڑھا نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! آپ دو سال کے بھی نہ ہو پائے تھے کہ ایک مضبوط اور تندرست جسم والے ہو گئے اس عمر میں ہم ان کو ان کی والدہ کے پاس لے گئے پھر ان کو دوبارہ لیا اور اپنے وطن واپس آئے۔

Marfat.com

شق صدر

دو تین ماہ کا عرصہ گزرا ہوگا کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا یہ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے گھر کے پیچھے ہماری بکریوں میں تھے کہ ان کا بھائی تیزی سے بھاگتا ہوا آیا' اس نے بتایا کہ میرے قریشی بھائی کے پاس دو آدمی آئے وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے بھائی کو زمین پر لٹایا اور ان کا شکم چاک کیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بس فوراً میں اور میرے شوہر تیزی سے ان کی طرف بڑھے تو ہم نے ان کو اس حال میں میں پایا کہ وہ کھڑے ہیں اور رنگ بدلا ہوا ہے فوراً ان کے والد نے ان کو سینے سے لگا لیا اور پوچھا بیٹے کیا ہوا آپ نے بیان فرمایا میرے پاس دو شخص آئے وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے مجھے زمین پر لٹایا میرا شکم چاک کیا اور اس کے اندر سے کچھ نکال کر پھینکا اور دل کو اپنی جگہ واپس رکھ دیا' اس کے بعد ہم ان کو اپنے ساتھ لائے ان کے والد نے کہا حلیمہ! مجھے صاحبزادے کے بارے میں اندیشہ ہو رہا ہے آؤ چلیں ان کو ان کے گھر والوں کو واپس کر آئیں۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم ان کو لے کر ان کے گھر پہنچے۔ ان کی والدہ کو ان کے دیکھتے ہی گھبراہٹ ہوئی۔ وہ پوچھ بیٹھیں تم اسے واپس کیوں لائے جب کہ تم دونوں کو تو اسے اپنے پاس رکھنے کا بڑا شوق تھا۔ ہم نے کہا ہمیں اس کے بارے میں ہلاکت اور حادثات زمانہ کا اندیشہ ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے؟ مجھے بتاؤ تو! وہ اس پر اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ ہمیں پورا واقعہ بیان کرنا پڑا۔ انہوں نے فرمایا تم کو ان کے بارے میں شیطان کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ سنو! ایسا کبھی نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ عزوجل کی قسم ان کی طرف شیطان کے لئے کوئی راہ ہی نہیں میرے بیٹے کی ایک امتیازی

Marfat.com

شان ہونے والی ہے کیا میں تم کو ان کا واقعہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: ہاں ہاں ضرور بتائیں‘ انہوں نے بیان کیا میں نے ان کو حمل میں لیا تو مجھے اتنا ہلکا حمل محسوس ہوا کہ اس سے ہلکا حمل کبھی نہ ہوا میں حاملہ ہی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے ایک ایسا نور پھوٹا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔ پھر وہ دنیا میں اس طرح آئے جس طرح دوسرے آنے والے نہیں آیا کرتے۔ کیفیت یہ تھی کہ اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے تھے۔ جاؤ اسے یہیں رہنے دو۔

....

صحیح مسلم کی حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھیل میں بچوں کے ساتھ تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کو زمین پر لٹایا اور سینہ چاک کر کے دل کو باہر نکالا اس سے ایک خون بستہ نکال دیا اور فرمایا: یہ شیطان کا حصہ ہے پھر دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر آب زمزم سے دھویا اس کے بعد اسے درست کیا پھر اس سے اس کی جگہ پر رکھ دیا یہ منظر دیکھ کر لڑکے بھاگتے ہوئے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور کہنے لگے محمد قتل کر دیئے گئے۔ فوراً گھر والے وہاں پہنچے تو آپ کو دیکھا کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے‘ حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آپ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کا نشان دیکھا کرتا تھا۔

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ‘ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن صمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث معراج میں یہ بھی ہے کہ شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق صدر ہوا۔

مقصد گفتگو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو سعد میں دودھ کیا پیا کہ ان کو

Marfat.com

اپنی خصوصی وعمومی برکتوں سے نواز دیا جس کا فیض ان کو بعد کے عہد میں بھی ملتا رہا۔

بنو سعد جنگ حنین میں

خصوصاً جنگ حنین کے دن بنو سعد کی عورتیں اور مرد حضور ﷺ کے سامنے قیدی...... بن کر آئے تو بنو سعد کی عورتوں اور مردوں نے یہ واسطہ دیا کہ ہم نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا ہے آپ ہم پر مہربانی کریں اس کے بعد رحمت عالم کے احسان و انعام کی ان پر بھرپور بارش ہوئی۔ بنو سعد کے لوگ جب اسلام لائے اس وقت ان میں سے ایک شخص نے کہا ہم اہل اور خاندان ہیں آج ہم جس مصیبت میں گرفتار ہیں وہ آپ ﷺ سے چھپی ہوئی نہیں ہے اور ہم پر احسان فرمائیں آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔

انہیں کے ایک خطیب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جو عورتیں قیدی ہیں وہ آپ کی خالائیں اور دائیں ہیں، وہ آپ ﷺ کی دیکھ ریکھ کیا کرتی تھیں۔ اگر ہم نے حارث بن شمر یا نعمان بن منذر کو دودھ پلایا ہوتا اور پھر ان کے قیدی ہوئے ہوتے تو ہم ان کی مہربانی کی اُمید رکھتے اور آپ ﷺ تو سب سے بہتر ہیں۔

پھر اس نے یہ اشعار سنائے۔

اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ كَرَمٍ
فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ

ل بدایہ ج ۲ ص ۲۷۸ و سیرت ابن ہشام ج ۴ ص ۴۸۸ و سیرت ابن کثیر ص ۲۳۳ ج ۱

Marfat.com

اے کرم والے رسول خدا آپ ہم پر احسان فرمائیں یقیناً آپ ایسے انسان ہیں جو ہماری امید گاہ اور ذخیرہ خیر و احسان ہے۔

اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَةٍ قَدْعَا قَهَا قَدر
مُمَزَّقٌ شِمْلُهَا فِیْ دَهْرِهَا غَیْرٌ

آپ ہمارے بکھرے شیرازے پر کرم فرمائیں جو تنگدستی اور زمانہ کی گردش انقلاب کا شکار ہو چکا ہے۔

اَلْقَتْ لَنَا الدَّهْرَ هَتَّافًا عَلٰی حُزْنٍ عَلٰی قُلُوْبِهِمُ الْغُمَاءُ وَالْغَمَرُ
اِنْ لَّمْ تُدَارِكْهَا نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِيْنَ تُخْتَبَرُ

ہمیشہ کے لئے جس زمانہ کی گردش سے ہمارے دلوں پر غم و آلام اور مصائب کے بادل چھائے رہیں گے اگر آپ کا ہم پہ احسان و کرم نہ ہوا۔ اے لوگوں میں سب سے زیادہ دانائی و تدبر والے۔

اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا
اِذْ فُوْكَ يَمْلَأُهُ مِنْ مَحْضِهَا دُرَرٌ

آپ ان عورتوں پہ احسان فرمائیں جن کا آپ دودھ پیتے تھے اس وقت جب آپ کا منہ ان کے خالص دودھ سے بھر جاتا تھا۔

اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٌ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا
وَاِذْ يَزِيْنُكَ مَا تَاْتِيْ وَمَا تَذَرُ

ان عورتوں پر ضرور کرم فرمائیں جن کا آپ دودھ پیتے تھے اور جب آپ کو زیب دیتا تھا جو بھی کریں نہ کریں۔

لَا تَجْعَلَنَّا كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ
وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرٌ

Marfat.com

ہمیں ان لوگوں کی طرح نہ رکھ چھوڑیں جن کا شیرازہ بکھر چکا ہو اور وہ سوار ہو چکے ہوں ہمیں آپ عزت و وقار پہ بحال رکھیں ہم بلاشبہ عزت و آبرو والے لوگ ہیں۔

اِنَّا لَنَشْكُرُ لِلنَّعْمَى اِذَا كُفِرَتْ
وَعِنْدَنَا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرُ

ہم احسان و نعمت کی اس وقت بھی شکر گزاری کرتے ہیں جب دوسرے اس کی ناشکری کرتے ہیں آج کے بعد ہمارے لئے اور بھی شکر گزاری کے مواقع آئیں گے۔

نَالْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعَهٗ
مِنْ اُمَّهَاتِكَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهَرُ

آپ اپنی ان ماؤں پر عفو کا سایہ ڈالیں جن سے آپ دودھ پیتے ہیں یقیناً آپ کا عفو و کرم مشہور ہے۔

وَاِنَّا نُؤَمِّلُ عَفْوًا مِّنْكَ تُلْبِسُهٗ
هٰذِى الْبَرِيَّةَ اِذْ تَعْفُوْ وَتَنْتَصِرُ

یقیناً ہمیں آپ سے معافی کی اُمید ہے کیونکہ یہ معافی آپ سے عام خلائق کو اس وقت ملتی ہے جب آپ غالب آ کر معاف فرماتے ہیں:

فَاغْفِرْ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا اَنْتَ وَاهِبُهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذْ يَهْدِىْ لَكَ الظَّفَرُ

آپ ہمیں بخشیں اللہ آپ سے درگزر فرمائے وہ جس کا آپ کو اندیشہ ہے قیامت کے دن جب آپ کے لئے عزت و کامیابی پیش کی جائے گی۔

Marfat.com

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ سنا تو فرمایا جو کچھ میرا اور بنی ہاشم کا ہے وہ سب اللہ کا اور تمہارا ہے۔ یہ سن کر مسلمانوں نے بھی کہا جو ہمارا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے کئی ارباب سیر نے ذکر کیا ہے کہ بنو سعد کے قیدیوں کی تعداد تقریباً چھ ہزار تھی۔

ابو الحسین فارس بغوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو مال ان کو واپس کیا ان کی مالیت و قیمت پانچ لاکھ درہم کے برابر تھی۔

Marfat.com

حلیہ مبارکہ' عادات کریمہ اور اخلاق فاضلہ

نبی ﷺ میانہ قد تھے' نہ تو حد سے زیادہ لمبے اور نہ کوتاہ قد' نہ بہت سفید اور نہ ہی آپ کی گندم گونی میں سیاہی تھی۔ آپ کے بال نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ساٹھ سے زیادہ تھی مگر سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

آپ کا سر مبارک بھاری بھرکم تھا' چہرہ گول' آنکھیں سیاہ اور کشادہ پلکیں لمبی لمبی' رخسار نرم و ہموار' منہ بڑا اور داڑھی گنی' آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

آپ کی مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان تھی جیسے عروسی کمرہ کا بٹن۔

دونوں مونڈھوں کے درمیان خاصا فاصلہ تھا' آپ کے گیسوئے مبارک ان تک پہنچتے اور جب کبھی آپ بال چھوٹے کراتے تو آدھے کانوں تک ہی ہوتے' پہلے سب بال ایک ساتھ لٹکاتے تھے پھر دو حصے کر دیئے اور بیچ میں مانگ رکھی آپ کے شانوں ہاتھوں اور سینے کے بالائی حصوں پر کثرت سے بال مجھے آپ کے لمبے ہتھیلیاں چوڑی اور موٹی' انگلیاں بھی فربہ و سخت شکم و سینہ دونوں برابر' جسم عمدہ و ممتاز' بدن مبارک روشن اور نورانی' ایڑیوں پر گوشت کم تھے' جب چلتے آگے کو جھک کر چلتے' جیسے آپ نشیب میں اُتر رہے ہوں اور جیسے زمین آپ کے لئے سمٹ رہی

Marfat.com

ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کبھی ہم حضور ﷺ کے ساتھ چلتے تو ہم پوری طاقت صرف کر دیتے اور حضور ﷺ بے تکلف معمول کے مطابق چلتے۔

کپڑے آپ وہ استعمال کرتے ہیں جن سے جسم ڈھک سکے اور چھپ سکے' آپ کو کرتے پائجامے' سادی اور نقش والی چادریں پسند تھیں۔ کبھی کبھی عبا اور چست آستین کے جبے بھی زیب تن فرماتے' آپ ﷺ کا عمامہ شملہ دار دار ہوتا' بسا اوقات لنگی اور چادر میں ہوتے نہ تو آپ لباس میں تکلف فرماتے اور نہ ہی کھانے پینے میں اور ان میں سے جو حلال چیز آپ کو پیش کی جاتی اسے ردّ نہ فرماتے۔

آپ شجاعت و فیاضی کے پیکر تھے کوئی آپ سے بڑھ کر فیاض نہ تھا اور نہ ہی امر حق میں کوئی آپ سے زیادہ شیر دل تھا...... صحابہ کا بیان ہے الخ جب جنگ شدت پر آتی ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آ جاتے۔

غزوۂ حنین کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ جب شکست کے مرحلہ میں داخل ہو چکے تھے اور آپ کے ساتھ سو سے زیادہ آدمی نہ رہ گئے تھے اور ادھر دشمن ہزاروں ہزار کی تعداد میں اور زبردست اسلحوں سے مسلح تھے ایسے کٹھن وقت میں آپ اپنی سواری کا رخ دشمنوں کی طرف کر کے آگے بڑھتے ہیں اور بلند آواز میں اپنا نام لیتے ہیں اور فرماتے ہیں:

انا النبی لا کذب	انا ابن عبد المطلب
میں بلا شک و شبہ نبی ہوں	میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

یہ محض اس لئے تھا کہ آپ کو اپنے خدا پر پورا بھروسہ اور اس کی فتح و نصرت پر

Marfat.com

مکمل اعتماد اور اس کے وعدہ اور کلمہ کی سر بلندی پر پورا یقین تھا۔

یہی وجہ تھی کہ آپ کو بالآخر فتح و کامرانی حاصل ہوئی اور دشمنوں کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا وہ بھاری تعداد میں قید ہوئے' صحابہ جب آپ کے پاس گھوم کر واپس آ رہے ہیں تو دشمنوں کے قیدی اور سورما رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر بہ خاک پڑے ہوئے ہیں۔

آپ کی فیاضی کا حال یہ تھا کہ کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ آپ سے کسی چیز کا سوال ہوا ہو اور آپ نے ''نہیں'' کہہ دیا ہو۔ جو عطا کرتے اسے زیادہ نہ سمجھتے' آپ کو خود حاجت ہوتی مگر آپ دوسروں کی ضرورت پر ترجیح دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ کا اخلاق قرآن تھا۔[1]

بہت سے علماء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ جس کا قرآن نے حکم دیا اس پر آپ نے عمل کیا اور جس سے قرآن نے منع کیا اسے آپ نے ترک فرما دیا اور جس کی قرآن نے ترغیب دی اس کی طرف آپ نے سبقت کی اور جس سے ڈرایا اس سے آپ بہت دور رہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○[2]	قلم اور تحریروں کی قسم آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور یقیناً آپ کے لئے بے انتہا' ثواب اور بے شک آپ کے اخلاق بڑی شان کے ہیں۔

بہت سے علماء نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے یعنی آپ عظیم دین پر ہیں'

---

1. بخاری و مسلم
2. سورۂ قلم ۱-۴

Marfat.com

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ کی خدمت میں فوراً حاضر ہونے والوں میں بھی تھا جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا آپ کا پہلا ارشاد جو میں نے سنا وہ یہ تھا لوگو سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' رشتوں کو جوڑو اور ان راتوں کو نماز پڑھو' جب لوگ سو رہے ہوں ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ۔

آپ ہر اچھے اور عمدہ اخلاق کے حامل رہے طفولیت سے بعثت تک اور بعثت سے وصال تک ان اخلاق کے پیکر رہے۔ سچائی' امانت داری' فیاضی' صلہ رحمی' پاک بازی' شجاعت' راتوں کی عبادت و ریاضت' ہر آن اور ہر ہر لمحہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی اطاعت و فرماں برداری' عظیم علم' زبردست فصاحت' مکمل خیر خواہی' رافت و رحمت محبت و شفقت' ہر شخص کے ساتھ حسن سلوک' ضرورت مندوں یتیموں' بیواؤں' ناتوانوں اور بے سہاروں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا یہ سب آپ کے اخلاق فاضلہ تھے۔

ان سب کے ساتھ شکل و صورت بھی ایسی کہ سبحان اللہ نادر' فائق اور سب سے ممتاز' اور نسب میں سب سے اعلیٰ پوری روئے زمین پر آپ کا قبیلہ سب سے معزز پھر اس قبیلہ میں آپ کا خاندان سب سے معظم۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (الانعام:۱۲۵) اللہ خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت رکھتا ہے

صحیح مسلم میں حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل نے اولاد ابراہیم سے بنی اسمٰعیل کو چنا' بنی اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو' بنی کنانہ سے قریش کو' قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا [1]

[1] بدایہ ج ۲ ص ۲۵۶

Marfat.com

حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے حضور کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے سب سے اونچے آسمان کو منتخب کر کے اس پر جسے چاہا آباد کیا پھر مخلوقات کو پیدا فرمایا ان میں بنی آدم کو منتخب کیا' بنی آدم میں عرب کو' عرب میں مضر کو' مضر میں قریش کو' قریش میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں مجھے منتخب فرمایا۔ اس طرح میں منتخب سے منتخب تک پہنچتا رہا۔

جس نے عربوں سے محبت کی اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی' اور جس نے عربوں سے عداوت کی اس نے میری عداوت کے باعث عداوت کی۔[1]

حاکم ہی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا میں نے پوری زمین مشرق سے مغرب تک الٹ پلٹ کر دیکھی ہے لیکن محمد سے افضل میں نے کسی کو نہ پایا اور بنی ہاشم سے افضل کوئی قبیلہ نہ پایا[2]

حافظ بیہقی فرماتے ہیں سابقہ حدیث واثلہ بن اسقیع سے ان روایتوں کو تقویت پہنچ رہی ہے۔

ابو طالب کے نعتیہ اشعار

محمد بن اسحٰق نے رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کے کچھ نعتیہ اشعار ذکر کئے ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل اشعار بھی ہیں۔

---

[1] ایضاً ج ۲ ص ۲۵۷

[2] بدایہ ج ۲ ص ۲۵۶ ومستدرک (۲) بدایہ ص ۲۵۸ ج ۲

Marfat.com

ابو طالب آپ کے وہ چچا تھے جو دین قریش پر ہوتے ہوئے بھی آپ کی بھرپور حمایت ودفاع کرتے رہے۔

اِذَا اجْتَمَعَتْ یَوْمًا قُرَیْشٌ لِمَفْخَرٍ نَعَبْدُ مَنَافٍ سِرُّهَا وَصَمِیْمُهَا

قریش اگر کسی دن اپنے مفاخر گنانے اکٹھا ہوں تو بنی عبد مناف ان کا مغز اور ان کی اصل ہوں گے۔

فَاِنْ حَصَلَتْ اَشْرَانُ مَنَافِهَا فَفِیْ هَاشِمٍ اَشْرَافُهَا وَقَدِیْهَا

پھر اگر عبد مناف کے شرفا جمع ہوں تو ان میں بنی ہاشم سب سے اشرف اور افضل ثابت ہوں گے۔

وَاِنْ فَخَرَتْ یَوْمًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا هُوَ الْمُصْطَفٰی مِنْ سِرِّهَا وَکَرِیْمِهَا

اس کے بعد اگر بنی ہاشم فخر کرنے پر آئیں تو محمد (ﷺ) ان کے مغز اور ان کے بہتر و اعلیٰ حصہ سے منتخب ثابت ہوں گے۔

آپ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب نے خراج عقیدت پیش کیا' ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ اشعار عباس بن مرداس سلمی کے ہیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ

زمین پر آنے سے پہلے (پیشانی آدم میں رہ کر) آپ جنت کے سایوں میں خوش حال رہے اور ایک ودیعت گاہ میں جب بدن پر پتے چپکائے جارہے تھے۔

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقٌ

پھر آپ نے زمین پر نزول فرمایا' اس حال میں کہ نہ آپ بشر تھے نہ پارہ گوشت نہ خون بستہ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ

Marfat.com

بلکہ (جناب سام بن نوح کی پشت میں) آبی ماہ اور نطفہ ہو کر آپ سفینہ نوح پر سوار تھے، جب نسر نامی بت اور اس کے پجاریوں کے منہ پر طوفان غرق نے لگام لگا دی تھی۔

حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُكَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عَلْیَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

یہاں تک کہ آپ کا باعظمت اور پرشکوہ گھرانا اور ولاد خندف[1] کی ایک ایسی بلندی چوٹی پر جا گزیں ہوا جس کے نیچے دوسرے حلقے اور متوسط پہاڑیاں تھیں (یعنی دیگر خاندان و مسائل تھے)

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

اور آپ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو زمین چمک اٹھی اور افق عالم آپ کے نور سے روشن ہو گیا۔

فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِكَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

تو اب ہم اسی روشنی اور اسی نور میں ہدایت کا رستہ طے کر رہے ہیں۔

خاتمة الكتاب

[1] البدایہ ج ۲ ص ۲۵۸-۲۵۹ سرکار کی ایک جدۂ عالیہ ہیں، مدرکہ بن الیاس کی والدہ ماجدہ، ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں کی مثال وہی ہے جو اونچے پہاڑ کی بلند چوٹی کو دوسری نشیبی پہاڑیوں سے اور درمیانی حلقوں سے ہوتی ہے۔۱۲ مترجم

Marfat.com

جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تالیف

سیّد محمد علوی مالکی مکی رحمۃ اللہ علیہ

(مکہ مکرمہ)

ترجمہ

یٰسین اختر مصباحی

کرمانوالہ بک شاپ

داتا دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

تعارف مصنف

انوار وتجلیات ربانی کے مرکز اولین اور کعبۃ اللہ کی مقدس سرزمین مکۃ المکرمہ جس کی خاک سے اسلام کے ایسے بے شمار اہل علم اور باکمال فرزند پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی بے مثال اور قابل صد رشک حیات وخدمات کے جمال ورعنائی سے تاریخ کے ہزاروں صفحات روشن وتابناک کر دیئے اور ان کے لئے مسلمانوں کے قلوب آج بھی جذبہ احترام وعقیدت سے لبریز ہیں۔

چودھویں صدی ہجری کی ایک مشہور اور بزرگ شخصیت حضرت الشیخ سیّد علوی بن عباس مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کا شمار بھی ان ہی اکابر علماء ومشائخ دین میں ہے۔ جنہوں نے اپنے وسیع حلقۂ تدریس وارشاد سے ایک عالم کو مستفید وفیض یاب فرمایا اور ان کے لئے تلامذہ ومسترشدین عالم اسلام کے مختلف حصوں میں علم وحکمت کی دولت اور عشق وعرفان کی نعمت تقسیم کر رہے ہیں۔

مکہ مکرمہ کے جلیل القدر عالم حضرت سیّد محمد بن علوی مالکی آپ کے نامور فرزند اور مسند درس وہدایت کے وارث وامین ہیں زیر نظر کتاب موصوف کے ایک وقیع مقالے کا ترجمہ ہے اور یہاں آپ ہی کا ایک مختصر تعارف مقصود ہے۔

نسب نامہ: سلسلہ نسب یہ ہے جو ستائیس واسطوں سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے محمد الحسن بن علوی بن عباس بن عبد العزیز بن عباس بن عبد العزیز بن محمد بن قاسم بن علی بن عربی بن ابراہیم بن عمر بن عبد الرحیم بن عبد العزیز بن ہارون بن علوش

Marfat.com

بن منديل بن علی بن عبد الرحمٰن بن عیسیٰ بن احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ادریس بن عبداللہ الکامل الحسن المثنیٰ بن الحسن السبط بن علی زوج السیدۃ فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [۱]

ولادت وتعلیم: آپ کی ولادت مکہ مکرمہ ہی میں ہوئی۔ اسی مقدس سرزمین پہ نشوونما پائی اور یہیں تعلیم وتربیت ہوئی۔ مسجد حرام کے تعلیمی حلقوں سے استفادہ کیا' مدرسۃ الفلاح اور مدرسہ تحفیظ القرآن مکہ مکرمہ میں بھی تعلیم پائی۔

اساتذہ: آپ کے مشہور اساتذہ اور شیوخ یہ ہیں:

1- السید علوی بن عباس المالکی' المتوفی 1391ھ
2- الشیخ محمد یحییٰ بن الشیخ امان' المتوفی 1387ھ
3- الشیخ محمد العربی بن التبانی' المتوفی 1390ھ
4- الشیخ حسن بن سعید الیمانی' المتوفی 1391ھ
5- الشیخ محمد الحافظ التیجانی المصری' شیخ الحدیث بمصر' المتوفی 1398ھ
6- الشیخ حسن بن محمد المشاط' المتوفی فی شہر شوال 1399ھ
7- الشیخ محمد ابراہیم ابوالعیون شیخ الطریقۃ الخلوتیہ
8- الشیخ عبداللہ بن سعید اللحجی
9- الشیخ محمد نور سیف بن ہلال [۲]

محنت' جدوجہد' ذکاوت وفطانت اور علمی استعداد وصلاحیت کے لحاظ سے زمانہ تحصیل میں تمام ہم درس طلبہ پر آپ کو فوقیت وبرتری حاصل تھی اسی لئے اپنے والد ماجد کے حکم پر ختم ہونے والی ہر درسی کتاب کا دوسرے طلباء کو درس بھی دیا کرتے تھے۔

---

۱ الطالع السعید المنتخب من المسلسلات والاسانید' مطبع سحر جدہ

۲ ص: ۶' ایضاً

Marfat.com

مشق و ممارست علم سے فطری مناسبت اور خداداد لیاقت و صلاحیت ہی کا فیضان تھا کہ آپ آگے چل کر حضرت شیخ علوی کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔

وقد تعينت مدرسا رسميا فی كلية الشريعة سنة 139ھ بعد وفاة الوالد بثلاثة ايام اجتمع علماء مكة فی دارنا وكلفونی بالتدريس فی مقام الوالد فی المسجد الحرام' ولا زلت مستمداً بفضل الله وعونه[1]

اپنے ذوق تحقیق کی تسکین نیز علمی اداروں کی دعوت پر اب تک دنیا کے مختلف ممالک کا آپ نے سفر فرمایا' حرمین طیبین کے کتب خانوں اور علمی شخصیتوں سے استفادہ' اپنے موضوع پر کامل تحقیق و تفحص' نیز علمی اجتماعات سے خطاب اور ان میں مقالات پیش کرنے کے لئے شام' الجزائر' تونس' مصر' مراکش' انڈونیشیا' ہندوستان' برطانیہ' کناڈا وغیرہ کے متعدد دورے کر چکے ہیں' ان تمام جگہوں پر آپ کی زبردست پذیرائی ہوئی اور احترام و عقیدت کی نظروں سے دیکھا گیا۔

تصانیف: گوناگوں مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے کام سے۔ حد دلچسپی ہے اور اب چھبیسویں کتابیں آپ کے قلم سے نکل کر منظر عام پر آ چکی ہیں' جنہیں دانشور اور تعلیم یافتہ طبقوں میں خاصی مقبولیت حاصل ہے اور اپنے اپنے موضوع پر انہیں بیش قیمت اضافہ تصور کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتابیں خود میری نظر سے گزر چکی ہے:

1- زبدۃ الاتقان فی علوم القرآن' مطبوعہ دار الاحسان' قاہرہ 1401ھ 1981ء
2- حول خصائص القرآن' مطبع سحر جدہ 1401ھ
3- القواعد الاساسیہ فی علم مصطلح الحدیث' جدہ 1402ھ

[1] ص:۴ ایضاً

Marfat.com

4- المنهل اللطيف فی اصول الحديث الشريف' جده1402ھ

5- الانسان الكامل

6- مختصر فی السيرة النبوة لابن الديبع (تخريج وتعليق) جده1402ھ

7- حول الاحتفال بالمولد النبوی الشريف1402ھ

8- فی رحاب البيت الحرام' جده1399ھ1979ء

9- فضل الموطا وعناية الامة الاسلاميه به- مكه مكرمه1398ھ

10- فی سبيل الهدیٰ والرشاد' جده1401ھ

11- قل هذه سبيلی- مدينه منوره1402ھ

12- الدعوة الاسلامية- مكتبة الغزالی دمشق1401ھ

13- ذكريات ومناسبات' دمشق1401ھ

14- المستشر قون بين الانصاف والعصبية جده1402ھ

15- ادب الاسلام فی نظام الاسرة' جده1401ھ

16- الطالع السعيد' المنتخب من المسلسلات والاسانيده- جده

17- كشف الغمة فی اصطناع المعروف ورحمة الامة- 1401ھ

آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں پوری محنت وجستجو کے ساتھ اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اور ربّ تبارک وتعالیٰ انہیں کامیابیوں سے نوازتا بھی ہے اپنی ایک تصنیف ''فضل الموطا'' کی تکمیل کے لئے جتنی ریاضت اور لگن سے مواد کی فراہمی کا کام کیا اس کے بارے میں خود تحریر فرماتے ہیں۔

ثم لما تم العزم شمرت عن ساق الجد و شرعت فی ذالك بدون توقف لا يقطعنی عن الكتابة والمراجعة والبحث حضر ولا سفر لكثرة اسفاری فكتبت فصولا بمصر ومكة

Marfat.com

المکرمة والمدینة المنورة والطائف والمغرب و تونس والشام[1]

حرمین طیبین اور عالم اسلام میں آپ کو بے پناہ قدر و منزلت حاصل ہے۔ علماء و مشائخ آپ کی مؤثر مذہبی حیثیت اور جلالت شان کے قائل و معترف ہیں۔ جامعہ ازہر قاہرہ کے ایک مشہور استاذ حدیث شیخ محمد محمد ابوزہو آپ کی دینی و علمی شخصیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

فان مؤلف هذا السفر الجلیل هو العلامة الفاضل الشیخ محمد علوی المالکی احد العلماء التابهین والشیوخ الاجلة الذین لهم شغف بخدمة السنة النبویة وعنایة کبیرة باحادیث رسول صلی الله علیه وسلم[2]

علم و فضل کے ساتھ عشق و محبت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے وارث و امین، عظمت انبیاء و مرسلین کے علمبردار اولیاء صلحاء امت کی جلالت شان کے قدر شناس اور ان کی تعظیم و تکریم کے داعی و مبلغ بھی ہیں۔

اسلاف کرام کی شان میں انگشت نمائی اور زبان درازی کرنے والوں سے سخت نفرت رکھتے ہیں اور انہیں ان کی غلط حرکتوں سے باز رکھنے کی کوشش بھی فرماتے ہیں، خصوصاً اپنے دامن سے وابستہ ہونے والے کو یہ تلقین کرتے ہیں:

وایاك ثم ایاك ان تطلق لسانك فی اعراضهم فانك ان فعلت ذلك فقد تظاهرت لهم بالعداوة وقد قال الله تعالیٰ فی الحدیث الصحیح القدسی (من عادی لی ولیاً فقد آذنة

---

[1] فضل الموطاص ۳ امطبعۃ السعادۃ مکۃ المکرمہ ۱۳۹۸ھ - ۱۹۷۸ء

[2] ایضاً ص ۵

Marfat.com

بالحرب) وقال بعض العارفين "اذا ابتلى العبد بمعاصي الله ابتلاه بالوقيعة في اولياء الله" ومن هنا قال بعضهم "لحوم العلماء مسمومة وعادة الله في منتقصيهم معلومة" [1]

13 ذوالحجہ 1402ھ کو بعد نماز مغرب راقم سطور اور صدیق محترم مولانا افتخار احمد قادری نے آپ کے دولت کدے پر حاضری دی شفقت ومحبت اور کرم خاص سے نوازا مبارک محفل نعت ومیلاد آراستہ تھی۔ جو روزانہ کا معمول ہے۔ سعودی، یمنی اور انڈونیشی مسلمان شریک تھے، عربی نعت خوان جھوم کر نعتیں پڑھ رہے تھے اور رحمت و نور کی بارش ہو رہی تھی، اختتام محفل سے پہلے ہم دونوں کو اپنی تصنیفات عنایت کیں اور بہت سی اسانید ومسلسلات کی تحریری اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

ریاض واپس آنے پر احقر نے آپ کے نام ایک عریضہ ارسال کیا جواب میں جو کرمنامہ موصول ہوا اسی کے ترجمہ میں اس پر مختصر تعارف کا اختتام ہوتا ہے۔

1- ص:112- الطالع السعید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد علوی المالکی 23-2-1403

خادم العلم الشریف بالبلد الحرام

حضرۃ المکرّم الشیخ محمد یٰسین حرسہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد

آپ کا کرم نامہ ملا۔ جس سے بے پناہ خوشی ہوئی اللہ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ اپنے حفظ وامان میں رکھے اور امت مسلمہ کے لئے آپ کو نفع بخش بنائے۔ آمین

جن جلسوں اور کانفرنسوں میں مجھے مدعو کیا گیا یا جن میں میں نے شرکت کی وہ بکثرت ہیں۔

مشہور کانفرنسیں یہ ہیں:

1- الملتقی الاسلامی۔ ہفتم، الجزائر

2- جشن تعلیمی (دارالعلوم) ندوۃ العلماء لکھنؤ (ہند)

مقالات پیش کرنے اور اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے دنیا کے مختلف علاقوں سے مجھے دعوت ملی۔ مثلاً

3- مرکز اسلامی۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا

4- مرکز جمعیت اسلامیہ۔ کناڈا

5- ندوۃ الامام مالک فاس۔ مراکش

6- موتمر علماء مالکیہ۔ لندن

7- موتمر علماء مسلمین۔ مالابار، ہند

Marfat.com

(بین الاقوامی) مقابلہ قرآن حکیم' حکومت سعودی عرب کی تین بار صدارت کی۔ پھر معذرت کر دی رابطہ عالم اسلامی کے ثقافتی مواقع پر' پہلے خطاب کے لئے دس سال تک شرکت کی۔

میں نے اپنی بیشتر کتابیں آپ کو اور شیخ افتخار (احمد قادری) کو دے دی ہیں۔ اس وقت مسجد حرام میں جن کتابوں کا درس دے رہا ہوں ان کے اسماء یہ ہیں: صحیح بخاری' سنن ابی داؤد' سنن ترمذی' بلوغ المرام' موطا مالک' المشکوٰۃ اور تفسیر قرآن۔

والد محترم کی ولادت 1328ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی' ان کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔

(1) ابانۃ الاحکام شرح بلوغ المرام۔ (2) نیل المرام شرح عمدۃ الاحکام۔ (3) فیض الخبیر فی اصول التفسیر (4) المواعظ الدینیۃ (5) نفحات الاسلام

میرے اساتذہ بہت ہیں: مشہور یہ ہیں (1) میرے والد سیّد علوی عباس مالکی' (2) شیخ عمر حمدان' (3) شیخ محمد حبیب اللہ سنقیطی' (4) شیخ محمد علی مالکی' (5) شیخ عبدالقادر شلبی مدنی' (6) شیخ محمد عبدالباقی ایوبی لکھنو ثم مدنی۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شیخ موصوف کے مقالے "حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف' کا اردو ترجمہ بنام: جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانان ہند و پاک کی خدمت میں حاضر ہے تاکہ وہ اس کا مطالعہ کر کے میلاد نبوی کی اصل حقیقت اور اس کی عظمت و برکت سے آگاہ رہیں اور پیدا کئے جانے والے بے جا اختلافات اور پھیلائی جانے والی بدگمانیوں سے اپنے ذہن صاف رکھیں۔

الحمدللہ مکہ مکرمہ' مدینہ طیبہ' طائف' جدہ اور دیگر بلاد عرب میں پورے اہتمام کے ساتھ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوتا جس میں ہر رنگ و نسل کے مسلمان شریک ہو کر برکات دارین سے نفع اندوز اور سعادت کونین سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

Marfat.com

رب کائنات اس سلسلہ خیر و برکت کو تا حشر باقی رکھے۔ تمام مسلمانان عالم کو اپنے محبوب و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت عطا کرے اسلام و ایمان کی قندیلیں روشن رکھنے کی توفیق بخشے اور اپنے بے پایاں فضل و کرم سے نوازے۔ آمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبك ورسولك سیّد المرسلین خاتم النبیین علیه الصلوٰة والتسلیم وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین۔

اختر الاعظمی

ریاض

جمعۃ المبارک 14 ربیع الآخر 1403ھ

مطابق 28 جنوری 1983ء

Marfat.com

جشن میلا دالنبی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محفل میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں کافی چہ میگوئیاں ہیں۔

اس معاملے میں گفتگو اس قصیدہ کی طرح ہے جس کا ہر سال شہرہ اور چرچا ہو اور جو ہر موسم میں پڑھا جائے یہاں تک کہ لوگ اس سے اکتا جائیں۔

میرا اور دوسرے مسلم دانشوروں کا ذہن اس وقت جس طرف متوجہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ اہم اور بڑی چیز ہے اس لئے میں اس موضوع پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا' لیکن جب بہت سے مسلمانوں نے اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ میری رائے جاننی چاہی جس کا اظہار نہ کرنا کمان علم ہوتا تو میں نے اس موضوع پر لکھنا شروع کیا۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کو حق وصواب کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بنیادی وضاحت: محفل میلا د شریف اور اس میں شرکت کے جواز کی دلیلیں بیان کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل مسائل کی وضاحت بہتر سمجھتا ہوں۔

اوّل: ہم اس کے قائل ہیں کہ محفل میلا د شریف منعقد کرنا' سیرت نبوی (ﷺ) سننے' صلوٰۃ وسلام پڑھنے اور آپ کی نعتیں سننے کے لئے اجتماع کرنا' اس موقع پر کھانا کھلانا اور امت کے قلوب میں مسرت پیدا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔

Marfat.com

دوم: کسی ایک ہی مخصوص شب میں جلسہ میلاد مذکور کو ہم سنت نہیں کہتے ہیں بلکہ جو اس کا اعتقاد رکھے اس نے دین میں ایک نئی بات پیدا کی۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے ذکر و فکر اور آپ کی محبت سے دلوں کا ہمہ وقت اور ہر لحہ لبریز رہنا ضروری ہے۔

ہاں! آپ کی ولادت کے مہینے میں لوگوں کی توجہ اور چھلکتے ہوئے جذبات و احساس کے اسباب و داعی زیادہ مضبوط اور قوی ہوتے ہیں کیوں کہ زمانہ ایک دوسرے سے مربوط ہوتا ہے موجودہ موقع کو دیکھ کر لوگ گزشتہ کو یاد کرتے ہیں اور حاضر کو پا کر غائب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

سوم: یہ محافل واجتماعات' دعوۃ الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور یہ ایک سنہرا موقع ہے جس کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے بلکہ علماء و مبلغین پر فرض ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق و آداب' احوال و کردار اور عبادات و معاملات کے ذریعہ امت کو آپ کی یاد دلاتے رہیں انہیں نصیحت کریں انہیں خیر وفلاح کی دعوت دیں اور بلاء و آزمائش' منکر و بدعت اور شر و رفتن سے ڈراتے رہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ ہم مسلمانوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں اس میں حصہ لیتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ:

اے لوگو! ان اجتماعات سے محض اجتماعات و مظاہر مقصود نہیں بلکہ یہ ایک نہایت اچھے مقصود کے لئے ایک بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور وہ مقاصد فلاں اور فلاں ہیں اور جو اس سے اپنے دین کے لئے کچھ نہ حاصل کرے وہ میلاد مبارک کی برکتوں سے محروم ہے۔

Marfat.com

جواز محفل میلاد النبی کے دلائل

1۔ جشن میلاد النبی ﷺ ذات محمد ﷺ کے تعلق سے اظہار مسرت و خوشی کا نام ہے جس سے کافر بھی مستفید ہوا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ہر دوشنبہ کے روز ابولہب کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے کیوں کہ جب اس کی لونڈی ''ثویبہ'' نے حضرت محمد ﷺ کے تولد کی خوشخبری دی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

اسی واقعہ کے سلسلے میں حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی بیان فرماتے ہیں:

اذا کان ھذا کافر اجاء ذمه
ب ''تبت یداہ'' فی الجحیم مخلدا
اتی انه فی یوم الاثنین دائما
یخفف عنه للسرا و ربا حمدا
فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ
باحمد مسرورا و مات موحدا

جہنم میں ہمیشہ رہنے والا جس کی مذمت میں ''تبت یدا'' ہے جب اس کے بارے میں یہ آیا ہے کہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کے سبب دوشنبہ کے روز ہمیشہ اس کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے تو اس بندے کے سلسلے میں کیا خیال ہے جس

Marfat.com

کی پوری زندگی احمد مجتبیٰ ﷺ کی محبت مسرور و سرشار رہی ہو اور توحید کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہو۔

2- نبی کریم ﷺ اپنے یوم میلاد کی تعظیم کیا کرتے اور اس روز اپنے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت کبریٰ اور اس کائنات کے لئے اپنے وجود مبارک کے احسان پر اس کا شکر بجالایا کرتے تھے کیوں کہ اس سے ہر مخلوق خدا کو عزت وسعادت ملی۔

اس تعظیم کا اظہار روزہ رکھ کر کیا کرتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دوشنبہ کے روزے کے سلسلے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

فیه ولدت وفیه انزل علی

(1) میں اسی روز پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

یہ جشن میلاد منانے کا مرادف ہے ہاں صورت البتہ مختلف ہے' لیکن مقصود و مفہوم وہی ہے' خواہ وہ روزے رکھ کر ہو' یا کھانا کھلا کر' یا ذکر کے لئے اجتماع کر کے۔ یا آپ پر درود بھیج کر' یا آپ کے خصائل وعادات مبارکہ سن کر' ہر ایک میں وہی بات پائی جاتی ہے۔

3- آپ کی ذاتِ مبارکہ پر خوشی منانا تو حکم قرآن سے مطلوب ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا

2- تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رحمت پر ہمیں خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ تو عظیم ترین رحمت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين

Marfat.com

3- اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

4- نبی کریم ﷺ گزرے ہوئے عظیم مذہبی واقعات وحوادثات سے حالیہ زمانہ کے تعلق کا لحاظ فرماتے۔ اس لئے جب وہ زمانہ آئے جس میں یہ واقعات پیش آئے تھے تو یہ ان واقعات کی یاد اور ان کے ایام کی تعظیم کا موقع ہوتا ہے۔ ان دنوں کی تعظیم' ان سے متعلق واقعات کی وجہ سے ہے۔ اس لئے کہ وہ ایام ان کا ظرف ہیں اور انہی ایام میں وہ واقعات پیش آئے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے خود یہ قاعدہ متعین فرمایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے تصریح فرمائی کہ جب آپ مدینہ پہنچے اور یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو اس کے بارے میں آپ نے استفادہ فرمایا: لوگوں نے کہا کہ یہودی اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو نجات بخشی اور ان کے دشمن کو غرق فرمایا۔ تو اس نعمت پر شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھتے ہیں اس پر آپ نے ارشاد فرمایا ہم تو موسیٰ علیہ السلام سے ان سے زیادہ قریب ہیں۔ پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

5- میلاد کی محفل عہد رسالت میں نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے یہ بدعت تو ہے۔ لیکن بدعت حسنہ ہے کیوں کہ دلائل شرعیہ اور قواعد کلیہ کے تحت یہ داخل ہے اس لئے یہ صرف اپنی ہیئت اجتماعی کے اعتبار سے بدعت ہے' اپنے افراد کے اعتبار سے نہیں کیوں کہ اس کے افراد عہد نبوی میں بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ انشاء اللہ ہم جلد ہی بیان کریں گے۔

6- میلاد شریف صلوٰۃ وسلام کا سبب ہے یہ دونوں امر مطلوب ہیں لقولہ تبارک و تعالیٰ' ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو!

Marfat.com

ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

جو چیز مطلوب شرعی کا باعث ہو وہ خود مطلوب شرعی ہے اور آپ پر درود بھیجنے کے اتنے فوائد و فیضانات ہیں جن کے مظاہر انوار اور جن کے آثار کا شمار کرانے سے قلم عاجز ہو کر محراب بیان میں سجدہ ریز ہے۔

7- میلاد شریف کی محفلیں آپ کی ولادت شریفہ' معجزات جلیلہ اور سیرت طیبہ کے حالات وتذکرے' نیز آپ کے فضائل وشمائل سے روشناس کرانے پر مشتمل اور ان کا سبب وذریعہ ہوا کرتی ہیں تو کیا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ ہم حضور کو پہچانیں' ان کی اتباع کریں ان کے افعال واعمال کی پیروی کریں؟ حضور کے معجزات پر ایمان لائیں اور ان کے آیات بینات کی تصدیق کریں؟ کتب میلاد یہی مطلوب ومقصود مکمل طور پر پورا کرتی ہیں۔

8- آپ کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف کاملہ بیان کرنے کا جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے اور وہ اس محفل میلاد کے ذریعہ پورا ہوتا ہے خود نبی کریم ﷺ کے پاس شعراء اپنے قصائد لاتے تھے جن کا یہ عمل آپ پسند فرماتے تھے اور انہیں انعامات اور دعاؤں سے نوازتے تھے۔

تو جب آپ اپنے مداحوں سے خوش ہوتے تھے تو اس شخص سے کیوں نہ خوش ہوں گے جو آپ کی مقدس عادات وخصائل کو منتخب کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرے اس میں تو آپ کی محبت ورضا مندی کی تحصیل کے ساتھ آپ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔

9- آپ کی عادات وشمائل اور معجزات وخوارق کی معرفت آپ پر کمال ایمان اور اضافہ محبت کی داعی ہے کیونکہ یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ جو صورت و اخلاق' علم وعمل' حال و اعتقاد میں جمیل ہو وہ اس سے محبت رکھتا ہے اور نبی کریم

Marfat.com

ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل اور کامل ومکمل کوئی نہیں اور نہ اخلاق وعادات کریمہ میں کوئی انسان آپ سے افضل ہے تو جب اضافہ محبت اور کمال ایمان شرعاً مطلوب ہیں تو جو چیز ان کی داعی ہو وہ بھی اسی طرح مطلوب ہے۔

10- نبی کریم ﷺ کی تعظیم شروع ہے اور مسرت وشادمانی' دعوت طعام' جلسہ ذکر ومنقبت اور اکرام فقراء ومساکین کے ذریعہ آپ کے یوم ولادت کے خوشی منانا تعظیم وابتہاج کا نمایاں مظہر ہے اور اس امر پر شکر خداوندی کا روشن نمونہ بھی کہ اس نے ہمیں اپنے دین مستقیم کی ہدایت دی اور ہمارے اندر حضور کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمایا۔

11- یوم جمعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات کے شمار میں نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک ''وفیہ ولد ادم'' سے اس دن کی تکریم محقق ہوتی ہے جس میں کسی نبی کی پیدائش ثابت ہو تو وہ دن کس قدر شرافت وکرامت والا ہوگا جس میں افضل النبیین واشرف المرسلین ﷺ اس خاکدان عالم میں جلوہ افروز ہوئے۔

یہ تعظیم بعینہ اسی دن کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اس دن کے لئے خصوصاً اور اس کی نوع کے لئے عموماً ہے جب جب وہ دن آئے گا قابل تعظیم ہوگا جیسا کہ یوم جمعہ کا حال ہے کہ اس روز کی نعمت کے شکر' خصائص نبوت کے اظہار اور صحیفہ دوام وتاریخ انسانیت میں اہم اصلاح والے عظیم تاریخی واقعات کو زندہ رکھنے کے لئے یہ تعظیم ہوا کرتی ہے۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے ایک نبی کی جائے پیدائش کی تعظیم کا حکم جبرائیل امین علیہ السلام کے اس قوم سے ثابت ہوتا ہے جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ بیت اللحم میں دو رکعت نماز ادا فرمائیں پھر آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے جانا کہ کہاں نماز پڑھی ارشاد فرمایا نہیں تو جبرائیل امین نے عرض کی! آپ نے ''بیت اللحم'' میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

12- میلاد شریف کو ساری دنیا کے علماء کرام اور عامہ مسلمین مستحسن سمجھتے ہیں اور ہر جگہ اس پر عمل ہو رہا ہے تو حضرت ابن مسعود کی اس حدیث موقوف سے ماخوذ قاعدہ کے مطابق یہ شرعاً مطلوب ہے۔

ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللّٰہ حسن ومارآہ المسلون قبیحا فھو عند اللّٰہ قبیح [1]

جس چیز کو مسلمان اچھی سمجھیں وہ خدا کے یہاں اچھی ہے اور جسے مسلمان بُری سمجھیں وہ خدا کے یہاں بُری ہے۔

13- میلاد شریف نبی کریم ﷺ کی یاد آپ کی مدح و تعظیم اور نیکی وصدقہ کی مجلس ہے اس لئے یہ مجلس سنت ہے کیونکہ یہ امور شرعاً مطلوب وممدوح ہیں صحیح آثار واحادیث اس سلسلے وارد ہیں اور ان پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

14- ربّ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وکلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت به فوادك [2]

اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ مرسلین عظام علیہم السلام کے اخبار وواقعات بیان کرنے کی حکمت آپ کے قلب مبارک کو سکون وقرار بخشتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور سے زیادہ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ آپ کے واقعات وحالات سے ہم اپنے دلوں کو قرار وتسکین پہنچائیں۔

15- یہ صحیح نہیں ہے کہ صدر اوّل میں جو چیز نہ ہو اور جسے اسلاف کرام نے نہ کیا

---

[1] شرح احمد

[2] رکوع 9 سورۂ ہود پ 12

Marfat.com

ہو وہ بدعت سیئہ ہے جس کا کرنا حرام اور اس کی تردید واجب ہے۔

بلکہ واجب یہ ہے کہ ہر نئی چیز کو ادلہ شرعیہ پر پیش کیا جائے۔ اگر وہ کسی مصلحت دینی پر مشتمل ہے تو واجب' حرام پر ہے تو حرام۔ مکروہ پر ہے تو مکروہ۔ مباح پر ہے تو مباح۔ یا مندوب پر ہے تو مندوب ہے وللوسائل حکم المقاصد۔

پھر یہ کہ علماء کرام نے بدعت کو پانچ اقسام پر تقسیم کیا ہے۔

واجب: جیسے اہل زیغ وضلال کا رد کرنا اور علم نحو سیکھنا۔

مندوب: جیسے مدارس اور مسافر خانے قائم کرنا۔ میناروں (مئذنوں) پر اذان دینا اور ایسا نیک کام کرنا جو صدر اول میں نہ ہوا ہو۔

مکروہ: جیسے مساجد کو رنگ وروغن سے مزین کرنا اور مصاحف کو آراستہ کرنا۔

مباح: جیسے چھلنی کا استعمال اور کھانے پینے کی چیزوں میں توسع اختیار کرنا۔

حرام: جو چیز سنت کی مخالفت کے لئے ایجاد کی گئی ہو' ادلہ شرعیہ اسے شامل نہ ہوں اور کسی دینی وشرعی مصلحت پر مشتمل نہ ہو۔

16 - ہر بدعت حرام نہیں اگر ایسا ہوتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت زید رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن اور قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کے بعد ضیاع کے خوف سے اسے مصاحف میں لکھنا بھی حرام ہوتا اور نماز تراویح میں ایک امام کے پیچھے لوگوں کو جمع کرنا بھی حرام ہوتا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرانجام دیا اور ''نعمت البدعة ھذہ'' فرمایا:

اسی طرح تمام علوم نافعہ میں تصنیف وتالیف کا کام بھی حرام ہوتا اور پھر ہم پر واجب ہوتا کہ کفار کے ساتھ تیر کمان سے ہی جنگ کریں خواہ وہ گولیوں' توپوں' ٹینکوں' ہوائی جہازوں' آبدوز کشتیوں اور بحری بیڑوں کے ساتھ ہم سے جنگ کرتے رہیں۔

Marfat.com

میناروں (مئذنوں) پر اذان دینی' مدارس' مسافر خانے اور شفا خانے بنانے' فلاحی امور انجام دینے یتیم خانے اور قید خانے تعمیر کرنے' بھی حرام ہوتے۔

اسی لئے علماء کرام نے حدیث ''کل بدعة ضلالة'' کو بدعت سیئہ سے مقید کر دیا ہے اور اس قید کی صراحت اس سے ہوتی ہے کہ اکابر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے بہت سارے ایسے کام ایجاد کئے جو زمانہ رسالت مآب ﷺ میں نہ تھے۔

آج خود ہم نے ایسے بے شمار مسائل پیدا کئے جنہیں اسلاف کرام نے نہیں کیا جیسے نماز تراویح کے بعد نماز تہجد کے لئے آخر شب میں کسی ایک امام کے پیچھے لوگوں کا اجتماع کرنا اور اس میں قرآن ختم کرنا۔

اسی طرح ختم قرآن کی دعا پڑھنا' ستائیسویں شب کو نماز تہجد میں امام کا خطبہ دینا اور مناوی کا صلوٰة القیام اثابکم اللہ کہنا' یہ سب تو نبی کریم ﷺ نے کیا اور نہ ہی اسلاف میں سے کسی نے کیا تو کیا ہمارا یہ عمل بدعت ہے؟

17-حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما احدث و خالف کتاباً او سنة او اجماعا او اثرًا فهو البدعة الضالة وما احدث من الخير ولم يخالف شيئًا من ذلك فهو المحمود الخ

جو نئی چیز کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالت ہے اور جس نئی چیز میں خیر ہو اور وہ ان میں سے کسی کے خلاف نہ ہو وہ محمود ہے۔

امام عزالدین بن عبدالسلام' امام نووی اور ابن اثیر بھی اسی تقسیم بدعت کے قائل ہیں جس کی طرف پہلے سے ہم نے اشارہ کیا۔

18- ہر چیز جو دلائل شرعیہ کے مطابق اور اس کے حداث سے شریعت کی مخالفت مقصود نہ ہو اور کسی امر منکر پر مشتمل ہو وہ دین ہی سے ہے۔

Marfat.com

اور تعصب پسند کا محض یہ کہنا کہ ''اسے اسلاف نے نہیں کیا'' کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ تو عدم دلیل ہے جیسا کہ علم اصول کی مشق و ممارست رکھنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں، خود شارع علیہ السلام نے بدعت ہدیٰ کو سنت کا نام دیا ہے اور اس کے کرنے والے کے لئے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''من سن فی الاسلام سنۃً حسنۃً فعمل بھا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بھا ولا ینقص من اجورھم شیء''

جو شخص اسلام میں کوئی ''سنت حسنہ'' (اچھا طریقہ) پیدا کرے اور پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس پر سب عمل کرنے والوں کے برابر اجر دیا جائے گا اور ان میں سے کسی کا اجر کم نہ کیا جائے گا۔

19- محفل میلاد اصلاً محمد مصطفیٰ ﷺ کی یاد تازہ کرنی ہے اور ہمارے نزدیک اسلام میں ایک امر مشروع ہے آپ دیکھتے ہیں کہ اکثر اعمال حج، تاریخی یادگاروں اور پسندیدہ جگہوں کی یاد تازہ کرنے کا نام ہیں۔ سعی بین الصفاء والمروہ، رمی جمار، قربانی منیٰ، یہ سب گزرے ہوئے واقعات ہیں اور مسلمان عملاً اس کی تجدید کر کے ان کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں۔

مشروعیت میلاد کے گزشتہ اسباب و وجوہ صرف اسی میلاد کے لئے ہیں جو منکرات قبیحہ سے خالی ہوں۔

ہاں! جو میلاد امور منکرہ پر مشتمل ہو۔ مثلاً مرد و زن کا اختلاط، محرمات کا ارتکاب، اور حد شرع سے تجاوز جسے صاحب میلاد ﷺ ناپسند فرمائیں اس کی تحریم و ممانعت میں کوئی شک نہیں، کیونکہ یہ محرمات پر مشتمل ہے لیکن یہ تحریم بالعارض ہے بالطبع اور بالذات نہیں جیسا کہ غور و فکر کرنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں شیخ ابن تیمیہ کی رائے

کہتے ہیں بعض لوگوں کو میلاد کرنے پر ثواب دیا جائے گا اسی طرح بعض لوگ میلاد عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ کے تقابل یا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم محبت میں کچھ نئی باتیں کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اس محبت ومحنت کا بدلہ دے گا بدعتوں پر نہیں۔

پھر کہا کچھ مشروع چیزوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بعض اعمال میں خیر اور بدعت وغیرہ کے شامل ہونے سے اس میں شر بھی ہوتا ہے تو وہ عمل دین سے روگردانی کے سبب شر ہوگا جیسے منافقوں اور فاسقوں کی حالت ہوتی ہے عہد اخیر میں امت کے اکثر افراد اس میں مبتلا ہوئے۔ یہاں دو امور کو لازم سمجھنا چاہیے۔

اوّل: اپنے اور مطیعوں کے اندر ظاهرًا وباطنًا تمسك بالسنة کی حرص رکھو نیکی اور بھلائی کو پہچانو اور بُرائی کو ناپسند سمجھو۔

ثانی: لوگوں کو حتی الامکان سنت کی دعوت دو اور اگر کسی کو ایسا دیکھو کہ وہ ایک بُرائی کو چھوڑ کر اس سے بری چیز اختیار کرے گا تو ایسی صورت میں اس برائی کو چھوڑنے کی دعوت نہ دو کہ وہ اس کو چھوڑ کر اس سے بری چیز اختیار کر لے یا کوئی واجب یا مستحب چھوڑ دے کہ وہ اس سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

اور جب بدعت میں کسی طرح کی کوئی بھلائی ہو تو حتی الامکان اس کے بدلے میں کوئی خیر مشروع پیش کرو کیونکہ طبیعتیں کوئی دوسری چیز پائے بغیر پہلی چیز کو نہیں چھوڑتیں اور کسی کو کوئی بھلائی نہیں چھوڑنی چاہیے تاوقتیکہ اس جیسی یا اس سے بہتر کوئی بھلائی نہ پالے۔

اس کے بعد کہا: بعض لوگ میلاد النبی کی تعظیم کرتے ہیں اور اسے موسم سرور د

Marfat.com

بہجت قرار دیتے ہیں اس میں حسن نیت اور تعظیم رسول ﷺ کی وجہ سے ان کے لئے اجر عظیم ہے' جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ کچھ مسلمانوں کے لئے وہ کام اچھا ہوتا ہے جو مومن مستقیم کے لئے برا سمجھا جاتا ہے۔

امام احمد سے کسی امیر کے بارے میں کہا گیا کہ اس نے ایک مصحف پر ایک ہزار دینار خرچ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جانے دو' یہ ان سب مصارف سے بہتر ہے کہ جس میں اس نے سونا خرچ کیا او کمال قال۔ جبکہ آپ کا مسلک ہے کہ مصاحف کی تزئین و آرائش مکروہ ہے۔

کچھ لوگوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ امیر نے تجدید کاغذ و کتابت میں یہ خرچ کیا اور امام احمد کا یہ مقصود نہیں بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ کام میں مصلحت خیر بھی ہے اور فساد و ضرر بھی جس کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھا گیا۔[1]

میلاد کا مفہوم! میری نظر میں

میں سمجھتا ہوں کہ محفل میلاد النبی کی کوئی مخصوص کیفیت نہیں کہ صرف اسی کا التزام کیا جائے اور اسی کو لوگوں پر لازم قرار دیا جائے بلکہ ہر کام جو لوگوں کو دعوت خیر دے ہدایت پر جمع کرے اور انہیں دینی و دنیوی منفعت کی راہ دکھلائے اس سے میلاد النبی کا مقصود پورا ہو جاتا ہے۔

مدائح سننے کے لئے بھی اگر ہم جمع ہوں جن میں ذکر و نعت حبیب (ﷺ) آپ کے جہاد فی سبیل اللہ اور فضائل و خصائل حمیدہ سنے اور سنائے جائیں ......اور واقعات میلاد النبی نہ بھی پڑھیں جنہیں لوگ پسندیدہ اور رائج سمجھ کر عام طور پر پڑھتے ہیں (یہاں تک کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر میلاد النبی کی محفل نامکمل رہ جاتی

1- اقتضاء الصراط المستقیم از شیخ ابن تیمیہ

Marfat.com

ہے) ان مذکورہ چیزوں کے ساتھ خطیبوں اور واعظوں کے مواعظ وارشادات اور قراء کی تلاوت قرآن حکیم بھی سنیں تو یہ بھی میلاد النبی شریف میں داخل ہے اور میلاد النبی کا مفہوم اس سے بھی پورا ہو جاتا ہے میرا خیال ہے کہ اس سے کسی کو اختلاف نہ ہوگا۔

قیامِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محفل میلاد کے اندر دنیا میں حضور کی تشریف آوری کے بیان اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کے سلسلے میں بعض (مخالف) حضرات کا نہایت باطل اور بے بنیاد وخیال ہے میں سمجھتا ہوں کہ عالم تو کجا' جاہل مسلمان جو میلاد شریف میں حاضر ہو کر قیام کرتا ہے اس کے نزدیک بھی اس کی کوئی اصل نہیں۔

ان کا فاسد خیال اور باطل الزام یہ ہے کہ لوگ اس اعتقاد کے ساتھ قیام کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس ذکر پیدائش کے لمحہ میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ بنفس نفیس اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور بعض مخالفین مزید بدگمانی میں یہ سمجھتے ہیں کہ خوشبو اور اگربتی وغیرہ آپ ہی کے لئے ہوتی ہے اور وسط محفل میں رکھا جانے والا پانی آپ کے پینے کے لئے ہوتا ہے۔

یہ خیالات اور بدگمانیاں کسی سمجھ دار مسلمان کے دل میں نہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہم ان باتوں سے خدا کی بارگاہ میں اظہار برأت کرتے ہیں کیوں کہ ان کے اندر شان نبوی میں جرات وجسارت اور گستاخی پائی جاتی ہے اور آپ کے جسم مبارک پر ایسا حکم لگتا ہے جس کا اعتقاد کوئی عاقل نہیں رکھتا مگر افترا پرداز ملحد (جو یہ باتیں اپنی طرف سے گڑھ کر مسلمانوں کے سر ڈالتا ہے) برزخی امور تو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بلند وبالا اور اکمل واعلیٰ ہیں کہ آپ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ قبر مبارک سے نکل کر فلاں فلاں وقت مجلس میں اپنے جسم مبارک کے

Marfat.com

ساتھ تشریف لے جاتے ہیں میں کہتا ہوں یہ محض افترا ہے اور اس میں ایسی جرأت و بے ادبی اور بُرائی جو کسی پرور دشمن یا عناد پرست جاہل ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

ہاں! ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور آپ کی شایان شان آپ کو مکمل برزخی زندگی حاصل ہے اور یہ بھی کہ آپ کی روح مبارکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکومت وملکوت میں سیاح اور گردش کناں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مجالس خیر اور محافل علم ونور میں حاضر ہو آپ کے متبع مخلص مومنین کی روحوں کا بھی یہی حال ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بلغني ان الروح مرسلة تذهب حيث شاء ت

مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ارواح المومنين في برزخ من الارض تذهب حيث شاء ت[1]

مومنین کی روحیں زمین کے ایک برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

جب اتنی بات کا علم ہو چکا تو اسے بھی جان لیجئے کہ قیام میلاد نہ واجب ہے نہ سنت' نہ ہی اس کا اعتقاد رکھنا درست ہے یہ قیام تو بس ایک ایسا عمل ہے جس سے لوگ اپنی فرحت ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

جب میلاد شریف میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت ہوئی اور آپ دنیا میں تشریف لائے تو سننے والا اس وقت اپنے دل میں یہ تصور کرتا ہے کہ میں اس حصول نعمت کی مسرت میں ساری کائنات جھوم رہی ہے تو وہ بھی جوش محبت میں اظہار فرحت کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

اس طرح یہ مسئلہ قیام عادی ہے دینی نہیں' یہ نہ عبادت ہے اور نہ ہی شریعت اور

---

[1] ص 144 کذافی الروح لابن القیم

Marfat.com

کوئی سنت بس لوگوں کی ایک عادت ہے اور رواج چل پڑا ہے جسے بہت سے علماء کرام نے مستحسن سمجھا۔

میلاد النبی پر ایک کتاب کے مؤلف شیخ برزنجی نے خود یہ لکھا ہے:

وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة وریة فطوبیٰ لمن کان تعظیمه صلی اللّٰه علیه وسلم غایة مرامه و مرماه۔

آپ کے ذکر میلاد شریف کے وقت قیام کو روایت ودرایت والے ائمہ کرام نے مستحسن جانا۔ بشارت ہے اس مسلمان کے لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم جس کے مطلوب ومقصود کی انتہا ہو۔

اور نظم میں انہوں نے ارشاد فرمایا:

وقد سن اهن العلم والفضل والتقیٰ
قیامًا علی الاقدام مع حسن امعان

اہل علم وفضل وتقویٰ نے وقت نظر اور حسن توجہ کے ساتھ قیام کا طریقہ جاری کیا۔

بتشخیص ذات المصطفیٰ وهو حاضر
بای مقام فیه یذکر بل دان

ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کے لئے جو حاضر بلکہ قریب ہیں جہاں بھی انہیں یاد کیا جائے۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے قد سن اهل العلم کہا ہے سن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یا سن الخلفاء الراشدون نہیں کہا اور نہ ہی اسے سنة مطلقة کہا بلکہ وقد سن اهل العلم کہا اور اس کے بعد کہتے ہیں بتشخیص ذات

Marfat.com

المصطفٰی۔ یعنی یہ قیام ذہن میں تصورِ ذاتِ مصطفٰی ﷺ کے لئے ہے اور یہ تصور ایک مطلوب ومحمود چیز ہے بلکہ ہر سچے مسلمان کے ذہن میں ہر وقت یہ تصور رہنا چاہیے تاکہ آپ کے اتباع کو وہ کامل کر سکے اور اس کے اندر آپ کی محبت زیادہ اور اس کی ہر خواہش آپ کے لائے ہوئے احکام وارشاد کے تابع رہے۔

رسول عظیم ﷺ کی شخصیت کا جو تصور دلوں میں ابھرتا ہے اس کے اکرام و احترام میں لوگ قیام کرتے رہیں اور اس ماحول اور مقام ومرتبہ کی عظمت وجلال کا ان کے اندر احساس ہوتا ہے۔

یہ ایک امر عادی ہے جیسا کہ گزرا اس لئے جو شخص قیام نہ کرے اس پر کچھ نہیں اور نہ وہ شرعاً گنہگار ہوگا۔

ہاں! اس کے اس مؤقف اور طریقے سے بے ادبی وبدذوقی یا بے حسی کا پتہ چلتا ہے جیسے کوئی شخص بھی کسی رائج اور پسندیدہ کام کو چھوڑے تو اس کے بارے میں یہی کہا جائے گا۔

استحسان قیام کے اسباب

سبب اوّل: قیام کا مقصد صاحب میلاد النبی ﷺ کی تعظیم ہے اور تمام بلاد و امصار میں قیام کا عمل جاری ہے شرق اور غرب کے علماء نے اسے مستحسن سمجھا ہے اور جس چیز کو مسلمان مستحسن سمجھیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جسے بُری سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی بُری ہے۔ کما تقدم فی الحدیث۔

سبب دوم: اصحاب فضل وکمال کے لئے کھڑا ہونا مشروع اور سنت کے بہت سے دلائل سے ثابت ہے۔

حضرت امام نووی نے اس سلسلے میں ایک مستقل کتاب لکھی اور علامہ ابن حجر نے

Marfat.com

اپنی کتاب مسمی بہ ''رفع الملام عن القائل باستحسان القیام من اهل الفضل'' میں امام نووی کی تائید کی اور ابن الحاج جنہوں نے امام نووی کا رد کیا تھا ان کی تردید کی۔

سبب سوم: متفق علیہ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: قوموا السیدکم

یہ قیام سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے لئے تھا۔ اس لئے نہیں کہ وہ مریض تھے ورنہ قوموا الی مریضکم فرماتے الی سیدکم نہ فرماتے اور نہ ہی تمام انصار کو قیام کا حکم دیتے بلکہ صرف چند آدمیوں کو اٹھاتے (جو مریض کو اتارنے کے لئے کافی ہوں)

سبب چہارم: نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا کہ اپنے یہاں آنے والے کی تالیف قلب اور اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ جیسا کہ اپنی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کھڑے ہوا کرتے اور جب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اسی طرز قیام سے حضور کی تعظیم کی تو حضور نے انہیں اس پر برقرار رکھا اور منع نہ فرمایا اسی طرح انصار کو اپنے سردار کے لئے کھڑے ہونے کا حکم دیا جس سے قیام کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے اور سیادت و سرداری قیام تعظیمی کا سبب ہے تو آپ سب سے زیادہ اس تعظیم کے مستحق ہیں۔

سبب پنجم: کہا جاتا ہے کہ یہ سب تو نبی کریم ﷺ کی حیات اور آپ کی موجودگی میں تھا اور حالت میلاد میں وہ حاضر نہیں ہوتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف پڑھنے والا آپ کی ذات شریفہ کا تصور کر کے آپ کو حاضر ہی سمجھتا ہے کہ اس سے پہلے زمانہ ولادت شریفہ میں وہ عالم نورانی سے عالم جسمانی میں تشریف لا رہے ہیں اور ذکر ولادت کرنے والے کے نزدیک حاضر ہیں۔ یہ تشریف آوری حضور ظلی کے ساتھ ہے جو آپ کے حضور اصلی سے قریب

Marfat.com

ترہے۔

اس کو حاضر سمجھنے کی تائید تصور ذات نبوی اور روحانی حضور و موجودگی سے ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق ربانی سے مزین ہیں اور حدیث قدسی میں ہے۔

انا جلیس من ذکرنی جو مجھے یاد کرے میں اس کا ہم نشین ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے:

انا مع من ذکرنی جو مجھے یاد کرے میں اس کے ساتھ ہوں۔

تو اپنے ربّ کی اقتدار اس کا اخلاق اختیار کرنے اور متخلق باخلاق اللہ ہونے کا مقتضی یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روح مبارکہ کے ساتھ اپنے ہر یاد کرنے والے کے ساتھ موجود ہوں چاہے جہاں بھی آپ کو یاد کیا جائے اور ذاکر کا اس امر حضور کو ذہن نشین اور دل نشیں و جاگزیں رکھنا یقیناً آپ کی تعظیم میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

کتب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد شریف کے موضوع پر نثر و نظم میں طویل، متوسط اور مختصر ہر طرح کی کافی کتابیں لکھی جا چکی ہیں ان کی کثرت و وسعت کی وجہ سے اس مختصر کو کتابچے میں ہر ایک کا بالاستیعاب ذکر ہم نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اجمالاً ان میں سے کچھ کتابوں کا ذکر کرسکیں گے کیونکہ ہم کسی ایک کو دوسری سے اولیٰ قرار دے کر اس کا ذکر پہلے نہیں کر سکتے۔ اگرچہ فی الواقع ان میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت و برتری ضرور ہوگی۔ اسی لئے یہاں ائمہ حفاظت میں سے کبار علمائے اُمت جن کی اس باب میں تصانیف ہیں اور جن کی مشہور و معروف کتب میلاد منظر عام پر آئیں انہیں کے ذکر پر اکتفا کر رہے ہیں۔

1- حافظ محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ قیسی دمشقی شافعی معروف بہ حافظ ابن ناصر

Marfat.com

الدین دمشقی متولد 777ھ متوفی 842ھ

ان کے بارے میں حافظ ابن فہد نے ''لحظ الاحاظ ذیل تذکرۃ الحفاظ'' کے صفحہ 319 پر فرمایا ہے:

''هو امام حافظ مفيد' وفقيه مورخ مجيد' له الذهن الصافي السالم الصحيح والحظ الجيد المليح على طريقه اهل الحديث''

وقال! كتب الكثير وعلق وحشي واثبت وطبق وبرزعلىٰ اقرانه وتقدم وافاد كل من اليه يميم

وقد تولى مشيخة دارالحديث الاشرفية بدمشق وقال عنه السيوطي صار محدث البلاد الدمشقية وقال الشيخ محمد زاهد في تعليفه على ذيل الطبقات قال الحافظ جمال الدين بن عبد الهادى الحنبلى فى الرياض اليانعة لما ترجم لا بن ناصر الدين المذكور كان معظما للشيخ ابن تيميه محباله مبالغا فى محبته الخ.

قلت وقد ذكر له ابن فهد مولفا يسمى ''الردالوافر على من زعم ان من سمى ابن تيمية شيخ الاسلام كافر''.

اس امام نے میلاد شریف پر متعدد کتابیں لکھیں جن میں سے چند وہ ہیں جنہیں مؤلف ''کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون'' نے صفحہ 319 پر ذکر کیا ہے۔

''جامع الاثار فی مولد النبی المختار'' تین جلدوں میں ہے اور ''اللفظ الرائق فی مولود خیر الخلائق'' جو مختصر ہے۔ الخ

Marfat.com

ابن فہد نے کہا آپ کی ایک اور تصنیف ہے ''المورد الصادی فی مولد الھادی''

2- حافظ عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمٰن مصری معروف بہ حافظ عراقی متولد 725ھ متوفی 808ھ

''وھو الامام الکبیر الشھیر' ابو الفضل زین الدین وحید عصرہ و فرید دھرہ حافظ الاسلام و عمدۃ الانام العلامۃ الحجۃ الحبر الناقد' من فاق بالحفظ والاتقان فی زمانہ' وشھد لہ بالتفرد فی فنہ ائمۃ عصرہ واوانہ' برع فی الحدیث والاسناد والحفظ والاتقان' وصار المشار الیہ فی الدیار المصریۃ بالمعرفۃ۔

وما ذا قول فی امام کھذا وبحر خضم وفحل من فحول السنۃ وطود عظیم من ارکان ھذا لدین الحنیف ویکفینا قبول الناس فی الحدیث والاسناد والمصطلح ورجوعھم الیہ اذا قیل قال العراقی والفیتہ فی ھذا الباب علیھا الاعتماد ویعرفہ فضلا و علما کل من لہ ادنی معرفۃ وصلۃ بالحدیث۔

اس امام نے میلاد شریف پر ایک کتاب مسمی بہ ''المورد الھنی فی المولد السنی'' تحریر فرمائی۔ کئی ایک حفاظ نے اپنی تالیفات میں اس کا ذکر کیا ہے۔
مثلاً ابن فہد و علامہ سیوطی نے ''تذکرۃ الحفاظ'' کے اپنے حاشیوں پر لکھا ہے۔

3- حافظ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد قاہری معروف بہ حافظ سخاوی متولد 831ھ متوفی 903ھ مدینہ منورہ۔

''وھو المورخ الکبیر والحافظ الشھیر ترجمہ الامام

Marfat.com

الشوكاني في البدر الطالع وقال هو من الائمة الاكابر وقال ابن فهد لم ارفى الحفاظ المتاخرين مثله. وهو له اليد الطولى في المعرفة واسماء الرجال واحوال الرواة والجرح والتعديل واليه يشار في ذالك حتى قالم بعض العلماء لم يات بعد الحافظ الذهبي مثله سلك هذا المسلك وبعده مات فن الحديث وقال الشوكاني' ولو لم يكن له من التصنيف الا "الضوء اللامع' كان اعظم دليل على امامة".

''کشف الظنون'' میں ہے کہ حافظ سخاوی نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

4- حافظ مجتہد امام ملا علی قاری بن سلطان بن محمد ہروی متوفی 1014ھ مؤلف شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

ترجمه: الشوكاني في "البدر الطالع" وقال : قال العصامي في وصفه بالجامع للعلوم النقلية والمتضلع من السنة النبوية احد جماهير الاعلام ومشاهير اولى الحفظ والافهام ثم قال لكنه امتحن بالاعتراض على الائمة لا سيما الشافعي.الخ

تم تكلف الشوكاني وقام يدافع وينافخ عن ملا على قارى بعد سوقه كلام العصامي فقال اقول هذا دليل على علو منزلة فان المجتهد شانه ان يبين ما يخالف الادلة الصحيحة ويعترضه سواء كان قائله عظيما او حقيرا تلك شكاة ظاهر عنك عارها.

Marfat.com

یہ امام مجتہد و محدث جن کے حالات شوکانی نے بیان کئے جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ یہ مجتہد و محدث ہیں۔ انہوں نے میلاد رسول اللہ ﷺ پر ایک کتاب لکھی ہے جن کا نام مؤلف کشف الظنون نے ''المورد الروی فی المولد النبوی'' بتلایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے اس کتاب کی تحقیق کی اس پر حاشیہ لکھا اور پہلی بار شائع کیا۔

5- حافظ امام عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر مؤلف تفسیر

قال الذهبی فی المختصر الامام المفتی المحدث البارع ثقة متفنن محدث متن الخ و ترجمه الشهاب احمد بن حجر العسقلانی فی الدر الكامنة فی اعیان الماة التامنه فی صفحه 384 جاء منها' انه اشتغل بالحدیث مطالعة فی متونه ورجاله وقال' واخذ عن ابن تیمیه ففتن بحبه وامتحن لسببه وكان كثیر الاستحضار حسن الفاكهة سارت تصانیفه فی البلاد فی حیاته وانتفح بها الناس بعد وفاته سنة 774ھ

امام ابن کثیر نے میلاد النبی ﷺ پر ایک کتاب لکھی ہے جو حال ہی میں ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی۔

6- حافظ وجیہہ الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد شیبانی یمنی زبیدی شافعی معروف بابن الدیبع (دیبع سوڈانی زبان میں سفید چیز کو کہتے ہیں اور یہ آپ کے جد اعلیٰ ابن یوسف کا لقب ہے) متولد محرم 866ھ یوم جمعہ 12 رجب 944ھ

"وكان رحمه الله احد ائمة الزمان اليه انتهت مشيخة

Marfat.com

الحدیث حدث بالبخاری اکثر من ماۃ مرۃ وقراہ مرۃ فی ستۃ ایام"۔

آپ نے میلاد النبی ﷺ پر ایک کتاب لکھی جو بہت سارے ممالک میں مشہور ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے اس کی تحقیق کر کے اس پر حاشیہ لکھا اور اس کی احادیث کی تخریج کی۔ تم بحمد اللہ

وکتبہ
محمد علوی الحسنی

عتیبۃ شارع عمر بن عبد العزیز مکہ المکرمۃ

بحمدہ تبارک وتعالیٰ بعد نماز مغرب بروز دوشنبہ بتاریخ 14 صفر 1403ھ مطابق 17 دسمبر 1982ء اس کا اختتام اور تکمیل ہوئی۔ فقط

اختر الاعظمی

(ریاض سعودی عرب)

17-12-1982

Marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کسی کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ زباں جس کی سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن !
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبادت پہ شیریں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سیّد المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر بنی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار

معالم التنزیل (تفسیر البغوی)

پر حواشی

مع

تعلیقات رضا پر ایک نظر

تعلیق نگار

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

علامہ محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نظر ثانی

محمد رضاء الحسن قادری

دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ لاہور

Ph: 042 7249 515

Marfat.com

مقالہ نگاران

مولانا محمد احمد مصباحی اعظمی

استاذ جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم
و رکن المجمع الاسلامی مبارکپور (انڈیا)

پروفیسر سید اعجاز احمد مدنی

برہانی کالج ممبئی

مرتب

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042-7249515

Marfat.com

کشف المحجوب
نورانی حکایات
مرشد العصر کی باتیں
کرمانوالہ بک شاپ

Marfat.com